

کلامِ طاہر



KALAM-E-TAHIR

Kalaam-e-Tahir-

A collection of Urdu poems of:
Hadhrat Mirza Tahir Ahmad-
Imam and the Head of the Ahmadiyya Muslim Jama'at-
Khalifatul Masih IV

First Published by:
Lajna Imaa' Allah Karachi in 1995
Second (revised) edition in 1997
Third (updated) edition [Germany] in 1998
Fourth (revised and updated) edition Published in UK in 2001
Present Edition in India 2004

© Islam International Publications Limited

Present edition published by :
Nazarat Nashro Ishaat [Islam.org/urdu](http://www.Islam.org/urdu)
Sadr Anjuman Ahmadiyya
Qadian - 143516
Distt. Gurdaspur (Punjab) India

Printed in India by:
Printwell,
146-Industrial Focal Point,
Amritsar (Punjab) India.

ISBN 1 85372 718 0 (UK)
ISBN 81-7912-060-0 (India)

عرضِ ناشر

امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے منظوم مجموعہ ”کلامِ طاہر“ کی اس سے قبل لجنہ اماء اللہ کراچی نے بہت محنت اور لگن کے ساتھ خوبصورت اور دیدہ زیب طباعت کروائی تھی۔ پھر اس کا جدید ایڈیشن سابقہ ایڈیشن میں کی جانے والی بعض تصحیحات اور ترامیم کے علاوہ نئی نظموں کے اضافہ کے ساتھ اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمیٹڈ لندن نے شائع کیا تھا۔

اب نظارت نشر و اشاعت قادیان اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمیٹڈ کے نسخہ کو ہی فورکالر میں مزید جاہزیت پیدا کرنے کی غرض سے شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ لیکن ”کلامِ طاہر“ کے متعلق محترمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ کا ایک مضمون بعنوان ”الہامِ کلامِ اس کا“ کو سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق کہ آئندہ جب بھی ”کلامِ طاہر“ چھپے اس مضمون کو بھی ضرور شامل اشاعت کیا جائے۔ لہذا حضور انور رحمہ اللہ کی اس خواہش کو پورا کرتے ہوئے اس ایڈیشن میں مذکورہ مضمون کو بھی شامل اشاعت کیا گیا ہے۔

اللہ کرے یہ کلام بہتوں کیلئے راحت و ہدایت کا موجب ہو آمین۔

ناظر نشر و اشاعت، قادیان

پیش لفظ

لجنہ اہاء اللہ ضلع کراچی صد سالہ جشنِ تشکر کے موقع پر کتب شائع کرنے کی توفیق پا رہی ہے۔ لیکن اتنے بڑے نمبر میں گے کبھی سوچا بھی نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کے احسانات پر قربان جانے کو جی چاہتا ہے۔

امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا منظوم کلام ”کلام طاہر“ کی صورت میں جو آپ کے ہاتھ میں ہے۔ حضور نے لجنہ کے شعبہ اشاعت کی درخواست پر شائع کرنے کی لمبازت اور سعادت مرحمت فرمائی ہے۔ اور ساتھ ساتھ پوری رہنمائی بھی کی ہے۔

دُعا کی خاطر عرض کرتی ہوں کہ اس کتاب کی تیاری میں لجنہ اہاء اللہ کراچی کی سیکرٹری اشاعت محترمہ امۃ الباری ناصر کی انتہائی کاوش شامل ہے۔ انہوں نے کتاب کو مرتب کرنے کے ساتھ ساتھ مشکل الفاظ کے صحیح تلفظ اور پھر ان کے معانی لکھ کر مطلب سمجھنے میں آسانی پیدا کر دی ہے۔ اشاعت کے مختلف مراحل میں جن لوگوں نے تعاون فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزا دے خیر عطا کرے۔ اور اس خدمت کو صدقہ جاریہ بنا دے۔

قارئین کرام ضرور اپنے محبوب امام کے کلام میں پیار کی جھلک دیکھ کر ان کی صحت و سلامتی کی دُعا مانگیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس نام کو رہتی دنیا تک زندہ و تابندہ رکھے۔ آمین

سلیمہ

عرضِ حال

خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ بجزہ اماء اللہ ضلع کراچی کو نظر ثانی شدہ کلامِ طاہرِ حقی المقدر حسن صورت کے ساتھ شائع کرنے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے۔ قبل ازیں شائع شدہ کلامِ طاہر دیکھ کر خیال آتا یہ میں نے عرفان اور یہ جامِ اچھے تو ثایانِ شان ہونا چاہیے۔ اپنی بضاعتی کے احساس پر کچھ قابو پا کر حضور رحمہ اللہ کی خدمت میں اشاعت کی اجازتِ محبت فرمانے کی درخواست کر دی۔ اب فقط اتنا یاد ہے کہ کھل جامِ سم، میں نے کہا تھا پھر چکا چوند خزانوں کی بھیڑ میں ایسا کھوئی کہ اب واپس آنے کا ہوش ہے نہ ارادہ۔ حضور پر نور نے نظر ثانی کی ضرورت کا ذکر فرمایا اور پھر خاکسار کی درخواستوں پر وقت نکال کر اذراہِ شفقت نظر ثانی فرمائی۔ خاکسار کی خوش قسمتی کہ اس سلسلے میں آپ جیسے بلند پایہ سخن شناس سے کچھ قلمی گفتگو رہی تنقید کی ضخیم کتب پر بھاری ایک ایک جملہ۔ الفاظ کی تراش اور انتخاب کے اسلوب سمجھاتا ہوا۔ مفہیم کا سمندر موٹے ایک ایک شعر، آپ کی نکتہ پروری، فن پر گرفت اور عارفانہ نظر کی ماورائیت تائید غیبی ہے۔

خیرات ہو مجھ کو بھی اک جلوہ عام اُس کا
پھر لویں ہو کہ ہو دل پر الہام کلام اُس کا

آپ کے کلام کی تہ تک اُترنا، وسعتوں کو پانا اور رفعتوں تک نگاہ کرنا صرف اُسی صورت میں ممکن ہے کہ کوئی وہ تمام سفر آپ کے دل و نظر کے ساتھ طے کرے جو آپ نے اللہ پاک کی انگلی پکڑ کر کیا ہے۔ اس لئے تحمین کا حق ادا کرنا حد امکان سے باہر ہے۔ اس سے آگے قلم کے قدم نہیں اُٹھتے۔

اس بابرکت کام میں تعاون کرنے والوں کے لئے تہ دل سے ممنونیت کے ساتھ دُعا کی درخواست کرتی ہوں۔

فجزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء فی الدارين خیراً

خاکسار

امۃ الباری ناصر

تیرا ہی فیض ہے کوئی میری عطا نہیں
”اسیں چشمہ رواں کہ بَخَلِّقِ خِدا وَهَمَّ“

ترتیب

صفحہ نمبر	نظم کا پہلا مصرع	نمبر شمار
1	اک رات مفاسد کی وہ تیرہ وتار آئی	1
4	اے شاہ مکی ومدنی، سید الوریٰ	2
7	حضرت سید ولدِ آدم صلی اللہ علیہ وسلم	3
11	ذکر سے بھر گئی ربوہ کی زمیں آج کی رات	4
13	ہیں بادہ مست بادہ آشامِ احمدیت	5
15	دو گھڑی صبر سے کام لو سا تھیو! آفتِ ظلمت و جور نل جائے گی	6
17	پیغام آرہے ہیں کہ مسکن اُداس ہے	7
19	اے مجھے اپنا پرستار بنانے والے	8
23	کیا موج تھی جب دل نے چپے نام خدا کے	9
26	دیار مغرب سے جانے والو! دیار مشرق کے باسیوں کو	10
28	آئے وہ دن کہ ہم جن کی چاہت میں گنتے تھے دن اپنی تسکین جاں کے لئے	11
31	دیکھو! اک شاطر دشمن نے کیسا ظالم کام کیا	12
34	پورب سے چلی پُر نم پُر نم بادِ روح وریحان وطن	13
41	تو مرے دل کی شش جہات بنے	14
43	ہر طرف آپ کی یادوں پہ لگا کر پہرے	15
44	ہم آن ملیں گے متوالو، بس دیر ہے کل یا پر سوں کی	16
46	گلشن میں پھول، باغوں میں پھل آپ کے لیے	17
49	تری راہوں میں کیا کیا بتلا روزانہ آتا ہے	18
53	دشتِ طلب میں جا بجا، بادلوں کے ہیں دل پڑے	19

- 55 یہ دل نے کس کو یاد کیا، سببوں میں یہ کون آیا ہے 20
- 58 ان کو شکوہ ہے کہ ہجر میں کیوں تڑپایا ساری رات 21
- 60 جائیں جائیں ہم روٹھ گئے، اب آکر پیار جتائے ہیں 22
- 62 وقت کم ہے۔ بہت ہیں کام۔ چلو 23
- 64 جو درد سسکتے ہوئے حرفوں میں ڈھلا ہے 24
- 66 گھٹا کرم کی، ہجوم بلا سے اٹھی ہے 25
- 68 اپنے دلیں میں اپنی بستی میں اک اپنا بھی تو گھر تھا 26
- 71 کبھی اذن ہو تو عاشق دریاں تک تو پہنچے 27
- 74 نہ وہ تم بدلے نہ ہم، طور ہمارے ہیں وہی 28
- 77 تری بقا کا سفر تھا قدم قدم اعجاز 29
- 79 ہے حسن میں صنوم کے شراروں کے سہارے 30
- 81 یہ پُر اسرار دھند لکوں میں سمویا ہوا غم 31
- 85 بہار آئی ہے، دل وقف یار کر دیکھو 32
- 87 ہیں آسمان کے تارے گواہ، سورج چاند 33
- 89 توخوں میں نہائے ہوئے ٹیلوں کا وطن ہے 34
- 93 جب اپنی راہ اُس کے فرشتے کریں گے صاف 35
- 94 آؤ سجنومل پیسے تے گل اوس یاردی چلے 36
- 97 مرے درد کی جو دوا کرے، کوئی ایسا شخص ہو کرے 37
- 99 اک برگد کی چھاؤں کے نیچے 38
- 101 خدا کرے کہ مرے اک بھی ہم وطن کے لیے 39
- 103 اذائیں دے کے دکھاؤ نہ دل خدا کے لئے 40

104	سوچا بھی کبھی تم نے کہ کیا بھید ہے مُلاں	41
106	Have you ever pondered over the secret - O Mullah	42
107	جھوٹو تم نے ٹھیک الزام دھرا ہو گا	43
109	توحید کے پرچارک۔ مرے مرشد کا نام محمد ہے	44
111	دن آج کب ڈھلے گا۔ کب ہو گا ظہورِ شب	45
112	جاتی ہو میری جان خدا حافظ و ناصر	46
113	روٹھ کے پانی ساگر سے جب بادل بن اڑ جائے	47
116	تم نے بھی مجھ سے تعلق کوئی رکھا ہوتا	48
120	اذنِ نغمہ مجھے تو دے تو میں کیوں نہ گاؤں	49
123	منصورہ لے کر آئی ہے	50
126	ہارٹلے پول میں کل ایک کنول ڈوب گیا	51
129	اے عظیم۔ انڈونیشیا	52
132	وہ روز آتا ہے گھر پر ہمارے ٹی وی پر	53
134	باپ کی ایک غم زدہ بیٹی	54

ابتدائی کلام کے چند نمونے

صفحہ نمبر	نظم کا پہلا مصرع	نمبر شمار
138	تیرے لئے ہے آنکھ کوئی اشکبار دیکھ	55
140	لوح جہاں پہ حرف نمایاں نہ بن سکے	56
141	بہیں اشک کیوں تمہارے انہیں روک لو خدا را	57
142	کبھی اپنا بھی اک شناسا تھا	58
144	میرے بھائی آپ کی ہیں سخت چنچل سالیان	59
145	گوجدائی ہے کٹھن دور بہت ہے منزل	60
146	بذل حق محمود سے میری کہانی کھو گئی	61
147	منتظر میں ترے آنے کا رہا ہوں برسوں	62
149	اک پیسہ پیسہ جوڑ کر بھائیوں نے شوق سے	63
151	یہ دو آنکھیں ہیں شعلہ زار یا جلتے ہیں پروانے دو	64
152	ہیں لوگ وہ بھی چاہتے ہیں دولت جہاں ملے	65
154	اُف یہ تنہائی تری الفت کے مٹ جانے کے بعد	66



ظہورِ خیر الانبیاء علیہ السلام

اک رات مفسد کی وہ تیرہ و تار آئی جو نور کی ہر مشعلِ ظلمات پہ وار آئی
تاریکی پہ تاریکی، گمراہی پہ گمراہی ابلیس نے کی اپنے لشکر کی صف آرائی
طوفانِ مفسد میں غرق ہو گئے بحر و بر ایرانی و فارانی - رومی و بخارانی

بن بیٹھے خدا بندے - دیکھا نہ مقام اُس کا

طاغوت کے چیلوں نے ہتھیا لیا نام اُس کا

تب عرشِ معلیٰ سے اک نور کا تخت اُترا اک فوج فرشتوں کی ہمراہ سوار آئی
اک ساعتِ نورانی، خورشید سے روشن تر پہلو میں لئے جلوے بے حد و شمار آئی
کانور ہوا باطل، سب ظلم ہوئے زائل اُس شمس نے دکھلائی جب شانِ خود آرائی

ابلیس ہوا غارت، چوپٹ ہوا کام اُس کا

توحید کی یورش نے در چھوڑا نہ بام اُس کا





وہ پاک محمدؐ ہے ہم سب کا حبیب آقا انوارِ رسالت ہیں جس کی چمن آرائی
محبوبی و رعنائی کرتی ہیں طواف اُس کا قدموں پہ بننا اُس کے جمشیدی و دارائی
نبیوں نے سبائی تھی جو بزمِ مہ و انجم واللہ اُسی کی تھی سب انجمن آرائی
دن رات دُرود اُس پر ہر ادنیٰ غلام اُس کا

پڑھتا ہے بصدِ منت چپتے ہوئے نام اُس کا
آیا وہ غنی جس کو جو اپنی دعا پہنچی ہم در کے فقیروں کے بھی تخت سنوار آئی
ظاہر ہوا وہ جلوہ جب اُس سے نگہ پلٹی خود حُسنِ نظر اپنا سو چند نکھار آئی
اے چشمِ خزاں دیدہ کھل کھل کہ سماں بدلا اے فطرتِ خوابیدہ اٹھ اٹھ کہ بہار آئی
نبیوں کا امام آیا ، اللہ امام اُس کا

سب تختوں سے اونچا ہے تختِ عالی مقام اُس کا
اللہ کے آئینہ خانے سے شریعت کی نکلی وہ دلہن کر کے جو سولہ سنگار آئی
اُترا وہ خدا کوہِ فارانِ محمدؐ پر موسیٰ کو نہ تھی جس کے دیدار کی یارائی
سب یادوں میں بہتر ہے وہ یاد کہ کچھ لمحے جو اُس کے تصور کے قدموں میں گزار آئی

وہ ماہِ تمام اُس کا ، مہدی تھا غلام اُس کا
روتے ہوئے کرتا تھا وہ ذکرِ مُدام اُس کا



مرزائے غلام احمد تھی جو بھی متاع جاں کر بیٹھا نثار اُس پر۔ ہو بیٹھا تمام اُس کا
دل اُس کی محبت میں ہر لحظہ تھا رام اُس کا اِخلاص میں کامل تھا وہ عاشق تام اُس کا
اس دور کا یہ ساقی، گھر سے تونہ کچھ لایا نئے خانہ اُسی کا تھا نئے اُس کی تھی، جام اُس کا
سازندہ تھا یہ، اس کے۔ سب سا جھی تھے میت اُس کے
مُذھن اس کی تھی، گیت اُس کے۔ لب اس کے، پیام اُس کا
اک میں بھی تو ہوں یارب، صیدِ نہ دام اُس کا دل گاتا ہے کُن اُس کے لب چپتے ہیں نام اُس کا
آنکھوں کو بھی دکھلا دے، آ نالِبِ بام اُس کا کانوں میں بھی رس گھولے، ہر گام خرام اُس کا
خیرات ہو مجھ کو بھی۔ اک جلوۂ عام اُس کا پھر یوں ہو کہ ہو دل پر، الہام کلام اُس کا
اُس بام سے نُور اُترے، نغمات میں ڈھل ڈھل کر
نغموں سے اُٹھے خوشبو، ہو جائے سُردودِ عنبر



یہ نعت ۱۹۷۱ء میں لکھی تھی۔ بعد میں اس میں بعض اضافوں اور تبدیلیوں کے ساتھ پہلے ۱۹۹۳ء کے جلسہ سالانہ انگلستان میں اور پھر جلسہ سالانہ برمنی میں پڑھی گئی۔





اے شاہِ مکی و مدنی سیدِ الوریؑ

(بزبان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

اس کی شانِ نزول یہ ہے کہ روایا میں ایک شخص کو دیکھا کہ انتہائی درد میں ڈوبی ہوئی لے کے ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نعت اس انداز سے پڑھ رہا ہے گویا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سامنے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے آپ کے حضور حالِ دل پیش کیا جا رہا ہو۔ آپ کا وہ کلام تو اٹھنے پر لفظاً لفظاً میرے ذہن میں نہیں تھا مگر اس کے ٹیپ کا مصرعہ

ع اے میرے والے مصطفیٰؐ

خوب ذہن پر نقش ہو گیا کیونکہ وہ اسے بار بار ایک خاص کیفیت میں ڈوب کر دہراتا تھا۔

پس اسی روز گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نمائندگی میں اس اثر کو اپنے لفظوں میں ڈھالنے کی کوشش کی جو اس نعت کو سنتے ہوئے دل پر نقش ہو گیا۔ اگرچہ معین الفاظ کی صورت میں نہیں ڈھلا۔ اور کوشش یہی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نعتوں میں سے ہی کچھ مضمون اخذ کر کے پیش کیا جائے اور جہاں ممکن ہو آپ ہی کے اشعار زینت کے طور پر جوڑیے جائیں۔

اے شاہِ مکی و مدنی ، سیدِ الوریؑ تجھ سا مجھے عزیز نہیں کوئی دوسرا
تیرا غلامِ در ہوں ، ترا ہی اسیرِ عشق تو میرا بھی حبیب ہے ، محبوبِ کبریٰ



تیرے جلو میں ہی مرا اٹھتا ہے ہر قدم چلتا ہوں خاکِ پا کو جری چومتا ہوا
تو میرے دل کا نور ہے، اے جانِ آرزو روشن تجھی سے آنکھ ہے، اے تیر ہدیٰ
ہیں جان و جسم، سوتری گلیوں پہ ہیں بنجار اولاد ہے، سو وہ ترے قدموں پہ ہے فدا
تو وہ کہ میرے دل سے جگر تک اتر گیا میں وہ کہ میرا کوئی نہیں ہے ترے سوا
اے میرے والے مصطفیٰ، اے سیدِ الوریٰ
اے کاش ہمیں سمجھتے نہ ظالم جدا جدا

رب جلیل کی ترا دل جلوہ گاہ ہے سینہ ترا جمالِ الہی کا مستقر
قبلہ بھی تو ہے، قبلہ نما بھی ترا وجود شانِ خدا ہے تیری اداؤں میں جلوہ گر
نور و بشر کا فرق مٹاتی ہے تیری ذات ” بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر“
تیرے حضور تہ ہے مرا زائوئے ادب میں جانتا نہیں ہوں کوئی پیشوا دگر
تیرے وجود کی ہوں میں وہ شاخِ باثمر جس پر ہر آن رکھتا ہے ربُّ الوریٰ نظر
ہر لحظہ میرے درپے آزار ہیں وہ لوگ جو تجھ سے میرے قرب کی رکھتے نہیں خبر
مجھ سے عناد و بغض و عداوت ہے اُن کا دین اُن سے مجھے کلام نہیں لیکن اِس قدر
اے وہ کہ مجھ سے رکھتا ہے ہر خاش کا خیال ” اے آں کہ سوائے من بد ویدی بصد تیر



از باغباں بترس کہ من شاخِ مہترم
بعد از خدا بعشقِ محمدِ مہترم
گر کفرِ ایں بود بخدا سخت کافر م

آزاد تیرا فیضِ زمانے کی قید سے
تو مشرقی نہ مغربی اے نورِ شش چہات
تو نے مجھے خرید لیا اک نگہ کے ساتھ
ہر لحظہ بڑھ رہا ہے مرا تجھ سے پیار دیکھ
میری ہر ایک راہ تری سمت ہے رواں
اے کاش مجھ میں قوتِ پرواز ہو تو میں
تیرا ہی فیض ہے کوئی میری عطا نہیں
” ایں چشمہ رواں کہ بخلقِ خدا دہم

یک قطرہ ز بحرِ کمالِ محمد است
جان و دلم فدائے جمالِ محمد است
خاکم نثارِ کوچہ آلِ محمد است





صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سیدِ وُلدِ آدم ، صلی اللہ علیہ وسلم
سب نبیوں میں افضل و اکرم ، صلی اللہ علیہ وسلم
نام محمد ، کام مکرم ، صلی اللہ علیہ وسلم
ہادیٰ کامل ، رہبر اعظم ، صلی اللہ علیہ وسلم
آپ کے جلوہٴ حُسن کے آگے ، شرم سے نوروں والے بھاگے
مہر و ماہ نے توڑ دیا دم ، صلی اللہ علیہ وسلم
اک جلوے میں آنا فنا بھر دیا عالم ، کردیئے روشن
اُتر دکھن پُورب پچھم ، صلی اللہ علیہ وسلم

اَوَّل و آخِر ، شَارِع و خَاتَم
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



ختم ہوئے جب گل نبیوں کے دورِ نبوت کے افسانے
بند ہوئے عرفان کے چشمے ، فیض کے ٹوٹ گئے پیمانے
تب آئے وہ ساقی کوثر ، مستِ مئے عرفان ، تیمبر
پیرِ مُغانِ بادۂ اَطهر ، مے نوشوں کی عید بنانے
گھر آئیں گھنگھور گھٹائیں ، جھوم اٹھیں مخمور ہوائیں
جھک گیا ابرِ رحمتِ باری ، آبِ حیاتِ نو برسانے
کی سیراب بُلندی پستی ، زندہ ہوگئی بستی بستی
بادہ کشوں پر چھاگئی مستی ، اک اک ظرف بھرا بَرکھانے

اک برساتِ کرم کی
صلی اللہ علیہ وسلم

چارہ گروں کے غم کا چارہ ، دُکھیوں کا امدادی آیا
راہنما* بے راہروں کا ، راہروں* کا ہادی آیا
عارف کو عرفان سکھانے ، مُتقیوں کو راہ دکھانے
جس کے گیت زبور نے گائے ، وہ سردار مُنادی آیا

* انہیں الف کی مد کے ساتھ ”راہ نما اور راہ بروں پڑھنا ہے۔



وہ جس کی رحمت کے سائے یکساں ہر عالم پر چھائے
وہ جس کو اللہ نے خود اپنی رحمت کی ردا دی ، آیا
صدیوں کے مردوں کا مٹی ، صَلِّ عَلَيْهِ كَيْفَ يُحْيِي
موت کے چنگل سے انسان کو دلوانے آزادی آیا

جس کی دعا ہر زخم کا مرہم
صلی اللہ علیہ و سلم

شیریں بول ، آنفاس مطہر ، نیک نھائل ، پاک شمائل ،
حاملِ فرقاں ، عالم و عامل ، علم و عمل دونوں میں کامل
جو اُس کی سرکار میں پہنچا ، اُس کی یوں پلٹا دی کایا
جیسے کبھی بھی خام نہیں تھا ، ماں نے جنا تھا گویا کامل
اُس کے فیضِ نگاہ سے وحشی ، بن گئے حلم سکھانے والے
مُعطی بن گئے شہرہ عالم ، اُس عالی دربار کے سائل
نبیوں کا سرتاج ، ابنائے آدم کا معراج محمدؐ
ایک ہی جست میں طے کر ڈالے ، وصلِ خدا کے ہفت مراحل

ربِّ عظیم کا بندۂ عظیم
صلی اللہ علیہ وسلم



وہ احسان کا افسوں پھونکا ، موہ لیا دل اپنے عدو کا
کب دیکھا تھا پہلے کسی نے ، حسن کا پیکر اس خوبو کا
نخوت کو ایثار میں بدلا ، ہر نفرت کو پیار میں بدلا
عاشق جان بنار میں بدلا ، پیاسا تھا جو خار لہو کا
اُس کا ظہور ، ظہور خدا کا ، دکھلایا یوں نور خدا کا
بتکہدہ ہائے لات و منات پہ طاری کردیا عالم ہو کا
توڑ دیا ظلمات کا گھیرا ، دُور کیا ایک ایک اندھیرا
جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ * - إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

گاڑ دیا توحید کا پرچم
صلی اللہ علیہ وسلم

☆ شعر میں یہاں وقف کرنا ہے اس لئے باطل کی بجائے باطل پڑھا جائے



آج کی رات

ربوہ میں ۲۷ رمضان المبارک کی رات کے روح آفریں مناظر سے متاثر ہو کر

ذکر سے بھر گئی ربوہ کی زمیں آج کی رات اُتر آیا ہے خُداوند یہیں آج کی رات
شہر۔ جنت کے ملا کرتے تھے طعنے جس کو بن گیا واقعۂ خلدِ بریں آج کی رات
دا درِ گریہ، کشا دیدہ و دل، لب آزاد کس مزے میں ہیں ترے خاک نشیں آج کی رات
کوچے کوچے میں پاشور ”متی نصر اللہ“ لاجرم نصرتِ باری ہے قرین، آج کی رات

جانے کس فکر میں غلطاں ہے مرا کافر گر

ادھر اک بار جو آنکے کہیں آج کی رات

”غیر مسلم“ کسے کہتے ہیں۔ اُسے دکھلائے ایک اک ساکنِ ربوہ کی جبیں، آج کی رات
”کافر و مُلحد و دجال“ بلا سے ہوں مگر تیرے عشاق کوئی ہیں تو ہمیں۔ آج کی رات





آنکھ اپنی ہی ترے عشق میں پڑکاتی ہے وہ لہو جس کا کوئی مول نہیں۔ آج کی رات
دیکھ اس درجہ غم ہجر میں روتے روتے مرنہ جائیں ترے دیوانے کہیں۔ آج کی رات

جن پہ گزری ہے وہی جانتے ہیں۔ غیروں کو
کیسے بتلائیں کہ تھی کتنی حسیں آج کی رات
کاش اتر آئیں یہ اڑتے ہوئے سیمیں لمحات
کاش یوں ہو کہ ٹھہر جائے یہیں آج کی رات

alislam.org/urdu



خُدَامِ اِحْمَدِيَّت

ہیں بادہ مست بادہ آشامِ احمدیت چلتا ہے دورِ مینا و جامِ احمدیت
تشنہ لبوں کی خاطر ہر سمت گھومتے ہیں تھامے ہوئے سُبُوئے کَلْفَامِ احمدیت
خُدَامِ احمدیت ، خُدَامِ احمدیت

alislam.org/urdu

جب دہریت کے دم سے مَسْمُوم تھیں فضائیں پھوٹی تھیں جا بجا جب الحاد کی وبائیں
تب آیا اک مُنادی۔ اور ہر طرف صدادی آؤ کہ ان کی زد سے اسلام کو بچائیں
زورِ دُعا دیکھائیں ، خُدَامِ احمدیت

پھر باغِ مصطفیٰ کا دھیان آیا ذُو المِنَنِ کو سینچا پھر آنسوؤں سے احمد نے اس چمن کو
آہوں کا تھا بُلاوا پھولوں کی اُنجمن کو اور کھینچ لائے نالے مُرغانِ خوش لُحْن کو
لوٹ آئے پھر وطن کو ، خُدَامِ احمدیت





چکا پھر آسمانِ مشرق پہ نامِ احمدؑ مغرب میں جگمگایا ماہِ تمامِ احمدؑ
وہم وگماں سے بالا عالی مقامِ احمدؑ ہم ہیں غلامِ خاکِ پائے غلامِ احمدؑ
مُرعانِ دَامِ احمدؑ ، خُدَامِ احمدیت

ربوہ میں آجکل ہے جاری نظامِ اپنا پر قادیاں رہے گا مرکزِ مدامِ اپنا
تبلیغِ احمدیت دنیا میں کامِ اپنا دَارِ الْعَمَلِ ہے گویا عالمِ تمامِ اپنا
پوچھو جو نامِ اپنا ، خُدَامِ احمدیت

alislam.org/urdu

اُٹھو کہ ساعتِ آئی اور وقتِ جا رہا ہے پسرِ مسیحِ دیکھو کب سے جگا رہا ہے
گو دیر بعد آیا از راہِ دُور لیکن وہ تیز گام آگے بڑھتا ہی جا رہا ہے
تم کو بلا رہا ہے ، خُدَامِ احمدیت!



یہ نظم ربوہ کی تعمیر کے دوران ۱۹۳۸ء میں کہی گئی تھی۔ بعض اضافوں اور تبدیلیوں کے ساتھ ۱۹۸۹ء میں صد سالہ جشنِ تشکر کے موقع پر پڑھی گئی۔



مردِ حق کی دُعا

دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو! آفتِ ظلمت و جور نل جائے گی
آہِ مومن سے ٹکرا کے طوفان کا ، رُخ پلٹ جائے گا، رُت بدل جائے گی
تم دُعا میں کرو یہ دُعا ہی تو تھی ، جس نے توڑا تھا سِرِ کبرِ نمرود کا
ہے ازل سے یہ تقدیرِ نمرودیت ، آپ ہی آگ میں اپنی جل جائے گی
یہ دُعا ہی کا تھا مُعجزہ کہ عصا ، ساحروں کے مُقابل بنا اُڑدھا
آج بھی دیکھنا مردِ حق کی دُعا ، سحر کی ناگنوں کو نکل جائے گی
خونِ شہیدانِ اُمت کا اے کم نظر ، رائیگاں کب گیا تھا کہ اب جائے گا
ہر شہادت ترے دیکھتے دیکھتے ، پُھول پھل لائے گی ، پُھول پھل جائے گی
ہے ترے پاس کیا گالیوں کے سوا ، ساتھ میرے ہے تائیدِ رَبِّ الوری
کل چلی تھی جو لیکھو پہ تیغِ دُعا ، آج بھی ، اذن ہوگا تو چل جائے گی





دیر اگر ہو تو اندھیر ہرگز نہیں ، قولِ اُمّی لَہُم اِنَّ کَیْدِی مَتِیْن
سُنْتُ اللّٰہِ ہِے ، لَاجَزْم بِالْیَقِیْنِ ، بات ایسی نہیں جو بدل جائے گی
یہ صدائے فقیرانہ حق آشنا ، پھیلتی جائے گی شش چہت میں سدا
تیری آواز اے دُشمنِ بد نوا ، دو قدم دور دو تین پل جائے گی
عصرِ بیمار کا ہے مَرَض لا دَوَا ، کوئی چارہ نہیں اب دُعا کے سوا
اے غلامِ مسیحِ الزماں ہاتھ اٹھا ، مَوْت بھی آگئی ہو تو ٹل جائے گی

(جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۸۳ء)

alislam.org/urdu





موسیٰ پکٹ کہ وادیِ اَیْمَن اُداس ہے

پیغام آرہے ہیں کہ مسکن اُداس ہے
اک باغباں کی یاد میں سَر و سَمَن اُداس
نرگس کی آنکھ نم ہے تو لالے کا داغ اُداس
ہر موجِ خونِ گل کا گریباں ہے چاک چاک
آزردہ گل بہت ہیں کہ کانٹے ہیں شاد کام
سینے پہ غم کا طُور لئے پھر رہا ہے کیا
بَس نامہ بر، اَب اتا تو جی نہ دکھا کہ آج
بنِ باسیوں کی یاد میں کیا ہوں گے گھر اُداس
جمنوں کا دشت اُداس ہے صحنِ چمن اُداس
چشمِ حَویں میں آ تو بے ہومرے حبیب
طائر کے بعد اُس کا نشیمن اُداس ہے
اہلِ چمن فُسرده ہیں گلشن اُداس ہے
غنچے کا دلِ حَویں ہے تو سون اُداس ہے
ہر گل بدن کا پیرِ مہن تن اُداس ہے
برقِ تپاں نہال، کہ خرمن اُداس ہے
موسیٰ پکٹ کہ وادیِ اَیْمَن اُداس ہے
پہلے ہی دل کی ایک اک دھڑکن اُداس ہے
جتنا کہ بن کے باسیوں کا مَن اُداس ہے
صحرا کی گود، لیلیٰ کا آنگن اُداس ہے
کیوں پھر بھی میری دید کا مسکن اُداس ہے



گھبرا کے دردِ ہجر سے اے میہمانِ عشق
آ کر ٹھہر گیا ہے جو ساؤن اُداس ہے
بس یادِ دوست اور نہ کرفرشِ دل پہ رقص
لو نغمہ ہائے دردِ نہاں تم بھی کچھ سُنو
جس مَن میں آ کے اترے ہو وہ مَن اُداس ہے
سُن! کتنی تیرے پاؤں کی جھانجن اُداس ہے
دیکھو نا، میرے دل کی بھی راگن اُداس ہے

(جلسہ سالانہ یو کے ۱۹۸۳ء)

alislam.org/urdu



آ رہے ہیں مری بگڑی کے بنانے والے

اے مجھے اپنا پرستار بنانے والے
جوت اک پریت کی ہردے میں جگانے والے
سرمندی پریم کی آشاؤں کو ڈھیرے ڈھیرے
مدھ بھرے سُر میں مدھر گیت سنانے والے
اے محبت کے امر دیپ جلانے والے
پیار کرنے کی مجھے ریت سکھانے والے
غمِ فرقت میں کبھی اتنا رُلانے والے
کبھی دلداری کے جھولوں میں جھلانے والے
دیکھ کر دل کو نکلتا ہوا ہاتھوں سے کبھی
رس بھری لوریاں دے دے کے سلانے والے



کیا ادا ہے مرے خالق ، مرے مالک ، مرے گھر
چُھپ کے چوروں کی طرح رات کو آنے والے
راہ گیروں کے بسیروں میں ٹھکانا کر کے
بے ٹھکانوں کو بنا ڈالا ٹھکانے والے
مجھ سے بڑھ کر مری بخشش کے بہانوں کی تلاش
کس نے دیکھے تھے کبھی ایسے بہانے والے
تُو تو ایسا نہیں محبوب کوئی اور ہوں گے
وہ جو کہلاتے ہیں دل توڑ کے جانے والے
تُو تو ہر بار سر رہ سے پلٹ آتا ہے
دل میں ہر سمت سے پل پل مرے آنے والے
مجھ سے بھی تو کبھی کہہ رَاضِيَةً مَّرَضِيَّةً
رُوح بیتاب ہے رُوحوں کو بلانے والے
اس طرف بھی ہو کبھی ، کاشفِ اسرار ، نگاہ
ہم بھی ہیں ایک تمنا کے پُھپانے والے
اے مرے درد کو سینے میں بسانے والے
اپنی پلکوں پہ مرے اشک سجانے والے



خاک آلودہ ، پراگندہ ، زبوں حالوں کو
کھینچ کر قدموں سے زانو پہ بٹھانے والے
میں کہاں اور کہاں حرفِ شکایت آقا!
ہاں یونہی ہول سے اٹھتے ہیں ستانے والے
ہو اجازت تو ترے پاؤں پہ سر رکھ کے کہوں
کیا ہوئے دن تیری غیرت کے دکھانے والے
یہ نہ ہو روتے ہی رہ جائیں ترے در کے فقیر
اور ہنس ہنس کے روانہ ہوں رُلانے والے
ہم نہ ہوں گے تو ہمیں کیا؟ کوئی کل کیا دیکھے
آج دکھلا جو دکھانا ہے دکھانے والے
وقت ہے وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
کون ہیں یہ تری تحریر مٹانے والے
چھین لے ان سے زمانے کی عنان ، مالکِ وقت
بنے پھرتے ہیں کم اوقات - زمانے والے
چشمِ گردوں نے کبھی پھر نہیں دیکھے وہ لوگ
آئے پہلے بھی تو تھے آکے نہ جانے والے



سُن رہا ہوں قَدَمِ مالِکِ تقدیر کی چاپ
آرہے ہیں مری بگڑی کے بنانے والے
کرو تیاری ! بس اب آئی تمہاری باری
یوں ہی ایامِ پھرا کرتے ہیں باری باری
ہم نے تو صبر و توکل سے گزاری باری
ہاں مگر تم پہ بہت ہوگی یہ بھاری باری

alislam.org/urdu

(جلسہ سالانہ یو کے ۱۹۸۴ء)



دل سے زباں تک

کیا موج تھی جب دل نے جپے نام خدا کے
اک ذکر کی دھونی مرے سینے میں رما کے
آہیں تھیں کہ تھیں ذکر کی گھنگھور گھٹائیں
نالے تھے کہ تھے سیلِ رواں حمد و ثنا کے
سکھلا دیئے اُسلوب بہت صبر و رضا کے
اب اور نہ لمبے کریں دنِ کرب و بلا کے
اُکسانے کی خاطر تیری غیرت تیرے بندے
کیا تجھ سے دُعا مانگیں ستم گر کو سنا کے
رکھ لاج کچھ ان کی مرے ستار کہ یہ زخم
جو دل میں چھپا رکھے ہیں پتلے ہیں حیا کے





لاکھوں مرے پیارے تیری راہوں کے مسافر
پھرتے ہیں ترے پیار کو سینوں میں بسا کے
ہیں کتنے ہی پابندِ سلاسل وہ گنہگار
نکلے تھے جو سینوں پہ ترا نام سجا کے
میں اُن سے جدا ہوں مجھے کیوں آئے کہیں چین
دل مُنظر اُس دن کا کہ ناچے انہیں پا کے
عُشاق ترے جن کا قَدَم تھا قَدَمِ صِدق
جاں دے دی نبھاتے ہوئے پیمانِ وفا کے
چھت اڑ گئی سایہ نہ رہا کتنے سروں پر
آرمانوں کے دن جاتے رہے پیٹھ دکھا کے
اتنا تو کریں اُن کو بھی جا کر کبھی دیکھیں
ایک ایک کو اپنا کہیں سینے سے لگا کے
آدابِ محبت کے غلاموں کو سکھا کے
کیا چھوڑ دیا کرتے ہیں دیوانہ بنا کے؟
دیں مجھ کو اجازت کہ کبھی میں بھی تو رُوٹھوں
لطف آپ بھی لیں رُوٹھے غلاموں کو منا کے



لیکن مجھے زیبا نہیں شکوے میرے مالک
یہ مجھ سے خطا ہوگئی اوقات بھلا کے
دیوانہ ہوں دیوانہ - بُرا مان نہ جانا
صدقے مری جاں ، آپ کی ہر ایک ادا کے
سُنئے تو سہی پگلا ہے دل پگلے کی باتیں
ناراض بھی ہوتا ہے کوئی دل کو لگا کے
ٹھہریں تو ذرا - دیکھیں ، خفا ہی تو نہ ہو جائیں
جانا ہے تو کچھ دَرس تو دیں صبر و رَضا کے
جو چاہیں کریں - صرف نگہ ہم سے نہ پھیریں
جو کرنا ہے کر گزریں مگر اپنا بتا کے
فطرت میں نہیں تیری غلامی کے سوا کچھ
نوکر ہیں ازل سے تیرے چاکر ہیں سدا کے
اس بار جب آپ آئیں تو پھر جا کے تو دیکھیں
کر گزروں گا کچھ - اب کے ذرا دیکھیں تو جا کے

(جلسہ سالانہ یو کے ۱۹۸۶ء)



اے میرے سانسوں میں بسنے والو

دیارِ مغرب سے جانے والو! دیارِ مشرق کے باسیوں کو
کسی غریبِ الوطنِ مُسافر کی چاہتوں کا سلام کہنا
ہمارے شام و سحر کا کیا حال پوچھتے ہو کہ لمحہ لمحہ
نصیبِ ان کا بنا رہے ہیں تمہارے ہی صُبح و شام کہنا
تمہاری خوشیاں جھلک رہی ہیں مرے مُقدّر کے زائچے میں
تمہارے خونِ جگر کی نئے سے ہی میرا بھرتا ہے جام کہنا
الگ نہیں کوئی ذاتِ میری ، تمہی تو ہو کائناتِ میری
تمہاری یادوں سے ہی مُعنون ہے زیت کا انصرام کہنا
اے میرے سانسوں میں بسنے والو! بھلا جُدا کب ہوئے تھے مجھ سے
خدا نے باندھا ہے جو تعلق رہے گا قائم مُدام کہنا



تمہاری خاطر ہیں میرے نغمے ، مری دعائیں تمہاری دولت
تمہارے درد و اَلَم سے تڑپیں مرے سجد و قیام کہنا
تمہیں مٹانے کا زعم لے کر اُٹھے ہیں جو خاک کے بگولے
خدا اڑا دے گا خاک اُن کی ، کرے گا رُسوائے عام کہنا
خدا کے شیرو! تمہیں نہیں زیب خوف جنگل کے باسیوں کا
گر جتے آگے بڑھو کہ زیرِ نگیں کرو ہر مقام - کہنا
بساطِ دنیا اُلٹ رہی ہے ، حسین اور پائیدار نقشے
جہانِ نو کے اُبھر رہے ہیں ، بدل رہا ہے نظام - کہنا
کلیدِ فتح و ظفرِ تھمائی تمہیں خدا نے اب آسماں پر
نشانِ فتح و ظفر ہے لکھا گیا تمہارے ہی نام کہنا
بڑھے چلو شاہراہِ دینِ متین پہ دَرانا ، سائبان ہے
تمہارے سر پر خدا کی رحمت قدم قدم ، گام گام کہنا

(جلد سالانہ یو کے ۱۹۸۶ء)





پھول تم پر فرشتے نچھاور کریں

آئے وہ دن کہ ہم جن کی چاہت میں گنتے تھے دن اپنی تسکینِ جاں کے لئے
پھر وہ چہرے ہویدا ہوئے جن کی یادیں قیامت تھیں قلبِ تپاں کے لئے
جن کے اخلاص اور پیار کی ہر ادا ، بے غرض ، بے ریا ، دلنشین ، دلربا
بے صدا جن کی آنکھوں کا گرب و بلا ، کربلا ہے دلِ عاشقان کے لئے
پیار کے پھول دل میں سجائے ہوئے ، نورِ ایماں کی شمعیں اٹھائے ہوئے
قافلے دور دیوں سے آئے ہوئے ، غمزدہ اک بدلیں آشیاں کے لئے
دیر کے بعد اے دور کی راہ سے آنے والو ! تمہارے قدم کیوں نہ لیں
میری ترسی نگاہیں کہ تھیں مُنظر ، اک زمانے سے اس کارواں کے لئے
پھول تم پر فرشتے نچھاور کریں ، اور کشادہ ترقی کی راہیں کریں
آرزوئیں مری جو دعائیں کریں ، رنگ لائیں مرے میہماں کے لئے



میرے آنسو تمہیں دیں رَمِ زندگی ، دُور تم سے کریں ہر غمِ زندگی
میہماں کو ملے جو دَمِ زندگی ، وہی امرت بنے میزباں کے لئے
نور کی شاہراہوں پہ آگے بڑھو ، سال کے فاصلے لمحوں میں طے کرو
نُوں بڑھے میرا تم جو ترقی کرو ، تَرُّةُ العین ہو سارباں کے لئے
تم چلے آئے میں نے جو آواز دی ، تم کو مولیٰ نے توفیقِ پرواز دی
پر کریں ، پَرِ شکستہ وہ کیا جو پڑے رہ گئے پشیمکِ دُشمنان کے لئے
میری ایسی بھی ہے ایک رُودادِ غم ، دِل کے پردے پہ ہے نُون سے جو رَم
دِل میں وہ بھی ہے اک گوشہٴ محترم ، وَقْف ہے جو غمِ دوستاں کے لئے
یاد آئی جب اُن کی گھٹا کی طرح ، ذِکر اُن کا چلا نم ہوا کی طرح
بجلیاں دِل پہ کڑکیں بلا کی طرح ، رُت بنی نُوں آہ و نُغاں کے لئے
پھر اُنق تا اُنق ایک قَوسِ قُزح ، اُن کے پیکر کا آمینہ بن کر سہی
اک حَسین یاد لے جیسے انگڑائیاں عالمِ خواب میں نُھٹکاں کے لئے
ہر تَصوُّر سے تصویر اُبھرنے لگی ، نام بن کر زُباں پر اُترنے لگی
ذِکر اِنّا حَسین تھا کہ ہر لفظ نے فرطِ اُلْفَت سے بوسے زُباں کے لئے
اُن کی چاہت میرا مَدعا بن گیا ، میرا پیار اُن کی خاطر دُعا بن گیا
بالیقیں اُن کا ساتھی خدا بن گیا ، وہ بنائے گئے آسماں کے لئے



حبس کیسا ہے میرے وطن میں جہاں ، پابہ زنجیر ہیں ساری آزادیاں
ہے فقط ایک رستہ جو آزاد ہے ، یورشِ سیلِ اشکِ رواں کے لئے
ایسے طائر بھی ہیں جو کہ خود اپنے ہی آشیانے کے تنکوں میں محصور ہیں
اُن کی بگڑی بنا میرے مشکل گشا ، چارہ کر کچھ غم بیکساں کے لئے
بن کے تسکین خود اُن کے پہلو میں آ ، لاڈ کر ، دے اُنھیں لوریاں ، دل بڑھا
دور کر بد بلا ، یا بتا کتنے دن اور ہیں صبر کے امتحاں کے لئے ؟

(جلسہ سالانہ یوکے کے ۱۹۸۷ء)

alislam.org/urdu



جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ

دیکھو اک شاطر دُشمن نے کیسا ظالم کام کیا
پھینکا مکر کا جال اور طائرِ حق زیرِ اِزام کیا
ناحق ہم مجبوروں کو اک تہمت دی جلا دی کی
قتل کے آپ ارادے باندھے ہم کو عبث بدنام کیا
دیکھو پھر تقدیر خدا نے ، کیسا اُسے ناکام کیا
مکر کی ہر بازی اُلٹا دی ، دَجَل کو طشت از بام کیا
اُلٹی پڑ گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دغا نے کام کیا
دیکھا اس بیماریِ دل نے ، آخر کام تمام کیا
زندہ باد غلام احمد ، پڑ گیا جس کا دشمن جھوٹا
جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ، اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا





جب سے خُدا نے اِن عاجز کندھوں پر بارِ امانت ڈالا
راہ میں دیکھو کتنے کٹھن اور کتنے مہیب مَراحل آئے

بھیڑوں کی کھالوں میں لپٹے ، کتنے گرگ ملے رستے میں
مقتولوں کے بھیس میں دیکھو ، کیسے کیسے قاتل آئے

آخر شیرِ خدا نے پھہر کر ، ہر بنِ باسی کو لکارا
کوئی مُبارز ہو تو نکلے ، سامنے کوئی مہابِل آئے

ہمت کس کو تھی کہ اُٹھتا ، کس کا دلِ گردہ تھا نکلتا

کس کا پتا تھا کہ اُٹھ کر ، مردِ حق کے مُقابل آئے

آخر طاہر سچا نکلا ، آخر مُلّاں نکلا جھوٹا

جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ، اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

مُلّاں کیا روپوش ہوا اک ، بلی بھاگوں چھینکا ٹوٹا

اپنے مُریدوں کی آنکھوں میں جھونکی دُھول اور پیسہ لوٹا

قریہ قریہ فساد ہوئے تب ، فتنہ گر آزاد ہوئے سب

احمدیوں کو بستی بستی پکڑا دھکڑا مارا کوتا

کر ڈالیں مِسما ر مَساجِد لُوٹ لئے کتنے ہی مَعابِد

جن کو پلید کہا کرتے تھے ، لے بھاگے سب اُن کا جُوٹھا





کاٹھ کی ہنڈیا کب تک چڑھتی ، وہ دن آنا تھا کہ پھٹتی
وہ دن آیا اور فریب کا ، چوراہے میں بھانڈا پھوٹا
کہتے ہیں پولیس نے آخر ، کھود پہاڑ نکالا چوہا
جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ، اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

جاؤں ہر دم تیرے وارے ، میرے جانی میرے پیارے
تُو نے اپنے کرم سے میرے ، خود ہی کام بنائے سارے
پھر اک بار گڑھے میں تُو نے ، سب دُشمن چُن چُن کے اُتارے
کر دیئے پھر اک بار ہمارے آقا کے اُونچے مینارے
اے اڑے وقتوں کے سہارے ، سُبحان اللہ یہ نظارے
اک دُشمن کو زندہ کر کے مار دیئے ہیں دُشمن سارے

دیکھا کچھ - مغرب کے اُفق سے کیسا سچ کا سُورج نکلا
بُجھ گئے دیپِ طلسمِ نظر کے ، مٹ گئے جھوٹ کے چاند ستارے
اپنا منہ ہی کر لیا گندا ، پاگل نے جب چاند پہ تھوکا
جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ، اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

(جلسہ سالانہ یو کے ۱۹۸۸ء)



کس حال میں ہیں یارانِ وطن

پُورب سے چلی پُرنم پُرنم بادِ رُوح و سرِیحانِ وطن
اُڑتے اُڑتے پہنچے پچھم سُنَدَر سُنَدَر مُرغانِ وطن
بَرکھا بَرکھا یادیں اُڈیں ، طُوفانِ طُوفانِ جذبے اُٹھے
سینے پہ بکلائیں بَرسانے ، لپکے باد و بارانِ وطن
آبیٹھ مُسافرِ پاس ذرا ، مجھے قصّہ اہلِ دَرَد سُنَا
اُن اہلِ وفا کی بات بتا ، ہیں جن سے خفا سُگانِ وطن
اور اُن کی جان کے دُشمن ہیں جو دیوانے ہیں جانِ وطن
اے دیس سے آنے والے بتا - کس حال میں ہیں یارانِ وطن



۲

سو بسم اللہ جو گونے دار سے چل کر سونے یار آئے
سر آنکھوں پر ہر راہ خدا کا مسافر ، سو سو بار آئے
لیکن یہ سب کے نصیب کہاں ، ہر ایک میں کب یہ طاقت ہے
کہ پیار کی پیاس بجھانے کو وہ سات سمندر پار آئے
میں اب سمجھا ہوں وہ کیفیت کیا ہوتی ہے جب دل کو
ہر دور اُفتادہ اویس پہ لختِ جگر سے بڑھ کر پیار آئے
ان مجبوروں کا حال بھلا کیا جانیں تن آسانِ وطن
اے دیس سے آنے والے بتا کس حال میں ہیں یارانِ وطن

۳

تو جو رو بٹھا کی نگری ، صبر و وفا کے دیس سے آیا ہے
ہے تجھ پہ عیاں مرے پیاروں پر غیروں نے ستم جو ڈھایا ہے
آنکھوں میں رقم شکووں کی کتھا ، آہوں میں بجھے نالوں کی صدا
کیا میرے نام یہی ہیں بتا جو تو سندیے لایا ہے؟
مرے محبوبوں پر صبح و مساء ، پڑتی ہے کیسی کیسی بلا
مری رُوح پہ ، برسوں بیت گئے ان اندیشوں کا سایہ ہے



کیا ظلم و ستم رہ جائیں گے اب دُنیا میں پہچانِ وطن
اے دیس سے آنے والے بتا کس حال میں ہیں یارانِ وطن

۴

ظالمِ بدبخت کا نام نہ لے ، بس مظلوموں کی باتیں کر
حاکم کا ذکر نہ چھیڑ ، آزرده محکوموں کی باتیں کر
وہ جن سے لِلّٰہِ بَیْر ہوئے ، جو اپنے وطن میں غیر ہوئے
ان تختہ مشقِ ستمِ مجبوروں محروموں کی باتیں کر
جیلوں میں رضائے باری کے جو گہنے پہنے بیٹھے ہیں
اُن راہِ خدا کے اسیروں کی ، اُن معصوموں کی باتیں کر
وہ جن کی جبینوں کے انوار سے روشن ہیں زندانِ وطن
اے دیس سے آنے والے بتا کس حال میں ہیں یارانِ وطن

۵

کیا اب بھی عوام وہاں ، جب یگڑیں بھاگ ، اذائیں دیتے ہیں
سیلاب تھیڑے ماریں تو سب جاگ اذائیں دیتے ہیں



کیا اب بھی سفید مناروں سے نفرت کی مُنادی ہوتی ہے
دھرتی کے نصیب اُجڑتے ہیں جب ناگ اذانیں دیتے ہیں
بُلبُل کو دیس نکالا ہے اور زاغ و زَعْن سے یارانے
ہر سمت چمّٰن کی مُنڈیوں پر کاگ اذانیں دیتے ہیں
محرومِ اذّاں گر ہیں تو فقط مُرغانِ خوش الحانِ وطن
اے دیس سے آنے والے بتا کس حال میں ہیں یارانِ وطن

alislam.org/urdu

اک ہم ہی نہیں چھتے چھتے جن کے سب حق معدوم ہوئے
رَفْتہ رَفْتہ آزادی سے سب اہلِ وطن محروم ہوئے
چلتا ہے وہاں اب کاروبار پہ سکہ نوکر شاہی کا
اور کالے دَھن کی فراوانی سے سب دھندے مجذوم ہوئے
آزاد کہاں وہ ملک جہاں قابض ہو سیاست پر مُلّا
جو شاہ بنے بے تاج بنے ، جو حاکم تھے محکوم ہوئے
اور گھر کے مالک ہی بن بیٹھے باوردی دربانِ وطن
اے دیس سے آنے والے بتا کس حال میں ہیں یارانِ وطن



۷

سُورج ہی نہیں ڈوبا اِک شب سب چاند ستارے ڈوب گئے
بحرِ ظلمات کی طُغیانی میں نور کے دھارے ڈوب گئے
وہ نفرت کا طُوفان اُٹھا ، ہر شہر سے اَمَن و اَمان اُٹھا
جَلبِ زَر کا شیطان اُٹھا ، مُفلس کے سہارے ڈوب گئے
اے قوم ترا حافظ ہو خدا ، ٹالے سر سے ہر ایک بلا
تا حدِ نظر سَیلِ عِصیاں ، ہر سمت کنارے ڈوب گئے
بے کس بے بس کیا دیکھ رہی ہے اب چشمِ حیرانِ وطن
اے دیس سے آنے والے بتا کس حال میں ہیں یارانِ وطن

۸

اُس رَحمتِ عالمِ اَبِ کَرَم کے یہ کیسے متوالے ہیں
وہ آگ بجھانے آیا تھا ، یہ آگ لگانے والے ہیں
وہ والی تھا مِسکینوں کا ، بیواؤں اور یتیموں کا
یہ ماؤں بہنوں کے سر کی چادر کو جَلانے والے ہیں
وہ جُود و سخا کا شہزادہ تھا بھوک مِٹانے آیا تھا
یہ بھوکوں کے ہاتھوں کی روٹی چھین کے کھانے والے ہیں



یہ زر کے پُجاری بیچنے والے ہیں دین و ایمانِ وطن
اے دیس سے آنے والے بتا کس حال میں ہیں یارانِ وطن

۹

ظالمِ مت بھولیں بالآخر مظلوم کی باری آئے گی
مکاروں پر مکر کی ہر بازی اُلٹائی جائے گی
پتھر کی لکیر ہے یہ تقدیر ، مٹا دیکھو گر ہمت ہے
یا ظلم مٹے گا دھرتی سے یا دھرتی خود مٹ جائے گی
ہر مکر اُنہی پر اُلٹے گا ، ہر بات مخالف جائے گی
بالآخر میرے مولا کی تقدیر ہی غالب آئے گی
جیتیں گے ملائک ، خائب و خاسر ہوگا ہر شیطانِ وطن
اے دیس سے آنے والے بتا کس حال میں ہیں یارانِ وطن

۱۰

اک روز تمہارے سینوں پر بھی وقت چلائے گا آرا
ٹوٹیں گے مانِ تکبر کے بکھریں گے بدن پارہ پارہ



مَظْلُوموں کی آہوں کا دُھواں ظالم کے اُفق کجلا دے گا
نمروذ جلائے جائیں گے دیکھے گا فلک یہ نظارہ
کیا حال تمہارا ہوگا جب شداد ملائک آئیں گے
سب ٹھاٹھ دھرے رہ جائیں گے جب لاد چلے گا بنجارا
ظالم ہوں گے رُسوائے جہاں ، مظلوم بنیں گے آنِ وطن
اے دیس سے آنے والے بتا کس حال میں ہیں یارانِ وطن

(جلسہ سالانہ یو کے ۱۹۸۹ء)

alislam.org/urdu



آمرے چاند میری رات بنے

تُو مرے دل کی شش جہات بنے اک نئی میری کائنات بنے
سب جو تیرا ہے لاکھ ہو میرا تُو جو میرا بنے تو بات بنے
بچ ہے تجھ سے مُنقطع ہر ذات جس کا تُو ہو اُسی کی ذات بنے
عالمِ رنگ و بُو کے گل بُوٹے! خواب ٹھہرے ، توہمات بنے
سادہ باتوں کا بھی ملا نہ جواب سب سوالات مُظلمات بنے
یہ شب و روز و ماہ و سال تمام کیسے پیماۂ صفات بنے!
ہوئی میزانِ ہفتہ کب آغاز؟ کیسے دن رات سات سات بنے؟
عالمِ خیرتی کے مندر میں کبھی بُت مظہرِ صفات بنے
کبھی مخلوق ہو گئی ہمہ اُوست آتش و آب ، عین ذات بنے
کتنے منصور چڑھ گئے سر دار کتنے نعرے تعلیات بنے



کتنے عُزّیٰ بنے؟ مٹے گئے بار؟ کتنے لات اُجڑے کتنے لات بنے
کتنے محمود آئے، کتنی بار سومنات اُجڑے، سومنات بنے
جو کھنڈر تھے محل بنائے گئے کتنے محلوں کے کھنڈرات بنے
عالم بے ثبات میں شب و روز آج کی جیت کل کی مات بنے
تیرے منہ کے سُبگ سُهانے بول دل کے بھاری مُعاملات بنے
دن بہت بے قرار گزرا ہے آ مرے چاند، میری رات بنے

(المحراب صدسالہ جشن تشکر نمبر - مرتبہ لجنہ کراچی ۱۹۸۹ء)

alislam.org/urdu



قلے
 ہر طرف کی زبان کا پیرے
 جی لڑکے میں سما جائے
 ہاگماں کی آہ سرد لاساؤں
 میں سربا محبت لائے





ہم آن ملیں گے متوالو!

ہم آن ملیں گے متوالو ، بس دیر ہے گل یا پرسوں کی
تم دیکھو گے تو آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی ، دید کے ترسوں کی
ہم آمنے سامنے بیٹھیں گے تو فرطِ طرب سے دونوں کی
آنکھیں سناون برسائیں گی اور پیاس بجھے گی برسوں کی
تم دور دور کے دیسوں سے ، جب قافلہ قافلہ آؤ گے
تو میرے دل کے کھیتوں میں ، پھولیں گی فصلیں سرسوں کی
یہ عشق و وفا کے کھیت رضا کے خوشوں سے لد جائیں گے
موسم بدلیں گے ، رت آئے گی ساجن ! پیار کے درسوں کی
مرے بھولے بھالے حبیب مجھے لکھ لکھ کر کیا سمجھاتے ہیں
کیا ایک انہی کو دکھ دیتی ہے ، جدائی لبے عرصوں کی؟



یہ بات نہیں وعدوں کے لمبے لیکھوں کی ، تم دیکھو گے
ہم آئیں گے ، جھوٹی نکلے گی ، لاف خدا نائرسوں کی

دور ہوگی کُلفت عرصوں کی
اور پیاس بجھے گی برسوں کی
ہم گیتِ مِلن کے گائیں گے
پھولیں گی فصلیں سَرسوں کی

alislam.org/urdu

(الفضل ربوہ-صدسالہ جشنِ تشکر نمبر ۱۹۸۹ء)



غزل آپ کے لئے

گلشن میں پھول ، باغوں میں پھل آپ کے لئے
جھیلوں پہ کھل رہے ہیں کنول آپ کے لئے
میری بھی آرزو ہے ، اجازت ملے تو میں
اشکوں سے اک پرووں غزل آپ کے لئے
مرزاں بنیں ، حکایتِ دل کے لئے قلم
ہو روشنائی ، آنکھوں کا جل آپ کے لئے
ان آنسوؤں کو چرنوں پہ گرنے کا اذن ہو
آنکھوں میں جو رہے ہیں مچل آپ کے لئے
دل آپ کا ہے ، آپ کی جان ، آپ کا بدن
غم بھی لگا ہے جان گسل آپ کے لئے



میں آپ ہی کا ہوں ، وہ مری زندگی نہیں
جس زندگی کے آج نہ گل آپ کے لئے
گو آرہی ہے میرے ہی گیتوں کی بازگشت
نغمہ سرا ہیں دشت و جبل آپ کے لئے
ہر لمحہ فراق ہے عمر درازِ غم
گورا نہ چین سے کوئی پل آپ کے لئے
آجائے کہ سکھیاں یہ مل مل کے گائیں گیت
موسم گئے ہیں کتنے بدل آپ کے لئے
ہم جیسوں کے بھی دید کے سامان ہو گئے
ظاہر ہوا تھا حسنِ ازل آپ کے لئے

صلی اللہ علیہ وسلم

یہ تین شعر اصل نعتیہ کلام کا حصہ نہیں اور غزل کی روایت کے مطابق قافیوں کی رعایت سے الگ
مضمون میں الجھ گئے ہیں، اس لئے ان کو نعتیہ کلام کا حصہ نہ سمجھا جائے۔

اب حسرتیں بسی ہیں وہاں ، آرزوؤں نے
خوابوں میں جو بنائے نکل آپ کے لئے





گرہیں تمام کھل گئیں جو آرزوئے وصل
رکھ چھوڑا ہے اس عقدے کا حل آپ کے لئے
گل آنے کا جو وعدہ تھا ، آکر تو دیکھتے
تڑپا تھا کوئی کس طرح گل آپ کے لئے
(جلسہ سالانہ یو کے ۱۹۸۹ء)

alislam.org/urdu





وفا کا امتحان

تری راہوں میں کیا کیا ایتلا روزانہ آتا ہے
وفا کا امتحان لینا تجھے کیا کیا نہ آتا ہے
اُحد اور مکہ اور طائف انہی راہوں پہ ملتے ہیں
انہی پر شعبِ بُو طالب بے آب و دانہ آتا ہے
کنارِ آبِ جُو تثنہ لبوں کی آزمائش کو
کہیں گرب و بلا کا اک کڑا ویرانہ آتا ہے
پشاور سے انہی راہوں پہ سنکستان کابل کو
مرا شہزادہ لے کر جان کا نذرانہ آتا ہے
اُسے عشق و وفا کے جرم میں سنگسار کرتے ہیں
تو ہر پتھر دمِ تسبیح ، دانہ دانہ آتا ہے





جہاں اہل جفا ، اہل وفا پر وار کرتے ہیں
سرِ دار اُن کو ہر منصور کو لٹکانا آتا ہے
جہاں شیطان مومن پر رمی کرتے ہیں وہ راہیں
جہاں پتھر سے مردِ حق کو سر ٹکرانا آتا ہے
جہاں پسرانِ باطل عورتوں پر وار کرتے ہیں
نر مردان کو یہ ”شیوہ مردانہ“ آتا ہے
یہی راہیں کبھی سکھر ، کبھی سکرٹ جاتی ہیں
انہی پر پتوںِ عاقل ، وارہ اور لڑکانہ آتا ہے
کبھی ذکرِ قتیلِ حیدرآباد ان پہ ملتا ہے
کہیں تو ابشاہ کا ڈکھ بھرا افسانہ آتا ہے
کہیں ہے کونٹہ کی داستانِ ظلم و سفاکی
کہیں اوکاڑہ اور لاہور اور بچیانہ آتا ہے
کہیں ہے ماجرائے گجرانوالہ کی لہو پاشی
کہیں اک سانحہ ٹوپی کا سفاکانہ آتا ہے
خوشاب اور ساہیوال اور فیصل آباد اور سرگودھا
بلائے ناگہاں اک نت نیا مولانا آتا ہے



مَعَابِد سے مٹا کر کلمہ توحید آئے دن
شریوں کو عباد اللہ کا دل برمانا آتا ہے
یہ کیا انداز ہیں کیسے چلن ہیں کیسی رسمیں ہیں
انہیں تو ہر طریق نامُسلمانانہ آتا ہے
بگولے بن کے اڑ جانا رُوشِ غولِ بیاباں کی
ہمیں آبِ بقا پی کر امر ہو جانا آتا ہے
ہماری خاکِ پا کو بھی عدو کیا خاک پائے گا
ہمیں رُکنا نہیں آتا اسے چلنا نہ آتا ہے
اسے رُک رُک کے بھی تسکینِ جسم و جاں نہیں ملتی
ہمیں مثلِ صبا چلتے ہوئے ستانا آتا ہے
تصوّر ان دنوں جس رہ سے بھی ربوہ پہنچتا ہے
تعجب ہے کہ ہر اُس راہ پر نکانہ آتا ہے
کبھی یادوں کی اک بارات یوں دل میں اُترتی ہے
کہ گویا ریندِ تِشنہ لب کے گھر مے خانہ آتا ہے
عجب مستی ہے یادِ یار مے بن کر برستی ہے
سرائے دل میں ہر محبوب دلِ رندانہ آتا ہے



وہی رونا ہے حجّریار میں بس فرق ہے اتنا
کبھی چُھپ چُھپ کے آتا تھا اب آزادانہ آتا ہے

(جلسہ سالانہ امریکہ ۱۹۸۹ء)

alislam.org/urdu



دَشْتِ طَلَبِ مِیْنِ

دَشْتِ طَلَبِ مِیْنِ جَا بَجَا ، بَادِلُوں كے ہِیْنِ دَلِ پڑے
كَا شِ كَسِیْ كے دِلِ سَے تُو چِشْمَہِ فِیضِ اَبِلِ پڑے
بے آسراؤں كے لَئِے كُوئیْ تُو اَشْكِبَارِ ہُو
پِیاسِ بَجھے غَرِیْبِ كِیْ تَشْنَهْ كَبُوں كُو گِلِ پڑے
بَادِ سَمُومِ سَے چَمْنِ ، دَرْدُوں دُكھُوں سَے لَدِ گِیَا
آہِ فَقِیْرِ سَے مَرِے اَشْكِ اَبِلِ اَبِلِ پڑے
چِشْمِ حَرِیْنِ كے پَارِ اُدھَرِ - دَرْدِ نِہَاں كِیْ جھِیْلِ پَرِ
كھَلتے ہِیْنِ كِیُوں كَسَے خَبَرِ ، حَسْرَتُوں كے گَنولِ پڑے
سُودِ و زِیَاں سُرُورِ و غَمِ ، رُوشَنِیُوں كے زِیْرِ و بَمِ
آسِ بَجھے تُو یَاَسِ كے دِیپِ كِیْ لُو اُچھَلِ پڑے



چاند نے پی ہوئی تھی رات ، ڈول رہی تھی کائنات
نور کی نئے اتر رہی تھی ، عرش سے ، جیسے طل پڑے
بن گئی بزمِ شش جہات میکدہ تجلیات
دیر و حرم کو چھوڑ کر رندِ نکل نکل پڑے
صبر کا درس ہو چکا ، اب ذرا حالِ دل سنا
کہتے ہیں تجھ کو ناصحا ، چین نہ ایک پل پڑے
آنکھ میں پھانس کی طرح بجر کی شب اٹک گئی
اے مرے آفتاب آ - رات ٹلے تو گل پڑے
کون رہِ فراق سے لوٹ کے پھر نہ آ سکا
کس کے نقوشِ مُنْتَظِر ، رہ گئے بے محل پڑے
راہِ خدا میں منزلِ مرگ پہ سب مچل گئے
ہم بھی رُکے رُکے سے تھے ، اذن ہوا تو چل پڑے

(۱۹۹۰ء)



یہ دل نے کس کو یاد کیا

یہ دل نے کس کو یاد کیا ، سِنپوں میں یہ کون آیا ہے
جس سے سِنپے جاگ اٹھے ہیں خوابوں نے نور کمایا ہے
گل بوٹوں ، کلیوں ، پتوں سے ، کانٹوں سے خوشبو آنے لگی
اک عنبر بارِ تصوّر نے یادوں کا چمّسن مہکایا ہے
گل رنگِ شفق کے پیراہن میں توسِ قُرح کی پینگوں پر
اک یاد کو جھولے دے دے کر پگلے نے دل بہلایا ہے
دیکھیں تو سہی دن کیسے کیسے حُسن کے رُوپ میں ڈھلتا ہے
بدلی نے شفق کے چہرے پر کالا گیسو لہرایا ہے
جس رُخ دیکھیں ہر من موہن تیرا مکھڑا ہی تکتا ہے
ہر اک حُسن نے تیرے حُسن کا ہی احسان اُٹھایا ہے



مرے دل کے اُفق پر لاکھوں چاند ستارے روشن ہیں لیکن
جو ڈوب چکے ہیں اُن کی یادوں نے منظر دُھندلایا ہے
جب مالی داغِ جدائی دے مُرجھا جاتے ہیں گل بوٹے
دیکھیں فرقت نے کیسے پھول سے چہروں کو گم لایا ہے
یہ کون ستارہ ٹوٹا جس سے سب تارے بے نور ہوئے
کس پتھر مانے ڈوب کے اتنے چاندوں کو گہنایا ہے
کیا جلتا ہے کہ چمنیوں سے اُٹھتا ہے دُھواں آہوں کی طرح
اک درد پہ داماں سُرمی رُت نے سارا اُفق گج لایا ہے
کوئی احمدیوں کے امام سے بڑھ کر کیا دُنیا میں غنی ہوگا
ہیں سچے دل اس کی دولتِ اِخلاص اس کا سرمایہ ہے
اے دشمنِ دین! ترا رِزق فقط تکذیب کے تھوہر کا پھل ہے
شیطان نے تجھے صحراؤں میں اک باغِ سبز دکھایا ہے
میں ہفت افلاک کا پنچھی ہوں ، مرا نورِ نظر آکاشی ہے
تُو اوندھے منہ چلنے والا اک بے مُرشد چوپایہ ہے
سچے ساتھی بانٹ کے دُکھ مرا تن من دھن اپنا بیٹھے
سکھ کے ساتھی تھے ہی پرانے کون گیا ، کون آیا ہے



غفلت میں عمر کی رات کٹی ، دل میلا بال سفید ہوئے
اُٹھ چلنے کی تیاری کر ، سورج سر پر چڑھ آیا ہے

(جلسہ سالانہ یو کے ۱۹۹۰ء)

alislam.org/urdu



کون پیا تھا؟ کون پریمی؟

اُن کو شکوہ ہے کہ ہجر میں کیوں تڑپایا ساری رات
جن کی خاطر رات لٹا دی ، چین نہ پایا ساری رات
اُن کے اندیشوں میں دل نے کیسے کیسے گھبرا کر
سینے کے دیوار و در سے ، سر ٹکرایا ساری رات
خوب سچی یادوں کی محفل ، مہمانوں نے تاپے ہاتھ
ہم نے اپنا کونلہ کونلہ ، دل دہکایا ساری رات
اُن سے شکوہ کیسا جن کی یاد نے بیٹھ کے پہلو میں
ساری رات آنکھوں میں کاٹی ، درد بٹایا ساری رات
اُن سے شکایت کس منہ سے ہو جن کے ہوں احسان بہت
جن کی گول یاد نے دکھتا دل سہلایا ساری رات



گرد آلود تھا پتہ پتہ ، کلی کلی کجلائی ہوئی
ٹوٹ کے یادیں برسیں ، ہر بوٹا نہلایا ساری رات
روتے روتے سینے پر سر رکھ کر سو گئی اُن کی یاد
کون پیا تھا ؟ کون پریمی ؟ بھید نہ پایا ساری رات
وہ یاد آئے جن کے آنسو تھے غم کی خاموش گتھا
میرے سامنے بیٹھ کے روئے ، دکھ نہ بتایا ساری رات
وہ یاد آئے جن کے آنسو پونچھنے والا کوئی نہ تھا
سُوجے نین دکھائے اپنے اور رُلایا ساری رات
بچے بھوکے گریاں ترساں ، دپک کی لُو لُرزاں لُرزاں
کٹیا میں افلاس کے بھوت کا ناچا سایا ساری رات
اوروں کے دُکھ درد میں تُو کیوں ناحق جان گنواتا ہے
تُجھ کو کیا کوئی بے شک تڑپے ، ماں کا جایا ساری رات
صُبح صادق پر صدیقوں کا ایمان نہیں ڈولا
اندھی رات کے گھور اندھیروں نے بہکایا ساری رات
راتوں کو خُدا سے پیار کی لُو اور صُبح بچوں سے یارانے
نادان گنوا بیٹھے دِن کو جو یار کمایا ساری رات

(جلد سالانہ یو کے ۱۹۹۰ء)



ہم نے تو آپ کو اپنا اپنا، کہہ کر لاکھ بھلا بھیجا

یہ نظم استاذی المکرم حضرت ملک سیف الرحمن صاحب کی یاد میں ۱۹۹۰ء میں کہی گئی
اور اُن ہی کی زبانی اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہی تھی

جائیں جائیں ہم رُوٹھ گئے ، اب آکر پیار جتائے ہیں
جب ہم خوابوں کی باتیں ہیں ، جب ہم یادوں کے سائے ہیں
اب کس کو بھیج بُلائیں گے ، کیسے سینے سے لگائیں گے
مَر کر بھی کوئی لوٹا ہے ، سائے بھی کبھی ہاتھ آئے ہیں
کیا قبروں پر رو رو کر ہی ، نینوں کی پیاس بجھالیں گے
کیا یوں بھی کسی نے رُوٹھے یار منا کر بھاگ جگائے ہیں
جو آنکھیں مُند گئیں رو رو کر ۔ اور گھل گھل کے جو چراغ بجھے
اب اُن کی پگھلی یادوں میں ، کیا بیٹھے نیر بہائے ہیں



جو صبح کا رستہ تکتے تکتے ، اندھیاروں میں خواب ہوئے
اب اُن کے بعد آپ اُن کے لئے ، کیا خاک سویرے لائے ہیں
ہم نے تو آپ کو اپنا اپنا ، کہہ کر لاکھ بُلا بھیجا
اس پر بھی آپ نہیں آئے ، آپ اپنے ہیں کہ پرانے ہیں
اب آپ کی باری ہے تڑپیں ، اب آپ ہمیں آوازیں دیں
سوتے میں ہنسیں روتے جاگیں کہ خوابِ مِلن کے آئے ہیں
ہم جن راہوں پر مارے گئے ، وہ سچ کی روشن راہیں تھیں
ظالم نے اپنے ظلم سے خود ، اپنے ہی اُنق دُھندلائے ہیں
ہم آ بھی بسے ہیں اپنے خوابوں کی سَرمَد تعبیروں میں
آپ اب تک فانی دنیا میں ، سَپنوں سے دِل بہلائے ہیں
ہر خوشبو اور ہر رنگ کے لاکھوں پھول کھلے ہیں آنگن میں
پھر چند گلوں کی یادیں کیوں ، کانٹوں کی طرح تڑپائے ہیں
ہم سَرافراز ہوئے رُخصت ، ہے آپ سے بھی اُمید بہت
یہ یاد رہے کس باپ کے بیٹے ہیں ، کس ماں کے جائے ہیں

(جلسہ سالانہ جرمنی ۱۹۹۰ء)



ہو تمہی کل کے قافلہ سالار

وقت کم ہے۔ بہت ہیں کام۔ چلو
زندگی اس طرح تمام نہ ہو
کہہ رہا ہے خرام بادِ صبا
منزلیں دے رہی ہیں آوازیں
ساتھیو! میرے ساتھ ساتھ رہو
تم اٹھے ہو تو لاکھ اُجالے اُٹھے
کبھی ٹھہرو تو مثلِ ابر بہار
رات جاگو مہ و نجوم کے ساتھ
ہو تمہی کل کے قافلہ سالار
تم سے وابستہ ہے جہانِ نو
آگے بڑھ کر قدم تو لو۔ دیکھو
ملگجی ہو رہی ہے شام۔ چلو
کام رہ جائیں ناتمام۔ چلو
جب تلک دم چلے مدام چلو
صبحِ محوِ سفر ہو، شام چلو
قربتوں کا لئے پیام۔ چلو
تم چلے ہو تو برقِ گام چلو
جب برس جائے فیضِ عام۔ چلو
دن کو سورج سے ہم خرام چلو
آج بھی ہو تمہی امام۔ چلو
تمہیں سوچی گئی زمام۔ چلو
عہدِ نو ہے تمہارے نام۔ چلو





پیشوائی کرو - تمہاری طرف آرہا ہے نیا نظام - چلو
اے خوشا - دل بیار - دست بکار لہر در لہر شاد کام چلو
میرے پیارو! خدا کے پیاروں پر دائماً بھیجتے سلام چلو
زیر و بزم میں دلوں کی دھڑکن کے موجزن ہو خدا کا نام - چلو
دل سے اٹھے جو نعرہ تکبیر ہو خُریا سے ہمکلام - چلو
غم دُنیا کی ہے دوا غمِ عشق
دَمِ عیسیٰ نہیں ، سوا دَمِ عشق
بحرِ عالم میں اک پیا کر دو
پیار کا غلغلہ ، تلاطمِ عشق

(جلسہ سالانہ یو کے ۱۹۹۱ء)



کشکول میں بھر دے جو مرے دل میں بھرا ہے

جو درد سسکتے ہوئے خرفوں میں ڈھلا ہے
غم دے کے کسے فکرِ مریضِ شبِ غم ہے
یہ کس نے مرے درد کو جینے کی طلب دی
ہر روز نئے فکر ہیں، ہر شب ہیں نئے غم
ہیں کس کے بدنِ دلیس میں پابندِ سلاسل
کیا تم کو خبر ہے رہِ مولا کے اسیرو!
آجاتے ہو کرتے ہو ملاقاتِ شب و روز
اے تنگیِ زنداں کے ستائے ہوئے مہمان
تم نے مری جلوت میں نئے رنگ بھرے ہیں
تم چاندنی راتوں میں مرے پاس رہے ہو
شاید کہ یہ آغوشِ جدائی میں پلا ہے
یہ کون ہے جو درد میں رس گھول رہا ہے
دل کس کے لئے عمرِ خضر مانگ رہا ہے
یا رب یہ مرادِ دل ہے کہ مہمان سرا ہے
پر دلیس میں اک رُوحِ گرفتارِ بلا ہے
تم سے مجھے اک رشتہٴ جاں سب سے سوا ہے
یہ سلسلہٴ ربطِ بہمِ صبح و مسا ہے
واپس تم ہے، دل باز، درِ سینہ گھلا ہے
تم نے مری تنہائیوں میں ساتھ دیا ہے
تم سے ہی مری تقریٰ صُجوں میں ضیا ہے





کس دن مجھے تم یاد نہیں آئے مگر آج کیا روزِ قیامت ہے! کہ اکِ خشرِ بپا ہے
یادوں کے مسافر ہو تمناؤں کے پیکر بھر دیتے ہو دل، پھر بھی وہی ایک خلا ہے
سینے سے لگا لینے کی حسرت نہیں مٹی پہلو میں بٹھانے کی تڑپ حد سے سوا ہے
یا رب یہ گدا تیرے ہی در کا ہے سوالی جو دان ملا تیری ہی پوکھٹ سے ملا ہے
گم گشتہ اسیرانِ رہِ مولا کی خاطر مدّت سے فقیر ایک دُعا مانگ رہا ہے
جس رہ میں وہ کھوئے گئے اُس رہ پہ گدا ایک کشکول لئے چلتا ہے لب پہ یہ صدا ہے
خیرات کر اب ان کی رہائی مرے آقا! کشکول میں بھر دے جو مرے دل میں بھرا ہے

alislam.org/urdu
میں تجھ سے نہ مانگوں تو نہ مانگوں گا کسی سے
میں تیرا ہوں ، تو میرا خدا میرا خدا ہے

(جلسہ سالانہ یو کے ۱۹۹۱ء)





گھٹا کرم کی ہجومِ بلا سے اٹھی ہے

گھٹا کرم کی ، ہجومِ بلا سے اٹھی ہے
جو آہ ، سجدہٴ صبر و رضا سے اٹھی ہے
رَسائی دیکھو! کہ باتیں خدا سے کرتی ہے
یہ کائنات ازل سے نہ جانے کتنی بار
سدا کی رسم ہے، اِبلیسیّت کی بانگِ زبوں
حیا سے عاری، سیہِ بخت، نیشِ زن، مر دود
خُموشیوں میں کھکنے لگی کسکِ دل کی
مسیحِ بن کے، وہی آسماں سے اُتری ہے
وہ آنکھ اٹھی تو مُردے جگا گئی لاکھوں
کرامتِ اکِ دلِ درد آشنا سے اٹھی ہے
زمین بوس تھی، اُس کی عطا سے اٹھی ہے
دُعا۔ جو قلب کے تحت الٹری سے اٹھی ہے
خُلا میں دُوب چکی ہے خُلا سے اٹھی ہے
اُنا کی گود میں پل کر اِباء سے اٹھی ہے
یہ واہ واہ کسی کر بلا سے اٹھی ہے
اِک ایسی ہوکِ دلِ بے نوا سے اٹھی ہے
جو اِلتجا ، دلِ ناکتخدا سے اٹھی ہے
قیامت ہوگی، کہ جو اِس ادا سے اٹھی ہے



اَمرِ ہوئی ہے وہ تجھ سے محمدِ عربی ندائے عشق ، جو قولِ بلی سے اُٹھی ہے
ہزار خاک سے آدم اُٹھے ، مگر بخدا شبیہ وہ! جو تری خاکِ پا سے اُٹھی ہے
بنا ہے مہیڑا انوارِ قادیاں - دیکھو وہی صدا ہے، سُنو! جو صدا سے اُٹھی ہے
کنارے گونج اُٹھے ہیں زمیں کے، جاگ اُٹھو کہ اک کروڑ صدا، اک صدا سے اُٹھی ہے
جو دل میں بیٹھ چکی تھی، ہوائے رعیش و طرب بڑے جتن سے ، ہزار التجا سے اُٹھی ہے
حیاتِ نو کی تمنا - ہوئی تو ہے بیدار مگر یہ نیند کی ماتی ، دُعا سے اُٹھی ہے

(المخرب سوواں جلسہ سالانہ نمبر لجنہ کراچی - جلسہ سالانہ جرمنی ۱۹۹۱ء)



اپنے دیس میں اپنی بستی میں اک اپنا بھی تو گھر تھا

یہ نظم ۱۹۹۱ء میں قادیان کے سفر کے دوران کہی گئی اور جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر پڑھی گئی۔

اپنے دیس میں اپنی بستی میں اک اپنا بھی تو گھر تھا
جیسی سُندر تھی وہ بستی ویسا وہ گھر بھی سُندر تھا
دیس بدیس لئے پھرتا ہوں اپنے دل میں اُس کی گتھائیں
میرے من میں آن بسی ہے تن من دھن جس کے اندر تھا
سادہ اور غریب تھی جنتا - لیکن نیک نصیب تھی جنتا
فیض رسان عجیب تھی جنتا - ہر بندہ ، بندہ پرور تھا
بچے لوگ تھے ، سچی بستی - کرموں والی اپنی بستی
جو اُونچا تھا ، نیچا بھی تھا ، عرش نشیں تھا ، خاک بسر تھا
اُس کی دھرتی تھی آکاشی ، اُس کی پر جا تھی پرکاشی
جس کی صدیاں تھیں مُتلاشی ، گلی گلی کا وہ منظر تھا



کرتے تھے آ آ کے بیرے ، پنکھ پکھیر و شام سویرے
پھولوں اور پھلوں سے بوجھل ، بُتاں کا ایک ایک شجر تھا
اُس کے سُروں کا چرچا جا جا ، دیں بدلیں میں دُنکا باجا
اُس بستی کا پیتم راجا ، کرشن گنھیا مُرلی دھر تھا
چاروں اور بجی شہنائی بھجنوں نے اک دھوم مچائی
رُت بھگوان ملن کی آئی ، پیتم کا دَرشن گھر گھر تھا
گوتم بدھا بُدھی لایا ، سب ریشیوں نے درس دکھایا
عیسیٰ اُترا مہدی آیا جو سب نبیوں کا منظر تھا
مہدی کا دلدار محمدؐ ، نبیوں کا سردار محمدؐ
نورِ نگہ سرکار محمدؐ ، جس کا وہ منظورِ نظر تھا
آشاؤں کی اُس بستی میں ، میں نے بھی فیض اُس کا پایا
مجھ پر بھی تھا اُس کا چھایا ، جس کا میں ادنیٰ چاکر تھا
اتنے پیار سے کس نے دی تھی ، میرے دل کے کواڑ پہ دستک
رات گئے مرے گھر کون آیا ، اُٹھ کر دیکھا تو ایشر تھا
عُرش سے فرش پہ مایا اُتری ، رُوپا ہو گئی ساری دھرتی
مٹ گئی کلفت چھا گئی مُستی - وہ تھا میں تھا من مندر تھا



تجھ پر میری جان نچھاور ، اتنی کرپا اک پاپی پر
جس کے گھر نارائن آیا - وہ کیڑی سے بھی کمتر تھا
رب نے آخر کام سنوارے ، گھر آئے برہا کے مارے
آ دیکھے اونچے مینارے ، نورِ خدا تا حدِ نظر تھا
مولانا نے وہ دن دکھائے ، پریمی رُوپ نگر کو آئے
ساتھ فرشتے پَر پھیلائے ، سایہِ رحمت ہر سر پر تھا
عشقِ خدا مونہوں پر ”وَسَّ“ پھوٹ رہا تھا نور - نظر سے
اکھین سے مئے پیت کی برسے ، قابلِ دید ، ہر دیدہ ور تھا
لیکن آہ جو رستہ نکلتے ، جان سے گزرے تجھ کو ترستے
کاش وہ زندہ ہوتے جن پر ، ہجر کا اک اک پل دُوبھر تھا
آخر دم تک تجھ کو پکارا ، آس نہ ٹوٹی ، دل نہ ہارا
مُصلِحِ عالمِ باپ ہمارا ، پیکرِ صبر و رضا ، رہبر تھا
سدا سہاگن رہے یہ بستی ، جس میں پیدا ہوئی وہ ہستی
جس سے نور کے سوتے پھوٹے ، جو نوروں کا اک ساگر تھا
ہیں سب نامِ خدا کے سُدَر ، واہے گرو ، اَللّٰهُ اَكْبَر
سب فانی ، اک وہی ہے باقی ، آج بھی ہے جو کل ایشر تھا

(جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۱ء)



مرا نالہ اُس کے قدموں کے غُبار تک تو پہنچے

کبھی اِذن ہو تو عاشقِ دَرِ یار تک تو پہنچے
یہ ذرا سی اِک نگارش ہے ، نگار تک تو پہنچے
دِلِ بے قرارِ قابو سے نکل چکا ہے ، یا رُب
یہ نگاہِ رُکھ کہ پاگلِ سرِ دار تک تو پہنچے
جو گلاب کے کٹوروں میں شرابِ ناب بھر دے
وہ نسیمِ آہ ، پُھولوں کے نکھار تک تو پہنچے
کچھ عَجب نہیں کہ کانٹوں کو بھی پُھول پھل عطا ہوں
مِری چاہ کی حلاوتِ رُگِ خار تک تو پہنچے
یہ محبتوں کا لشکر جو کرے گا فتحِ خیر
ذرا تیرے بغض و نفرت کے حصار تک تو پہنچے



مجھے تیری ہی قسم ہے کہ دوبارہ جی اٹھوں گا
ترا نَفخِ رُوحِ میرے دلِ زار تک تو پہنچے
جو نہیں شمار اُن میں تو غرابِ پَرِ شِکستہ
ترے پاک صاف بگلوں کی قطار تک تو پہنچے
تری بے حساب بخشش کی گلی گلی ندا دوں
یہ نوید تیرے چاکر گنہگار تک تو پہنچے
یہ شجرِ خزاں رسیدہ ہے مجھے عزیز یا رُب
یہ اک اور وصلِ تازہ کی بہار تک تو پہنچے
جنہیں اپنی حبلِ جاں میں نہ ملا سُرِاغِ تیرا
وہ خود اپنی ہی انا کے بُتِ نار تک تو پہنچے
کے فکرِ عاقبت ہے ، انہیں بس یہی بہت ہے
کہ رہینِ مرگ 'داتا' کے مزار تک تو پہنچے
ہے عوام کے گناہوں کا بھی بوجھ اس پہ بھاری
یہ خبر کسی طریقے سے حمار تک تو پہنچے



یہ خبر ہے گرم یا رب کہ سوار خواہد آمد
کروں نقدِ جاں نچھاور ، مرے دار تک تو پہنچے
وہ جوان بَرَق پا ہے ، وہ جمیل و دلربا ہے
مرا نالہ اُس کے قدموں کے غبار تک تو پہنچے

(جلسہ سالانہ یو کے ۱۹۹۲ء)

alislam.org/urdu



جو خدا کو ہوئے پیارے

یہ نظم اپنی بیوی آصفہ مرحومہ کی یاد میں ۱۹۹۲ء میں کہی تھی۔

نہ وہ تم بدلے نہ ہم ، طور ہمارے ہیں وہی
فاصلے بڑھ گئے ، پر قُرب تو سارے ہیں وہی
آکے دیکھو تو سہی بزمِ جہاں میں ، کل تک
جو تمہارے ہوا کرتے تھے ، تمہارے ہیں وہی
جھپٹپٹوں میں اُنہی یادوں سے وہی کھیلیں گے کھیل
وہی گلیاں ہیں ، وہی صحن ، چوہارے ہیں وہی
وہی جلسے ، وہی رونق ، وہی بزمِ آرائی
ایک تم ہی نہیں ، مہمان تو سارے ہیں وہی
شامِ غم ، دل پہ شفقِ رنگ ، دکھی زخموں کے
تم نے جو پُھول کھلائے مجھے پیارے ہیں وہی



صحنِ گلشن میں وہی پھول کھلا کرتے ہیں
چاند راتیں ہیں وہی ، چاند ستارے ہیں وہی
وہی جھرنوں کے مدھر گیت ہیں مدہوش شجر
نیلگوں رُود کے گل پوش کنارے ہیں وہی
مے برستی ہے - بلا بھیجو - کہاں ہے ساقی
بھری برسات میں موسم کے اشارے ہیں وہی
بے بسی ہائے تماشا کہ تری موت سے سب
رنجشیں مٹ گئیں ، پر رنج کے مارے ہیں وہی
تم وہی ہو تو کرو کچھ تو مداوا غم کا
جن کے تم چارہ تھے وہ درد تو سارے ہیں وہی
میرے آنکن سے قضا لے گئی چُن چُن کے جو پھول
جو خدا کو ہوئے پیارے ، مرے پیارے ہیں وہی
تم نے جاتے ہوئے پلکوں پہ سجا رکھے تھے
جو گہر ، اب بھی مری آنکھوں کے تارے ہیں وہی
مُنظر کوئی نہیں ہے لبِ ساحل ورنہ
وہی طُوفان ہیں ، وہی ناؤ ، کنارے ہیں وہی





یہ ترے کام ہیں مولا ، مجھے دے صبر و ثبات
ہے وہی راہ کٹھن ، بوجھ بھی بھارے ہیں وہی
(جلسہ سالانہ یو کے - ۱۹۹۲ء)

alislam.org/urdu



خدا کے سپرد

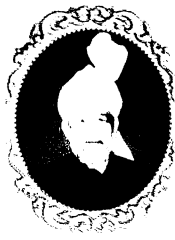
اس نظم کا پہلا مصرعہ آصفہ بیگم کی زندگی ہی میں ایک معمولی فرق کے ساتھ رویا میں زبان پر جاری ہوا تھا۔ اس پر نظم شروع کی تو ان کی زندگی میں صرف دو شعر ہو سکے تھے۔ باقی نظم ان کی وفات کے بعد مکمل کی ہے۔ اس مناسبت سے پہلے مصرعہ کو کچھ تبدیل کرنا پڑا یعنی پہلے یہ مصرعہ یوں تھا۔

alislam.org/urdu

ع تری شفا کا سفر ہے قدم قدم اعجاز

بدن سے سانس کا ہر رشتہ دم بہ دم اعجاز	تری بقا کا سفر تھا قدم قدم اعجاز
دُعا کے دوش پہ نبضوں کا زیر و بم اعجاز	ترا فنا کے اُفق سے پلٹ پلٹ آنا
دکھایا ہوگا کسی دل نے ایسا کم اعجاز	تھا اک کرشمہ مہیم ترا دل بیمار
ہر ایک نقش قدم پر تھا مَرم اعجاز	نخیف جان، بہت بوجھ اٹھا کے چلتی رہی





اُسی کا فیض تھا ورنہ مری دُعا کیا تھی جب اُس کا اذن نہ آیا، خطا گئی فریاد غنا نے اُس کی جو عرفانِ بندگی بخشا پچشمِ نم تمہیں سمجھایا، بس خدا کے لئے یونہی شامت اعدا سے مت ڈرو بی بی! ہو موت اُس کی رضا پر، یہی کرامت ہے وہیں تمہاری انا کا سفر تمام ہوا نحیف ہونٹوں سے اٹھی ندائے استغفار مجھے کبھی بھی تم اتنی نہیں لگیں پیاری کہے سے اُس کے دکھاتا تھا میرا غمِ اعجاز رہی نہ آہ کرِ شمشہ، نہ پچشمِ نمِ اعجاز نہیں تھا وہ کسی جود و عطا سے کمِ اعجاز دکھاؤ نا، سر تسلیم کر کے خمِ اعجاز ہمارے حق میں دکھائیں گے یہ ستمِ اعجاز خوشی سے اُس کے کہے میں جو کھائیں ستم، اعجاز حیات و موت وہیں بن گئے بہمِ اعجاز نوائے توبہ تھی اللہ کی قسمِ اعجاز وہ حُسن تھا مملکتی، وہ ضبطِ غمِ اعجاز

اُسی کی ہو گئیں تم، اُس کے امر ہی سے تمہیں
امر بنانے کا دکھلا گئی عدمِ اعجاز
کبھی تو آ کے ملیں گے، چلو، خدا کے سپرد
کبھی تو دیکھیں گے اِحیائے نو کا ہمِ اعجاز

(۱۹۹۲ء)





جو گل کبھی زندہ تھے

آج سے تقریباً چالیس برس پہلے یادِ رفتگاں کے طور پر کچھ اشعار کہے تھے لیکن غزل نامکمل رہی۔ اب آصفہ بیگم کی یاد میں ربط مضمون قائم رکھتے ہوئے اسی غزل میں چند اشعار کا اضافہ کر کے اسے اُن کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے۔

ہے حُسن میں ضُوم کے شراروں کے سہارے
اک چاند مُعلق ہے ستاروں کے سہارے
اک شعلہ سا لُرز اے ہے سرِ گورِ تمنا
اک غم چنے جاتا ہے مزاروں کے سہارے
تُو رُوٹھ کے اُمیدوں کا دل توڑ گیا ہے
اے میری اُمنگوں کے سہاروں کے سہارے
ناداری میں ناداروں کے رُکھوالے تھے کچھ لوگ
بخشش کے بھکاری، گنہگاروں کے سہارے
سُکھ بانٹتے پھرتے تھے مگر کتنے دُکھی تھے
بے چارگی غم میں بچاروں کے سہارے
مرتے ہیں جب اللہ کے بندوں کے نگہبان
رہتے نہیں کیا اُن کے دُلااروں کے سہارے؟
وہ ناؤ، خدا بنتا ہے خود جس کا کھویا
پاگل ہے کہ دُھونڈے وہ کناروں کے سہارے
کانٹوں نے بہت یاد کیا اُن کو خزاں میں
جو گل کبھی زندہ تھے بہاروں کے سہارے





کیا اُن کا بھروسہ ہے جو دیتے تھے بھروسے
تُم جن کا وسیلہ تھیں وہ روتی ہیں کہ تُم نے
وہ آخری ایام، وہ بہتے ہوئے خاموش
بھگی ہوئی، بجھتی ہوئی، مٹی ہوئی آواز
وہ ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہنا دمِ رخصت
وہ جن کو نہ راس آئے طبیبوں کے دلا سے
آبیٹھ مرے پاس مرا دستِ تہی تھام
لو۔ مر گئے، جیتے تھے جو پیاروں کے سہارے
دم توڑ کے توڑے ہیں ہزاروں کے سہارے
خرفوں کے بدن، اشکوں کے دھاروں کے سہارے
اظہارِ تمنا وہ اشاروں کے سہارے
میں نے نہیں جینا نگہداروں کے سہارے
شاید کہ بہل جائیں، نگاروں کے سہارے
مت چھوڑ کے جا درد کے ماروں کے سہارے

alislam.org/urdu

(۹۹۲ء)





اجنبی غم

یہ نظم کالج کے زمانہ میں مری میں کہی تھی لیکن اس وقت نامکمل چھوڑ دی گئی تھی۔
اس کے بعد ۱۹۹۳ء میں بعض اور بند شامل کر کے اسے مکمل کیا گیا۔

یہ پُر اسرار دُھند لکوں میں سَمویا ہوا غم
چھا گیا رُوح پہ اک جذبہ مہم بن کر
یہ فضاؤں میں سسکتا ہوا احساسِ اَلْم
دیدہ شب سے ڈھلکنے لگا شبنم بن کر

جانے یہ دکھ ہے تمہارا کہ زمانے کا ستم
اجنبی ہے ، کوئی مہمان چلا آیا ہے
اپنے چہرے کو پُھپھائے ز نقابِ شبِ غم
جان ہے اس سے نہ پہچان ، چلا آیا ہے





آنکھ ہے میری کہ اشکوں کی ہے اک راہگذار
دل ہے یا ہے کوئی مہمان سرائے غم و حُزن
ہے یہ سینہ کہ جواں مرگ اُمنگوں کا مزار
اک زیارت گہ صد قافلہ ہائے غم و حُزن

یا ترے دھیان کی جوگن ہمہ رنج و آزار
خود چلی آئی ہے پہلو میں بجائے غم و حُزن
رات بھر چھیڑے گی احساس کے دکھتے ہوئے تار
ایک اک تار سے اٹھے گی نوائے غم و حُزن

دل جلے جاتا ہے جیسے کسی راہب کا چراغ
ٹھٹھاتا ہو کہیں دور بیابانوں میں
قافلے درد کے پا جاتے ہیں منزل کا سراغ
اک لرزتی ہوئی تو دیکھ کے ویرانوں میں



یہ بھی شاید کوئی بھٹکا ہوا راہی غم ہے
دو گھڑی قلب کے غم خانے میں ستائے گا
اوٹ سے تیرگئی یاس کی جب وقتِ سحر
کرن اُمید کی پھوٹے گی ، چلا جائے گا

خانہ دل میں اتر کر یہ فقیروں کے سے غم
نالہ شب سے نصیب اپنا جگا لیتے ہیں
دل کو اک شرف عطا کر کے چلے جاتے ہیں
اجنبی غم مرے مُحسن مرا کیا لیتے ہیں

کوئی مذہب ہے سسکتی ہوئی رُوحوں کا نہ رنگ
ہر ستم دیدہ کو انسان ہی پایا ہم نے
بُن کے اپنا ہی لپٹ جاتا ہے روتے روتے
غیر کا دکھ بھی جو سینے سے لگایا ہم نے



کوئی تشقہ ہے دکھوں کا نہ عمامہ نہ صلیب
کوئی ہندو ہے نہ مسلم ہے نہ عیسائی ہے
ہر ستم گر کو ہو اے کاش یہ عرفان نصیب
ظلم جس پر بھی ہو ہر دین کی رسوائی ہے

بادۂ عشق ہے درمان ، اگر ہے کوئی
مت ہمیں چھوڑ کے جا ساقی کہ غم باقی ہیں
ہم نہ ہوں گے تو اُجڑ جائے گا غم خانہ غم
درد کے جام لُنڈھا ساقی کہ ہم باقی ہیں

سب جہانوں کے لئے بن کے جو رحمت آیا
ہر زمانے کے دکھوں کا ہے مداوا وہی ایک
اُس کے دامن سے ہے وابستہ گل عالم کی نجات
بے سہاروں کا ہے اب بلجا و ماوٹی وہی ایک

(صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم)

(جلسہ سالانہ یو کے ۱۹۹۳ء)



جَاءَ الْمَسِيحُ جَاءَ الْمَسِيحُ (کچھ اہل وطن سے)

بہار آئی ہے ، دل وقفِ یار کر دیکھو
خرد کو نذرِ جنونِ بہار کر دیکھو
غضب کیا ہے جو کانٹوں سے پیار کر دیکھا
اب آؤ پھولوں کو بھی ہمکنار کر دیکھو
جو کر سکے تھے کیا ، غیر ہمیں بنا نہ سکے
ہم اب بھی اپنے ہیں ، اپنا شمار کر دیکھو
بس اب نہ دُور رکھو اپنے دل سے اہلِ وطن
ہے تم سے پیار ہمیں ، اعتبار کر دیکھو
ہمیں کبھی تو تم اپنی نگاہ سے دیکھو
تَعْصَبَات کی عینک اُتار کر دیکھو
لگا رکھی ہیں جو چہروں پہ مولوی آنکھیں
نظر کی برجھی ان آنکھوں سے پار کر دیکھو
نخستوں کا قلندر ہے پیرِ تسمہ پا
کسی دن اس کو گلے سے اُتار کر دیکھو
بقاب اوڑھ رکھا ہے جو مولویت کا
اُتار پھینکو اسے تار تار کر دیکھو
تمہارا چہرہ بُرا تو نہیں ، نہا دھو کر
کبھی تو حُسنِ شرافت نکھار کر دیکھو



مسح اُتر ہے عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ اُٹھو۔ کہ جائے اَدب ہے۔ سنوار کر دیکھو
لگاؤ سیڑھی اُتارو، دلوں کے آنگن میں بخار جاؤ ، نظر وار وار کر دیکھو
جو اُس کے ساتھ، اُسی کی دُعا سے اُتر ہے یہ ماندہ ہے، دُشوں میں اُتار کر دیکھو
بلا رہی ہیں تمہیں پیار کی کھلی بانہیں چلے بھی آؤ نا ، لِلّٰہِ پیار کر دیکھو
محبّتوں کے سَمَنَدَر سے دُوریاں کیسی لپٹ کے موجوں سے بوس و کنار کر دیکھو

(جلسہ سالانہ یو کے ۱۹۹۳ء)

alislam.org/urdu





آمد امامِ کامگار

(منکرین سے خطاب)

ہیں آسمان کے تارے گواہ ، سورج چاند پڑے ہیں مانند ، ذرا کچھ بچا کر دیکھو
ضرور مہدیٰ دوراں کا ہو چکا ہے ظہور ذرا سا نُورِ فراست نکھار کر دیکھو
خزانے تم پہ لٹائے گا لا جرم لیکن بس ایک نذرِ عقیدت گزار کر دیکھو
اگر ہے ضد کہ نہ مانو گے ، پُر نہ مانو گے تو ہو سکے جو کرو ، بار بار کر دیکھو
بدل سکو تو بدل دو ، نظامِ شمس و قمر خلافِ گردشِ لیل و نہار کر دیکھو
پلٹ سکو تو پلٹ دو ، خرامِ شام و سحر حسابِ چرخ کو بے اعتبار کر دیکھو
جو ہو سکے تو ستاروں کے راستے کاٹو کوئی تو چارہ کرو ، کچھ تو کار کر دیکھو
سوار لاؤ ، پیادے بڑھاؤ ، چڑھ دوڑو جو بن سکے وہ پئے کار زار کر دیکھو
خدا کی بات ٹلے گی نہیں ، تم ہو کیا چیز اٹل پٹان ہے ، سر مار مار کر دیکھو
اُتر رہی ہیں فلک سے گواہیاں - روکو وہ غلِ غپاڑہ کرو ، حال زار کر دیکھو





گواہ دو ہیں ، دو ہاتھوں سے چھاتیاں پیٹو
خُصُوفِ شمس و قمر ، ہار ہار کر دیکھو
جلن بہت ہے تو ہوتی پھرے نہ نکلے گی
بھڑاں سینے کی ، بک بک ہزار کر دیکھو
قفس کے شیروں سے کرتے ہو روز دو دو ہاتھ
دو آنکھیں بن کے بر سے بھی چار کر دیکھو
مری سُنو تو پہاڑوں سے سر نہ ٹکراؤ
جو میری مانو تو عجز اختیار کر دیکھو

(جلسہ سالانہ یو کے ۳۱ جولائی ۱۹۹۳ء)

alislam.org/urdu



اے بوسنیا بوسنیا! بوسنیا، زندہ باد!

تُو خُونِ مِیْنِ نِهَائے ہوئے ٹیلیوں کا وَطْن ہے
گُلِ رَنگِ شَفَق - قَرْمَزی جھیلوں کا وَطْن ہے
خُونِ بَارِ بَلکَتے ہوئے جھرنوں کی زمیں ہے
نَو خیزِ جَوَاں سَالِ قَتیلوں کا وَطْن ہے
اِک دِن تیرے مَقْتَلِ مِیْنِ ہَبے گَا دَمِ جَلَادِ
اے بوسنیا ، بوسنیا
بوسنیا ، زندہ باد



۲

اے وائے وہ سر ، جن کی اتاری گئی چادر
پا بستہ پدر اور پسر - جن کے برابر
ہوتی رہی رسوا کہیں دختر کہیں مادر
دیکھے ہیں تری آنکھ نے وہ ظلم کہ جن پر
پتھر بھی ، زبانیں ہوں تو ، کرنے لگیں فریاد

اے بوسنیا ، بوسنیا

بوسنیا ! زندہ باد

alislam.org/urdu

۳

قبروں میں پڑے عرش نشینوں کی قسم ہے
روئے ہوئے مٹی میں نگینوں کی قسم ہے
بہنوں کی اُمنگوں کے دُفینوں کی قسم ہے
ماؤں کے سُلگتے ہوئے سینوں کی قسم ہے
ہوجائیں گے آنگن ترے اُجڑے ہوئے آباد

اے بوسنیا ، بوسنیا

بوسنیا ! زندہ باد



۴

چھٹ جائیں گے اک روز مظالم کے اندھیرے
لہرائیں گے ہر آنکھ میں گلرنگ سویرے
صبحوں کے اُجالوں سے لکھیں گے ترے نغمے
سر پر ترے باندھیں گے فتوحات کے سہرے
اللہ کی رحمت سے سب ہو جائیں گے دلشاد
اے بوسنیا ، بوسنیا

بوسنیآ ! زندہ باد
alislam.org/urdu

۵

سینوں پہ رقم ہیں تری عظمت کے فسانے
گاتی ہیں زبانیں تری سطوت کے ترانے
اُترے گا خدا جب تری تقدیر بنانے
مٹ جائیں گے ، نکلے جو ترا نام مٹانے
جس جس نے اُجاڑا تجھے ہو جائے گا برباد
اے بوسنیا ، بوسنیا

بوسنیآ ! زندہ باد





۶

تُو اپنے حسین خوابوں کی تعبیر بھی دیکھے
اک تازہ نئی صبح کی تنویر بھی دیکھے
جو سینہ شمشیر کو بھی چیر کے رکھ دے
دُنیا ترے ہاتھوں میں وہ شمشیر بھی دیکھے
پیدا ہوں نئے حامیٰ دیں - دشمنِ الحاد
اے بوسنیا ، بوسنیا
بوسنیا ! زندہ باد

alislam.org/urdu

(جلسہ سالانہ جرمنی - ۲۸ اگست ۱۹۹۳ء)



جس پر وہی کراہی کراشاہترتے آئیں گے
 جتنی آراہ آراہ کے لئے کہیں گے اہل صاف





شاواسو ہنے یار مبشر

یہ نظم جماعت جرمنی کے ایک نہایت مخلص اور فدائی خادم مبشر احمد صاحب باجوہ کے متعلق ہے جو ایک حادثہ کے نتیجہ میں ۱۹۹۵ء میں وفات پا گئے۔

آؤ سجنو مل پیئے تے گل اوس یار دی چلے
اُردے جیدے دانے مک گئے کل پرسوں دی گل اے
آؤ سجنو مل پیئے تے گل اوس یار دی چلے
اُتلے یار نے جد صد ماری ہن سٹی دُنیا دی یاری
عرشاں تائیں لائی تاری مار اڈاری گلے
آؤ سجنو مل پیئے تے گل اوس یار دی چلے
نیچا رہ کے عمر ہنڈائی سب دا سیوک سب دا پائی
ذات اُپئی سی ، کم وڈے پر نت بیندا سی تھلے
آؤ سجنو مل پیئے تے گل اوس یار دی چلے



جو کم آکھیا ، حاضر سائیں ، کہہ کے چھاتی ڈائی
ہس دیاں سارے پاڑے ویلے سارے جھیلے جھلے
آؤ سجنو مل پیئے تے گل اوس یار دی چلے
ایم ٹی اے دی خاطر گبھرو چار پھیرے پونیا
مخلص منڈے گڑیاں لہہ کے چونویں چونویں وئے
آؤ سجنو مل پیئے تے گل اوس یار دی چلے
وڈیاں سوچاں نیک عمل تے عالی شان ارادے
گل وچ پائی پھردا سادے ماڑے موٹے ٹلے
آؤ سجنو مل پیئے تے گل اوس یار دی چلے
نچا رہ کے اندر اندر اُچا یار کمایا
باروں دڑ وٹ رکھی جیویں ککھ نہ ہووے پلے
آؤ سجنو مل پیئے تے گل اوس یار دی چلے
میرا ساتھ نہھاون تائیں کوئی راہ نہ چھڈی
جیرے رستیاں توں میں لنگیا اوہی رستے ملے
آؤ سجنو مل پیئے تے گل اوس یار دی چلے



اونوں کیوں دَساں کہ میں تیتھوں رَج سَکھ پائیا
شاوا سوہنے یار مبشر واہ واہ بَلّے بَلّے
آؤ سجنو مل پیئے تے گل اوس یار دی چَلّے
گُوڑے چار دِناں دے میلے اِکُو گُل ای سچ اے
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تے اَللّٰهُمَّ صَلِّ
آؤ سجنو مل پیئے تے گل اوس یار دی چَلّے

(جلسہ سالانہ جرمنی ۱۹۹۵ء)

alislam.org/urdu



محبّتوں کے نصیب

مرے درد کی جو دوا کرے ، کوئی ایسا شخص ہوا کرے
وہ جو بے پناہ اداس ہو ، مگر ہجر کا نہ گلہ کرے
مری چاہتیں مری قربتیں جسے یاد آئیں قدم قدم
تو وہ سب سے چھپ کے لباسِ شب میں لپٹ کے آہ و بکا کرے
بڑھے اُس کا غم تو قرار کھو دے ، وہ میرے غم کے خیال سے
اٹھیں ہاتھ اپنے لئے تو پھر بھی مرے لئے ہی دعا کرے
یہ قصص عجیب و غریب ہیں ، یہ محبتوں کے نصیب ہیں
مجھے کیسے خود سے جدا کرے ، اُسے کچھ بتاؤ کہ کیا کرے
کبھی طے کرے یونہی سوچ سوچ میں وہ فراق کے فاصلے
مرے پیچھے آکے دبے دبے ، مری آنکھیں مُوند ہنسا کرے





بڑا شور ہے مرے شہر میں کسی اجنبی کے نُزول کا
وہ مری ہی جان نہ ہو کہیں ، کوئی کچھ تو جا کے پتہ کرے
یہ تو میرے دل ہی کا عکس ہے ، میں نہیں ہوں پر مری آرزو
کو جنون ہے مجھے یہ بنا دے تو پھر جو چاہے قضا کرے
بھلا کیسے اپنے ہی عکس کو میں رفیقِ جان بنا سکوں
کوئی اور ہو تو بتا تو دے ، کوئی ہے کہیں تو صدا کرے
اُسے ڈھونڈتی ہیں گلی گلی ، مری خلوتوں کی اُداسیاں
وہ ملے تو بس یہ کہوں کہ آ ، مرا مولیٰ تیرا بھلا کرے

(۱۹۹۶ء)



رَبِّ اِنِّى لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَىَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ

حضرت موسىٰ عليه السلام کی مشہور دعا رَبِّ اِنِّى لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَىَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ
کس شان سے اور کتنے رنگوں میں پوری ہوئی، اس کے متعلق یہ نظم ہے۔

اک برگد کی چھاؤں کے نیچے
اک مسافر پڑا تھا غم سے چُور
کیسے کچھ عرضِ مدعا کرتا
اپنی حاجات کا بھی تھا نہ شعور

دل سے بس ایک ہی دعا اٹھی

میں اسی کا فقیر ہوں آقا
تُو جو میرے لئے بھلا سمجھے
مجھے اے کاش ہر کوئی تیرا
اور فقط تیرا ہی گدا سمجھے

یہی سینے سے التجا اٹھی



میری جھولی میں کچھ نہیں مولا
پیٹ خالی ہے ہاتھ خالی ہے
زندگی کا سفر نبھانے کو
میں اکیلا ہوں۔ ساتھ خالی ہے

دل تنہا سے یہ صدا اٹھی
بے ٹھکانہ ہوں گھر نہیں اپنا
سر پہ چھت ہے، نہ بام و در اپنا
گاؤں کی چمنیوں سے اٹھتا ہے
گو دھواں، وہ مگر نہیں اپنا

دل سے یہ شعلہ سا نوا اٹھی
مصر جانے کو جی مچلتا ہے
پر اکیلا ہوں خوف کھاؤں گا
دست و بازو کوئی عطا کر دے
کوٹ کر تب وطن کو جاؤں گا

دل سے یہ مضطرب دعا اٹھی



مرے وطن مجھے تیرے افق سے شکوہ ہے

احمد ندیم قاسمی ایک بزرگ شاعر اور بہت بڑے ادیب ہیں۔ مگر اپنے وطن کے لئے دعا کے وقت کبھی انہیں یہ خیال نہیں آیا کہ وہاں رسول اللہ ﷺ کے غلاموں پر جو ظلم ہو رہے ہیں ان کے خلاف بھی آواز اٹھائیں۔ اس لئے میں نے ان کی ایک نظم کی تفسیر کہی ہے۔ اگر ان کو اس سے اختلاف ہو تو میں مجبور ہوں۔

alislam.org/urdu

خدا کرے کہ مرے اک بھی ہم وطن کے لئے
حیات جرم نہ ہو، زندگی وبال نہ ہو
سوائے اس کے کہ وہ شخص احمدی کہلائے
تو سانس لینے کی بھی اس کو یاں مجال نہ ہو
وہ سبزہ زاروں میں ہو سب سے سبز تر پھر بھی
رگیدا جائے اگرچہ وہ پائمال نہ ہو



چمن میں وہ گلِ رعنا جو خاک سے اٹھے
اکھاڑنے میں اسے تم کو کچھ ملال نہ ہو
وہ پھول ہو کے بھی آنکھوں میں خار سا کھٹکے
تو ایسا زخم لگاؤ کہ اندمال نہ ہو
وہ لاکھ علم و عمل کا ہو ایک اوجِ کمال
فقط وہ غازیِ گفتار و قیل و قال نہ ہو
مگر سب اہل وطن یہ بھی سوچ لیں کہ کہیں
لباسِ تقویٰ میں لپٹی یہ کوئی چال نہ ہو
میرے وطن مجھے تیرے افق سے شکوہ ہے
کہ اس پہ ثبت ہے عبدالسلام نام کا چاند
اسے ڈبو کے کوئی اور اُچھال کام کا چاند
تو یہ کرے تو کبھی تجھ پہ پھر زوال نہ ہو
ہر ایک شہری ہو آسودہ ہر کوئی ہو نہال
کوئی ملول نہ ہو کوئی خستہ حال نہ ہو



بزبان مولویانِ پاکستان

(گویا وہ احمدیوں سے مخاطب ہو کر کہہ رہے ہیں)

اذا نین دے کے دکھاؤ نہ دل خدا کے لئے
درود پڑھ کے ستاؤ نہ۔ مصطفیٰ کے لئے
سلام کر کے دعائیں نہ دو ہمیں۔ ہم لوگ
وہ لوگ ہیں کہ ترستے ہیں بددعا کے لئے





مُلاں

سوچا بھی کبھی تم نے کہ کیا بھید ہے مُلاں
کیوں تم سے گھن آتی ہے اچھے نہیں لگتے
ہر بات تمہاری ہے فقط جھوٹ کا پتلا
بھولے سے بھی سچ بولو تو سچے نہیں لگتے

ویسے تو ہو آدم ہی کی اولاد بلا ریب
سر پر ہے عمامہ بڑا - جُتے میں بڑی جیب
پر سوچو کہ تم میں سے ہے بعضوں میں وہ کیا عیب
وہ جو بھی ہوں، انسان کے بچے نہیں لگتے



عیاری و جلادی و سفاکی میں پتے
تم قلب و دہن دونوں کی ناپاکی میں پتے
گو قول کے کچے ہو ہمیشہ سے مگر ان
اوصافِ حمیدہ میں تو کچے نہیں لگتے

alislam.org/urdu



MULLAH --- the lies personified

Have you ever pondered over the secret - O Mullah,
Of why you are so nauseating and do not please the eyes?
Even if forgetfully you bray the truth you are never right,
Everything you say is merely a package of lies.

You are certainly the children of Adam - no doubt,
There is a large turban on your head and in the gown a large
gaping pocket,
But try to discover what fault lies with some among you,
Whatever you are, you never appear to be the sons of man.

Hard in cunning, and butchery, and mercilessness;
As for the filth of heart and mouth, in both you are pig-headed,
Of word, forever unreliable, but in these,
praiseworthy qualities you are never undependable.



تم پر بھی تو ایک عدالت بیٹھے گی

جھوٹو تم نے ٹھیک الزام دھرا ہوگا
اللہ والوں ہی نے کفر بکا ہوگا

احمدیوں نے جب بھی درود پڑھا ہوگا
دل میں اور کسی کا نام لیا ہوگا

تم سچے تو جگ میں کون رہا جھوٹا
ہم جھوٹے تو سچا کون رہا ہوگا

تنگ آئے ہیں روز کی بک بک جھک جھک سے
کر گزرو جو کچھ تم نے کرنا ہوگا



لیکن شاید یہ نہ کبھی سوچا ہوگا
روزِ قیامت تم جیسوں سے کیا ہوگا
تم پر بھی تو ایک عدالت بیٹھے گی
جیسا کیا ہے، ویسا ہی بھرنا ہوگا
ہم تو رضائے باری پر ہی جیتے ہیں
اس کی رضا پر ہی اک دن مرنا ہوگا
روئیں گے تو اُس کے حضور مگر تم سے
ہنس ہنس کر ہم نے ہر دکھ سہنا ہوگا
تم میں اگر ہے اچھا، ایک - ہزار بُرے
ہم میں ایک بُرا تو ہزار اچھا ہوگا



نذر الاسلام کی ایک نظم کا منظوم ترجمہ

توحید کے پرچارک - مرے مُرشد کا نام محمد ہے
ہے بات یہی برحق - مرے مُرشد کا نام محمد ہے

اُس نام کے چپنے سے قرآن کا ہوتا ہے ادراک مجھے
یہ سند نام ہونٹوں سے دل تک - کر دیتا ہے پاک مجھے
اللہ کے بہت پیارے - مرے مُرشد کا نام محمد ہے

وہ مولیٰ سے ملواتا ہے جب نام اُس کا میں لیتا ہوں
اک بحر نور کی موجوں پر - اک نور کی کشتی کھیتا ہوں
اے جگ والو - سن لو - مرے مُرشد کا نام محمد ہے





اُس نام کے دیپ جلاتا ہوں تو چاند ستارے دیکھتا ہوں
سینے سے عرش تک اٹھتے ہوئے نوروں کے دھارے دیکھتا ہوں
مرے نورِ مجتسم - صلی اللہ - مُرشد کا نام محمد ہے

اُس نام کا پلو پکڑے پکڑے اُس دنیا تک جاؤں گا
اُس کے قدموں کی خاک تلے میں اپنی جنت پاؤں گا
ہر دم - نذرالاسلام - مرے مُرشد کا نام محمد ہے
(نذرالاسلام)

alislam.org/urdu



دن آج کب ڈھلے گا۔ کب ہوگا ظہورِ شب

دن آج کب ڈھلے گا۔ کب ہوگا ظہورِ شب
آہ و بکا پہ پہرے ہیں۔ دل میں فغاں ہے بند
ہوش و حواس گم تھے۔ کسے تاب دید تھی
امشب نہ تو نے چہرہ دکھایا تو کیا عجب
لیلائے شب کی گود میں سویا ہوا تھا چاند
نئے سی اتر رہی تھی کواکب سے نور کی
ناگاہ تیری یاد نے یوں دل کو بھر دیا
اس لمحہ تیرے رشک سے شبنم تھی آب آب
سب جاگ اٹھے تھے پیار کے ارماں تہ نجوم
لحاح وصل جن پہ ازل کا گمان تھا
ہم کب کریں گے چاک گریباں۔ حضورِ شب
اے رات! آ بھی جا کہ رہا ہوں طُیورِ شب
جب جگمگا رہا تھا برقِ تجلی سے طورِ شب
صبح کا منہ نہ دیکھے دلِ ناصبورِ شب
سیمابِ زیبِ تن کئے بیٹھی تھی حورِ شب
ہر سمت بٹ رہی تھی شرابِ طُہورِ شب
گویا سمٹ گیا اُسی کوزہ میں نورِ شب
مٹی میں مل رہا تھا پگھل کر غرورِ شب
پُھونکا تھا کس نے گوشِ محبت میں صُورِ شب
چٹکی میں اڑ گئے وہ طُیورِ سردِ شب

(”الفضل انٹرنیشنل“ لندن۔ ۱۲ جون ۱۹۹۸ء)





عزیزہ طوبیٰ کی شادی پر

جاتی ہو میری جان خدا حافظ و ناصر
حافظ رہے سلطان خدا حافظ و ناصر
اُمی کی پہنچتی رہیں طوبیٰ کو دعائیں
ابا کی رہو جان خدا حافظ و ناصر
سلطان کی ملکہ بنو، سلطان تمہارا
سرتاج ہو، ہر آن خدا حافظ و ناصر
جاتی ہو میری جان خدا حافظ و ناصر
مولا ہو نگہبان، خدا حافظ و ناصر





آمیری موجوں سے لپٹ جا

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہرؒ کے صاحبزادے ناصر ظفر کو خدا تعالیٰ نے بڑی سریلی اور دل میں اتر جانے والی آواز سے نوازا ہے۔ کالج کے زمانہ میں وہ ہمیں ایک ہندی گانا سنایا کرتے تھے جس میں دنیا کی بے ثباتی کا ذکر تھا اور یہ مثال بھی دی گئی تھی کہ

پھول سے رنگت باغی ہو کر تتلی بن اڑ جائے
باس کلی کا سینہ چیرے اور دنیا پر چھائے

اسی طرح بادلوں کے پہاڑوں کی طرف اڑ جانے کا ذکر تھا۔ اس پر میں نے صرف سمندر سے بادلوں کے اٹھنے، پہاڑوں پر برسے اور پھر واپس سمندر میں آملنے کا ذکر کیا ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ کھاری پانی سے شفاف بخارات اٹھاتا ہے اور کل عالم پر محیط ایک نظام کے تابع انہیں اونچے پہاڑوں پر برساتا اور پھر واپس سمندر میں لے آتا ہے۔ اس نظم میں ملی جلی ہندی اور اردو زبان میں اظہار مطلب کی کوشش کی گئی ہے۔

رُوٹھ کے پانی ساگر سے جب بادل بن اڑ جائے
ساگر پاگل سا ہو کر ، سر ساحل سے ٹکرائے





روٹھا روٹھا ، غم کا مارا ، وہ بادل آوارہ
دیس سے ہو کے بدیس کسی انجانے دیس کو جائے
لاکھ ہردے پر جبر کرے لیکن جب صبر نہ آئے
بے چارہ دکھیا نینوں سے چھم چھم نیر بہائے
پھر بھی چین نہ آئے ، گھر کی یاد بہت ترسائے
جیسے زخمی مچھلی تڑپے، تڑپے اور بل کھائے
یادوں کا طوفان اٹھ کر من میں کہرام مچائے
یرہا کی اگنی بجلیاں بن کر آگ کا مینہ برسائے
دکھ کا ایک جوالا مکھی سینے میں پھٹ جائے
پھوٹ کے بادل برسے ، گرجے ، کڑکے ، شور مچائے
پچھتائے اور اپنے من پر آپ ہی دوش لگائے
بلک بلک کر اک سنیاں کا یہ دوہا گائے
جاؤ سدھارو تم بھی سدھارو ، روکے تم کو کوئے
اس سنسار کی ریت یہی ہے جو پائے سو کھوئے

راہ میں پر بت پاؤں پڑے بہلائے اور پھسلائے
یار کسی کا اپنانے کو حیلے لاکھ بنائے



پر بت کا کٹنپا اس کے جی پر آفت ڈھائے
اولوں کا پھراؤ کرے اس پر اور شرم دلائے
نالے بین کریں اور ندیاں منہ سے جھاگ اڑائے
اپنا سر پتھروں پر پھلیں سینے کو بھرائے
آخر سما کھلے تو دیکھے چھٹ بھی گئے ، اندھیارے
من مندر میں سورج بیٹھا آس کا دیپ جلانے
سوندھی سوندھی باس وطن کی مٹی میں سے اٹھے
تب سب نوے بھول کے وہ بس راگ ملن کے گائے
پتیم یاد میں ڈوبا ڈوبا پریم نگر کو جائے
ایک ہی دُھن میں گم ہو ، من میں ایک ہی یار بسائے
اس کے پاؤں دھو کے پیس ساگر کی موجیں جب وہ
جھینپا جھینپا اس میں اترے شرمائے شرمائے
آ - میری موجوں سے لپٹ جا ساگر تان اڑائے
یہ بھی تو سنسار کی ریت ہے جو کھوئے سو پائے

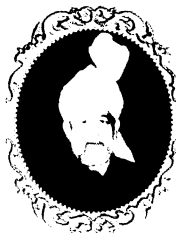


دلِ شوریدہ کا خواب

تم نے بھی مجھ سے نعلق کوئی رکھا ہوتا
کاش یوں ہوتا تو میں اتنا نہ تنہا ہوتا
لب پر آجاتا کبھی دل سے اچھل کر مرانا
تو میں اس جنبشِ لب کی طرح یکتا ہوتا
دل میں ہر لمحہ دھڑکتا یہ تمہارا احساں
اُس کی ہر ضرب سے سینے میں اُجالا ہوتا
ظلمتیں دل کی اُسی نور سے ہوتیں کافور
نور یہ کتنا مڈھر کتنا رُو پہلا ہوتا
جب تصور کے نہاں خانہ میں ہنگامہ عشق
ہم بپا کرتے تو کچھ اُس کا نہ چرچا ہوتا



جاننا کون ہمارے دلِ شوریدہ کا خواب
دیکھتا کون جو ہم دونوں نے دیکھا ہوتا
یوں ہی چھپ چھپ کے ملا کرتے پس پردہ دل
دل ہی دل میں کسے معلوم کہ کیا کیا ہوتا
یوں ہی بڑھتی چلی جاتی رہ و رسم الفت
ہم نے جی کھول کے اک دوجے کو چاہا ہوتا
دل دھڑکتے جو کبھی راہ میں ملتے سر عام
بے دھڑک پیار کے اظہار کا دھڑکا ہوتا
مجھ سے تم نظریں پڑا لیتے بدن لجا کر
پھر مجھے دیکھتے ایسے کہ نہ دیکھا ہوتا
یہ ادا دل کو لبھاتی تو ستاتی بھی بہت
سوچتا تم نہ مرے ہوتے تو پھر کیا ہوتا
میرے سب خواب بکھر جاتے سراہوں میں۔ بس ایک
ہر طرف پھیلا ہوا عالم صحرا ہوتا
اس تصور سے کہ تم چھوڑ کے جاتے تو سدا
دلِ محبت کی اک اک بوند کو ترسا ہوتا



آنکھ سے میری برستا وہ لہو کہ پہلے
شاید ہی اور کسی آنکھ سے برسا ہوتا
ڈوب جاتا اسی ٹونابہ میں افسانہ عشق
آنکھ کھلتی تو بس اک خواب سا دیکھا ہوتا
بہ چکا ہوتا مری آنکھ سے سیلاب بلا
نہ وہ موجیں کہیں ہوتیں نہ وہ دریا ہوتا
چھا چکی ہوتی جدائی کی سسکتی ہوئی رات
مجھے بانہوں میں شبِ غم نے لپیٹا ہوتا
چار سو تم نہ دکھائی کہیں دیتے - اک میں
اپنے ہی اشکوں میں بھیگا ہوا لیٹا ہوتا
دور اک عارضِ گیتی پہ ڈھلکتا ہوا اشک
دیدہ شب سے اُفق پار چھلکتا ہوتا
اُس میں ہر لُحظ لرزتا ہوا نبھتا ہوا عکس
اک حسین چاند سے چہرے کا جھلکتا ہوتا
کس نے لوٹا ہوا ہوتا مرے چندا کا قرار
کروٹیں کس کی جدائی میں بدلتا ہوتا



یاد میں کس کی وہ آفاق پہ بہتا ہوا حُسن
نیت نئی دنیا - نئے دلیں میں ڈھلتا ہوتا
عمر بھر میں بھی تمہیں ڈھونڈتا بے سُد اگر
عالمِ خوابِ مرا مَلجاً و ماویٰ ہوتا
اب علاجِ غمِ تنہائی کہاں سے لاؤں
تم کہیں ہوتے تو اس غم کا مُداوا ہوتا
اب کسے ڈھونڈوں تصور میں بسانے کے لئے
چاند کوئی نہ رہا اپنا بنانے کے لئے
میرے اس دنیا میں لاکھوں ہیں مگر کوئی نہیں
میرا تنہائیوں میں ساتھ نبھانے کے لئے





اذنِ نغمہ مجھے تُو دے تو میں کیوں نہ گاؤں

(ٹیگور کی ایک نظم کا آزاد ترجمہ)

اذنِ نغمہ مجھے تُو دے تو میں کیوں نہ گاؤں
تیرے اس لطف و کرم سے تو مرے کون و مکان
دک اٹھے ہیں
مری دھرتی چمک اٹھی ہے
میرا سورج بھی ہے تو
چاند ستارے بھی تو
اپنے جیون پہ مرا فخر ترے دم سے ہے۔
دیکھتا ہوں میں ترا احسن تو چشمِ نم سے
میرے بہتے ہوئے اشکوں میں جھلکتا ہے تو



تیرا احساں ہے
کہ تُو نے مجھے گیتوں کے لئے
چُن لیا ہے کہ میں بُنتا رہوں،
گاتا رہوں - گیت
زندگی میں نہ کثافت رہی کوئی نہ جمود
ساری بے ربطگی -
موسیقی میں تحلیل ہوئی
ایسی موسیقی - جو اک آبی پرندے کی طرح
اپنے پر و وسعتِ افلاک میں پھیلائے ہوئے
نیلگوں بحرِ محبت پہ تھی
محو پرواز
اپنی ہی موجِ طرب میں - تھی فضا پر رقصاں
اُسکے پر چھونے لگے
تیرے قدم کی محراب
کوئی باقی نہ رہی پھر کسی معبد کی تلاش
اتنا نشہ ہے ترے پیار کے گیتوں میں کہ میں
دوست کہہ دیتا ہوں تجھ کو





اسی مد ہوشی میں
تُو تو مالک ہے
خداوند ہے
خالق ہے مرا
مجھ سے ناراض نہ ہونا
میں ترا چا کر ہوں

alislam.org/urdu



آخر وہ دن آیا آج

یہ نظم عزیزہ منصورہ منیب کی بیٹی کی پیدائش پر کہی تھی جس کے متعلق پہلے ہی عزیزہ ارم کورویا میں دکھایا گیا تھا کہ بیٹی ہوگی۔ منصورہ مکرمہ صادقہ حیدر صاحبہ مرحومہ اور سید مقصود حیدر صاحب کی بیٹی ہیں اور ان کے میاں عزیزم منیب احمد، میجر منیر احمد شہید کے صاحبزادہ ہیں۔

منصورہ لے کر آئی ہے alislam.org/urdu

اپنی بھولی بھالی بیٹی
معجزہ ہے جو اک اللہ کا
اونچی قسمت والی بیٹی

حمد و ثنا کے نغمے گاؤ
گل برسائے اُردو کلاس



ڈاکٹرز نے تو تھا یہ ڈرایا
منصورہ اور منیب کا بچہ
ہوا بھی تو معذور ہی ہوگا
پر یہ ہول نہ نکلا سچا

حمد و ثنا کے نغمے گاؤ
گل برسائے اُردو کلاس

بات ہوئی پوری تو وہی جو
اللہ نے بتلائی تھی
خواب میں اک خوشخبری بھاری
منصورہ کو دکھلائی تھی

حمد و ثنا کے نغمے گاؤ
گل برسائے اُردو کلاس

اِرم نے بھی تو دیکھی تھی
خواب میں منصورہ کی لال
پیاری، لمبی اور لم ڈھینگے
کرتی تھی جو دل کو نہال

حمد و ثنا کے نغمے گاؤ
گل برسائے اُردو کلاس





ماں اور باپ ہیں دونوں خوش
خوش ہیں منصورہ کی ساس
تہنیت کرتی ہے پیش
جھک کر سب کو اُردو کلاس

حمد و ثنا کے نغمے گاؤ
گُل برسائے اُردو کلاس

alislam.org/urdu





ہارٹلے پول کا وہ پھول، وہ محبوب گیا

مکرم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب آف ہارٹلے پول (Hartlepool) کی وفات پر۔

ہارٹلے پول میں کل ایک کنول ڈوب گیا
ہارٹلے پول کا وہ پھول، وہ محبوب گیا
مسکراتا تھا ہمیشہ وہ نجیب ابن نجیب
اس کے اخلاق زرا لے تھے، ادائیں تھیں عجیب
پیکرِ ضبط تھا وہ - صبر کا شہزادہ تھا
اس کے گرویدہ تھے سب - ہر کوئی دلدادہ تھا
اس کے ہی غم سے تو آج آنکھیں ہوئی ہیں پُر آب
ذکر سے جس کے کھل اٹھتے تھے کبھی دل کے گلاب



یاد رکھے گی وہ اک پھول سدا اردو کلاس
دل سے اٹھلاتی ہوئی اٹھے گی اُس کی بُو باس
وہ سمندر کے کنارے ہمیں لے جاتا تھا
دیر تک وہ لبِ ساحل ہمیں ٹھلاتا تھا
راگ موجوں کا بڑوں چھوٹوں کو بہلاتا تھا
اب خیال آتا ہے وہ اس کے ہی گُن گاتا تھا
کبھی ہم اُس کو لطیفوں سے ہنساتے تھے بہت
کبھی گاتے تھے تو وہ پیار سے سمجھاتا تھا
اُو اب بچوں پہ ساگر کے کنارے بیٹھیں
تھک چکے ہوگے تمہیں کل بھی تو جگراتا تھا
میں تمہیں مچھلی کھلاؤں گا تروتازہ چلو
ہے ابھی تک کھلا فِش شاپ کا دروازہ چلو
اس کی مہمان نوازی ہمیں یاد آئے گی
بے غرض اس کی محبت ہمیں تڑپائے گی
وہ کئے رکھتا تھا پہلے سے ہی سب کچھ تیار
کئی کھانوں کی لگا رکھتا تھا میزوں پہ قطار





ہمیں بھلا کے بڑی تیزی سے پھر جاتا تھا
اپنے بچوں کو لئے ساتھ وہ سوئے بازار
جلد بازار سے لے آتا تھا تازہ مچھلی
گرم بھاپ اٹھتی تھی مچھلی سے نہایت مزیدار
اب اسے ڈھونڈنے جائے تو کہاں اردو کلاس
اسے اب دیکھے گی دل ہی میں نہاں اردو کلاس
جس کی خاطر وہ ہمیں کرتا تھا پیار اے دائے
وہ بھی غمگین ہے اُس کے لئے بے حد، ہائے
صبر کی کرتا ہے تلقین وہ اوروں کو مگر
کاش اُس کو بھی تو اِس غم سے قرار آجائے
دفن ہو جائے گا کل ساجدہ کی قبر کے ساتھ
اے خدا قُرب یہ دونوں کو بہت بہلائے
فاتحہ کے لئے ہم جائیں تو یہ نہ ہو کہیں
ہم سے شکوہ کریں وہ قبریں کہ اب کیوں آئے
اب کبھی ہم سے ملو گے بھی تو بس خوابوں میں
یہ کنول اب نہ کھلیں گے کہیں تالابوں میں



انڈونیشیا

اے عظیم - انڈونیشیا

جایا لہ - انڈونیشیا

تجھ میں تھیں جو چشم ہائے تر رحمت علی سے بہرہ ور
آج بھی ہیں اُن میں سے کئی زرگسی خصال ، دیدہ ور
جن کو نور کر گیا عطا وہ خدا کا بے ریا بشر
وہ فقیر جس کی آنکھ میں نورِ مصطفیٰ تھا جلوہ گر

اے عظیم - انڈونیشیا

جایا لہ - انڈونیشیا





ابراہیم وقت کا سفیر تھا جسے تسلط آگ پر
وہ غلام اُس کے در کا تھا جس کی آگ تھی غلامِ در
بے شمار گھر جلا کے جب پہنچی شعلہ زن وہ اُس کے گھر
سرد پڑ گئی اور ہو گئی ڈھیر آپ ، اپنی راکھ پر

اے عظیم - اندونیشیا

جایا لہ - اندونیشیا

تیری سرزمین کی خاک سے مثلِ آدم اولیاء اُٹھے
پھر انہی کی خاکِ پاک سے بے شمار باخدا اُٹھے
اُن کی سردی قبور سے آج بھی یہی ندا اُٹھے
کاش تیری مٹی سے مدام جو اُٹھے وہ پارسا اُٹھے

اے عظیم - اندونیشیا

جایا لہ - اندونیشیا

کتنا خوش نصیب ہوں کہ میں تجھ سے ہو رہا ہوں ہم کلام
اک غلام خیر الانبیاء کا غلام در غلام در غلام
تحفہ خلوص لایا ہوں تجھ پہ بھیجتا ہوا سلام
نفرتوں کا میں نہیں نقیب صلح و آشتی کا ہوں پیام



اے عظیم - انڈونیشیا

جایا لہ - انڈونیشیا

تیرا سر ہے تاجدارِ حُسن خاکِ پا ہے سبزہ زارِ حُسن
ہر حسین کوہسار سے پھوٹی ہے آبخارِ حُسن
جس سے وادیوں میں ہر طرف بہ رہی ہے رُود بارِ حُسن
ہر گھڑی ہوں تجھ پہ گلِ نثار سبز پوش اے نگارِ حُسن

اے عظیم - انڈونیشیا

جایا لہ - انڈونیشیا

انڈونیشیا کے تاریخی سفر کے دوران جلسہ سالانہ انڈونیشیا ۲۰۰۰ء کے موقع پر پڑھی گئی۔



وہ روز آتا ہے گھر پر ہمارے ٹی وی پر

اس بحر اور قافیہ، ردیف میں احمد فراز صاحب کی ایک بہت ہی اعلیٰ پایہ کی نظم ہے۔ اس پر کسی نے مزاحیہ
تضمین کہی ہے۔ پس یہ اسی کی تضمین پر تضمین ہے اور اسی کارنگ اختیار کرتے ہوئے پنجابی، سندھی، سرانیکہ
الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے۔

alislam.org/urdu

وہ روز آتا ہے گھر پر ہمارے ٹی وی پر
وہ جس کی بچے بھی کرتے ہیں پیشوائی روز
عجب مزا ہے جب اُردو کلاس ہوتی ہے
سنا ہے پیار وہ کرتا ہے غم کے ماروں سے
ہے ایم ٹی اے بڑا مقبول اس کو پنجابی
جو غیر احمدی سندھی ہیں مٹاؤں کے ڈر سے
پٹھان مٹاؤں کو ہیں اپنے گھر ہی لے جاتے
تو ہم بھی اب اسے انگلینڈ چل کے دیکھتے ہیں
وہ اس کو شوق سے سنتے ہیں بلکہ دیکھتے ہیں
تو چھوٹے لڑکے بھی بلیوں اچھل کے دیکھتے ہیں
تو ہم بھی درد کے قالب میں ڈھل کے دیکھتے ہیں
لگا کے اپنے گھروں پر 'دبیل' کے دیکھتے ہیں
وہ چھپ کے احمدی گوتھوں میں چل کے دیکھتے ہیں
اور اس کا چٹکیوں میں دل مسل کے دیکھتے ہیں



بڑی لگن، بڑی چاہت سے 'کھل' کے دیکھتے ہیں
تو مولوی ہمیں کیوں اتنا جل کے دیکھتے ہیں
یہ وہ اُبال ہے جس میں اُبل کے دیکھتے ہیں
تو اس میں اپنے زبوں حال، کل کے دیکھتے ہیں

غریب تھل کے، دوکانوں میں ٹیلی ویژن کی
خدا کے فضلوں پر ہوتا ہے اپنا دل ٹھنڈا
عروج اپنا مقدر ہے اور ان کا زوال
ہمارے حال کے جب آئینے میں جھانکتے ہیں

(جلسہ سالانہ یو کے۔ جولائی ۲۰۰۰ء)

alislam.org/urdu



باپ کی ایک غم زدہ بیٹی

باپ کی ایک غم زدہ بیٹی دیر کے بعد مسکرائی ہے
آنکھ نمناک ہے مگر پھر بھی مسکراہٹ لبوں پر آئی ہے

اس سے کہنے لگی کہ کیوں ابا آپ اتنے اداس بیٹھے ہیں
سب کو غمگین کر دیا ہے جو آپ کے آس پاس بیٹھے ہیں

اپنے دل میں بسا کے میرا غم کب تک میرا درد پالیں گے
میرے دکھ کو لگا کے سینے سے کیا مرا ہر ستم اٹھالیں گے

آپ کی بیٹیاں ہیں اور بھی جو اپنوں، غیروں کے ظلم سہتی ہیں
اپنے ماں باپ سے بھی چھپ چھپ کر رازِ دل آپ ہی سے کہتی ہیں

☆ سب احمدی بچیاں





رات سجدوں میں اپنے رب کے حضور
جن کے ماں باپ اور کوئی نہ ہوں
اُن کے غم میں بھی آپ روتے ہیں
اُن کے ماں باپ آپ ہوتے ہیں

آپ نے زندگی گزارنی ہے
آپ سے مانگتے ہیں مرہم دل
ساری دنیا کے بوجھ اٹھائے ہوئے
سب کے ہاتھوں سے زخم کھائے ہوئے

اُن کو سمجھائیں ان سے بھی زیادہ
اپنوں کے ہاتھ مرنے والوں پر
ہیں ستم دیدہ لوگ دنیا میں
روز ہوتے ہیں سوگ دنیا میں

alislam.org/urdu



میں تجھ سے نہ مانگوں تو نہ مانگوں گا کسی سے
میں تیرا ہوں تو میرا خدا میرا خدا ہے

alislam.org/urdu





ابتدائی کلام

alislam.org/urdu کے

چند نمونے





تیرے لئے ہے آنکھ کوئی اشکبار دیکھ

تیرے لئے ہے آنکھ کوئی اشکبار دیکھ
نظریں اٹھا خدا کے لئے ایک بار دیکھ
او مجھ سیرِ دل کشی گل نظر اٹھا
گلشن میں حالِ زار و زار ہزار دیکھ
اٹھی بس ان سے ایک نوائے جگر خراش
ٹوٹے پڑے ہیں بربط ہستی کے تار دیکھ
تو مجھ سے آج وعدہ ضبطِ الم نہ لے
ان آنسوؤں کا کوئی نہیں اعتبار دیکھ





بندِ شکیب توڑ کر آنسو برس پڑے
اپنوں پہ بھی نہیں ہے مجھے اختیار دیکھ
کانٹوں میں ہائے کیوں میری ہستی اُلجھ گئی
وہ مجھ پہ کھل کھلا اٹھا ہے لالہ زار دیکھ

نوٹ:- کالج کے ابتدائی زمانہ کی ایک غزل جس کا پہلا شعر والدہ مرحومہ کی ایک تصویر کا مرہون منت ہے۔

alislam.org/urdu



لوحِ جہاں پہ حرفِ نمایاں نہ بن سکے

لوحِ جہاں پہ حرفِ نمایاں نہ بن سکے
اتنا تو یاد ہے کہ جہاں تھے اُداس تھے
حالِ دلِ خراب تو کوئی نہ پاسکا
آنکھوں نے رازِ سوزِ دُروں کہہ دیا مگر
یاروں نے، اپنے اپنے مقاصد کو جالیا
یا جوش و ذوق و شوق یا کم ہمتی سے ضُعب
مجھ کو جو دکھ دیئے ہیں نہیں تجھ سے کچھ گلہ
اپنی تو عمر روتے کئی ہے پر اس سے کیا
احساسِ نامرادیِ دلِ شعلہ سا اٹھا
ہم جس جگہ بھی جا کے رہے بے نشان رہے
یہ کس کو ہوش ہے کہ کہاں تھے کہاں رہے
چھین جبین سے اہلِ جہاں بدگماں رہے
بزمِ طرب میں ہونٹ تبسمِ کناں رہے
یاں عقل و دلِ بکشمکشِ این و آں رہے
سب کچھ ہوا کیا پہ جہاں کے تہاں رہے
میری دُعا یہی ہے کہ تُو شادماں رہے
جا، میری جان، تیرا خدا پاسباں رہے
ہم جاں بلب پڑے رہے آتشِ بجاں رہے

(۹ ستمبر ۱۹۳۸ء)





بہیں اشک کیوں تمہارے انہیں روک لو خدا را

بہیں اشک کیوں تمہارے انہیں روک لو خدا را
ہو کسی کے تم سراپا مگر آہ کیا کروں میں
میں غم و الم کی موجوں سے اُلجھ رہا ہوں تنہا
میری دل شکستگی پر مجھے غرقِ غم سمجھ کر
مجھے اذنِ مرگ دے کر وہ اُنق پہ چاند ڈوبا
لو ڈھلک گیا وہ آنسو کہ جھلک رہا تھا جس میں
ہے مجھے تلاش اُس کی جو کبھی کا کھو چکا ہے
مجھے چھوڑ کر گئے ہو میرا صبر آزمانے

مجھے دکھ قبول سارے یہ ستم نہیں گوارا
میری رُوح بھی تمہاری میرا جسم بھی تمہارا
مجھے آ کے دو سہارا مجھے تھام لو خدا را
وہ جو ایک آرزو تھی وہی کر گئی کنارا
وہ مرا نصیب لے کر کوئی بچھ گیا ستارا
تری شمعِ رُخ کا پرتو ترا عکس پیارا پیارا
مجھے جستجو کا کر کے کہیں دُور سے اشارا
تو سنو کہ اب نہیں ہے مجھے ضبطِ غم کا یارا





عشقِ نارسا

کبھی اپنا بھی اک شناسا تھا کوئی میرا بھی آسرا سا تھا
کبھی میں بھی کسی کا تھا مطلوب یا مجھے بس یونہی لگا سا تھا
وہ سراپا جمال سر تا پا حُسنِ صنعت کا معجزہ سا تھا
زنگی چشمِ نیم باز اُس کی چمنِ دل کھلا کھلا سا تھا
خیمِ لب - برگِ گل کی انگڑائی دہنِ غنچہ - نیم وا سا تھا
حُسن کی چاندنی سے تابندہ پُھول چہرہ کھلا کھلا سا تھا
خوش تکلم سا خوش ادا سا تھا بے تکلف سا بے ریا سا تھا
یوں لگا جب ملا وہ پہلی بار جیسے صدیوں سے آشنا سا تھا
بھردیا اُس نے وہ جو برسوں سے میرے سینے میں اک خلا سا تھا
اک گرِشتمہ فسوں کا پُراسرار خیرتوں کا جسمہ سا تھا





خامشی میں سرود بے آواز گفتگو میں غزل سرا سا تھا
دھوپ میں سائے دار اُس کا پیار اور اندھیروں میں اک دیا سا تھا
آشنا ہو کے اجنبی تھا وہ شخص ساتھ رہ کر جدا جدا سا تھا
دل میں گھر کر گیا وہ دل کا چور دل نشیں کتنا دلربا سا تھا
بن سکا نہ مرا کبھی لیکن وہ ہمیشہ مرا مرا سا تھا
اُس کے دائم فراق میں شب و روز وصل کا سردی مزا سا تھا
جب بھی وہ آیا ساتھ نغمہ سرا آرزوؤں کا طائفہ سا تھا
جب گیا حسرتوں کا اُس کے ساتھ ایک غمناک جگمگاتا سا تھا
مجھے کنگال کر گیا وہ شخص میرا تو بس وہی اثاثہ تھا
میں نہیں جانتا وہ تھا کیا چیز تھی حقیقت کہ واہمہ سا تھا
تھا وہ تعبیر میرے خوابوں کی یا ہیولی سا خواب کا سا تھا
پیار میں جس کے عمر بیت گئی کیا فقط ایک دم دلاسه تھا؟
دیدہ ہوش جب گھلا - دیکھا ہر طرف پھر وہی خلا سا تھا
وہی میں تھا وہی طلب دل کی وہی اک عشق نارسا سا تھا
پیاں بچھ نہ سکی کسی نے سے جانے دل کس بلا کا پیاسا تھا





داڑھی کا برگد

میرے بھائی آپ کی ہیں سخت چنچل سالیاں
شعلہ جوالہ ہیں آفت کی ہیں پرکالیاں
آپ کی داڑھی کا برگد دیکھ پاتیں وہ اگر
اس پہ پینگیں ڈالتیں ، گاتیں ، بجائیں تالیاں
توڑ دیتیں ڈالیاں ، آتا نہ کچھ ان کو خیال
آپ تو داڑھی منڈا کر بیچ گئے ہیں بال بال

یہ بہت پرانے شعر ہیں جو میاں وسیم احمد صاحب کی اجازت سے ہم شائع کر رہے ہیں۔





۱۹۴۴ء کی نظم کے دو شعر

بروفات حضرت امی جانؑ

alislam.org/urdu

گو جدائی ہے کٹھن دُور بہت ہے منزل
پر مرا آقا بلا لے گا مجھے بھی اے ماں
اور پھر تم سے میں مل جاؤں گا جلدی یا بدیر
اُس جگہ - مل کے جدا پھر نہیں ہوتے ہیں جہاں





نذرِ ”راوی“ -- غرقِ راوی

”بذلِ حقِ محمودؑ“ سے میری کہانی کھو گئی
”بذلِ حق“ سے روٹھ کر وہ اصلِ حق ہو گئی
نذرِ ”راویؑ“ کی تھی میں نے کتنے ارمانوں کے ساتھ
ناؤ لیکن کاغذی تھی غرقِ ”راویؑ“ ہو گئی

- (۱) ایڈیٹر ”راوی“
- (۲) گورنمنٹ کالج لاہور کامیگزین
- (۳) پنجاب کا مشہور دریا



بدلا ہوا محبوب

ایک بہت پرانی نظم۔ معمولی تبدیلیوں کے ساتھ

منتظر میں ترے آنے کا رہا ہوں برسوں
یہ لگن تھی تجھے دیکھوں تجھے چاہوں برسوں
رات کے پردے میں چھپ چھپ کے تجھے یاد کیا
دن نکل آیا تو دن تجھ سے ہی آباد کیا

لیکن افسوس کہ فرقت کے زبوں حال کے بعد
دل میں روندی ہوئی اک حسرتِ پامال کے بعد
آہ جب وصل کی امید کی کو جاگ اٹھی
کلفتِ بجر شب و روز و مہ و سال کے بعد





آج آیا بھی تو بدلا ہوا محبوب آیا
غیر کے بھیس میں لپٹا ہوا کیا خوب آیا
اس طرح آیا کہ اے کاش نہ آیا ہوتا
مجھ سے جھینپا ہوا۔ سو پردوں میں محبوب آیا
جسم اس کا ہے سب انداز مگر غیر کے ہیں
آنکھ اس کی ہے پر اطوارِ نظر غیر کے ہیں
چاند تھا میری نگاہوں کا مگر دیکھو تو
بام و در جن کے اجالے ہیں وہ گھر غیر کے ہیں

alislam.org/urdu

اے مجھے ہجر میں دیوانہ بنانے والے
غمِ فرقت میں شب و روز ستانے والے
اے کہ تو تحفہٴ درد و ہم و غم لایا ہے
دیر کے بعد بڑی دُور سے آنے والے

جا کہ اب قرب سے تیرے مجھے دکھ ہوتا ہے
اے شبِ غم کے سویرے مجھے دکھ ہوتا ہے

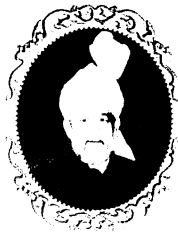
(غالباً ۱۹۳۵ء)



میاں چھیمی کا حلوہ

یہ نظم بچپن میں ضلع کا نمڑہ کے ایک پُر فضا پہاڑی مقام دھر مسالہ میں کہی تھی جہاں ہم آٹھ بھائی اپنے ابا جان کے ساتھ گئے ہوئے تھے۔ وہاں بھائیوں نے آپس میں پیسے ڈال کر حلوہ بنانے کا پروگرام بنایا تھا۔ جب حلوہ پک چکا تو میاں و سیم جنہیں ہم اُن دنوں ”چھیمی“ کہا کرتے تھے، حلوہ اٹھائے ہوئے تیزی سے ہماری طرف آرہے تھے کہ رستے میں ٹکر لگی اور ان کے ہاتھ سے دیکھ چھوٹ کر سارا حلوہ مٹی میں مل گیا۔ ہم نے انہیں چھینڑنے کی خاطر یہ قصہ بنایا اور میں نے اسے نظم کیا لیکن یہ نظم محض بچپن کی اک چھینڑ چھاڑ تھی ورنہ میاں و سیم کی نیت ہرگز حلوہ اکیلے کھانے کی نہیں تھی۔ قیص میری بڑی بہن، بیگم مرزا مظفر احمد صاحب کا ایک ملازم تھا جو اُن دنوں اُن دنوں کے ساتھ ہی وہاں ٹھہرا ہوا تھا اور چھوٹا ہونے کی وجہ سے بے تکلف اس کا گھر میں آنا جانا تھا۔ امی سے مراد میری امی مرحومہ ہیں جن سے میاں و سیم بلاوجہ بچپن میں بہت ڈرا کرتے تھے۔ یہ نظم میاں و سیم احمد صاحب کی اجازت سے شامل اشاعت کی جا رہی ہے۔

اک پیسہ پیسہ جوڑ کر بھائیوں نے شوق سے
سوچا تھا یہ کہ سوجی کا حلوہ بنائیں گے



پھر بیٹھ کر مزے سے کسی بند کمرے میں
اک دوسرے کو حلوے پہ حلوہ کھلائیں گے

چھیمی نے سوچا کیوں نہ اکیلا ہی کھاؤں میں
باورچی خانہ چوری چھپے کیوں نہ جاؤں میں
ہوشیار بننے والوں کو بَدھو بناؤں میں
جب مجھ کو کھانے دوڑیں، کہیں بھاگ جاؤں میں

یہ سوچ کے چلا گیا باورچی خانے میں
باورچی تھا مگن وہاں حلوہ پکانے میں
اُس سے کہا میں تھک گیا ہوں آنے جانے میں
بھائی ہیں میرے منتظر اندر زنانے میں

پھر دیکھی اٹھا کے وہ تیزی سے چل پڑا
حلوہ کی طرح منہ سے بھی پانی اُبل پڑا
کیا علم تھا کہ راہ میں دیکھے گا قیص کو
دیکھا تو ڈر سے سینہ میں دل ہی اچھل پڑا

جب قیص نے کہا تمہیں امی بلاتی ہیں
امی کا نام سنتے ہی بس وہ ٹھٹھر گیا
قسمت کو دیکھئے کہ کہاں ٹوٹی جا کند
حلوہ قریب دہن ہی آیا تھا، گر گیا



یہ دو آنکھیں ہیں شعلہ زا

یہ دو آنکھیں ہیں شعلہ زا - یا جلتے ہیں پروانے دو
یہ اشک ندامت پھوٹ پڑے - یا ٹوٹ گئے پیمانے دو
پہلے تو مری موجودگی میں تم اکتائے سے رہتے تھے
اب میرے بعد تمہارا دل گھبرائے گا گھبرانے دو
دکھ اتنے دیئے میں سہہ نہ سکا یوں زیت کارشتہ ٹوٹ گیا
اب اپنے کئے پر ظالم دل پچھتاتا ہے پچھتانے دو
خوش ہو کے کرو رخصت دیکھو - تم ناحق اپنی پلکوں پر
جو اشک سجائے بیٹھے ہو - ان اشکوں کو ڈھل جانے دو
مر کر بھی مرا، یہ بھیگی آنکھیں، چین اڑادیں گی - تو کیا
یہ بجھے چراغ سجاؤ گے مرے مرقد کے سرہانے دو
نیند آئی ہے تھک ہار چکا ہوں چھوڑو بھی پچھلی باتیں
میں رات بہت جاگا ہوں، اب تو، صبح تلک ستانے دو
(۱۹۴۴)



ہم کو قادیاں ملے

ہیں لوگ وہ بھی چاہتے ہیں دولتِ جہاں ملے
زمیں ملے - مکاں ملے - سکونِ قلب و جاں ملے
پر احمدی وہ ہیں کہ جن کے جب دعا کو ہاتھ اٹھیں
تڑپ تڑپ کے یوں کہیں کہ ہم کو قادیاں ملے
غضب ہوا کہ مُشرکوں نے بُت کدے بنا دیئے
خدا کے گھر - کہ درسِ وحدتِ خدا - جہاں ملے
چلے چلو - تمہاری راہ دیکھتی ہیں مسجدیں
وہ مُنظر ہیں خانہِ خدا سے پھر ازاں ملے
بڑھے چلو براہِ دیں خوشا نصیب کہ تمہیں
خلیفۃ المسیح سے امیرِ کارواں ملے



جیو تو کامراں جیو - شہید ہو تو اس طرح
کہ دین کو تمہارے بعد عمر جاوِداں ملے
ہے زندہ قوم وہ نہ جس میں ضُعب کا نشاں ملے
کہ طفلِ طفل ، پیرِ پیر ، جس کا نوجواں ملے

(جلسہ سالانہ لاہور ۱۹۴۹ء)

alislam.org/urdu



رنجِ تنہائی

اُف یہ تنہائی تری اُلفت کے مٹ جانے کے بعد
تیری فرقت میں تو اتنا رنجِ تنہائی نہ تھا
اب بتا کر عمر ہوش آئی تو یہ عُقدہ کھلا
عشق ہی پاگل تھا ورنہ میں تو سودائی نہ تھا
کیسی کیسی شرم تھی، کیا کیا حیا تھی پردہ دار
پیار جب معصوم تھا اور وجہِ رُسوائی نہ تھا
وائے پیری کی پشیمانی، جوانی کے جنون
خود سے میں شرمندہ تھا، مجھ سے مرا آئینہ تھا



الهام كلام اس كا

alislam.org/urdu

مصنف

امۃ الباری ناصر

نام کتاب: الہام کلام اُس کا
مصنف: امۃ الباری ناصر
طبع اوّل: ۲۰۰۳
کاپی رائٹس: اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمیٹڈ
پبلشر:

Islam International Publications Ltd.
Islamabad
Sheephatch Lane
Tilford, Farnham, Surrey, GU10 2 AQ

مطبع: رقیم پریس۔ اسلام آباد

alislam.org/urdu

ISBN:1853727474

انڈیکس

صفحہ نمبر

عناوین

۷	کام کا آغاز
۸	شوکتِ مضمون اور کیفیات کی لطافت کی چند مثالیں
۱۰	فلسفہ اصلاح
۱۱	لفظوں کے حکیمانہ انتخاب میں جائزگاہی کی چند مثالیں
	نظم نمبر ۱۔ ظہور خیر الانبیاء ﷺ
۱۲	۱۔ تاریکی پہ تاریکی اندھیروں پہ اندھیرے
۱۳	۲۔ آیا وہ غنی جس کو جو اپنی دعا پہنچی
۱۴	۳۔ اشعار میں اضافہ
	نظم نمبر ۲۔ اے شاہ کی ومدنی سیدالورق ﷺ
۱۶	۱۔ اے میرے والے مصطفیٰ ﷺ اے میرے رہنما
۱۸	۲۔ اُڑتے ہوئے بڑھوں، تری جانب سوئے حرم
	نظم نمبر ۳۔ حضرت سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم
۱۸	۱۔ نبیوں کا سرتاج ابنائے آدم کا معراج محمد ﷺ
۱۹	۲۔ مہر و ماہ نے توڑ دیا دم
۲۰	۳۔ مثلاً طم عرفان کا قلم
	نظم نمبر ۴۔ آج کی رات
۲۱	۱۔ آنکھ اپنی ہی ترے ہجر میں پڑکاتی ہے
۲۱	۲۔ کاش اتر آئیں یہ اُڑتے ہوئے سیمیں لمحات
	نظم نمبر ۵۔ موسیٰ پلٹ کہ وادیٰ ایمن اُداس ہے

- ۲۱ ا۔ برق تپاں ہے خندہ کہ خرمن اُداس ہے
نظم نمبر ۸۔ اے مجھے اپنا پرستار بنانے والے
- ۲۲ ا۔ غم فرقت میں کبھی اتنا زلزلانے والے
نظم نمبر ۹۔ کیا موج تھی جب دل نے جیسے نام خدا کے
- ۲۳ ا۔ اک ذکر کی دھونی مرے سینے میں رما کے
ii۔ میں ان سے جدا ہوں مجھے چین آئے تو کیوں آئے
- ۲۴ نظم نمبر ۱۰۔ دیا مغرب سے جانے والو دیا مشرق کے باسیوں کو
a۔ اے میرے سانسوں میں بسنے والو
- ۲۸ نظم نمبر ۱۳۔ پورب سے چلی پرئم پرئم باد روح وریحان وطن
a۔ کیا حال تمہارا ہوگا جب شدا ملائک آئیں گے
- ۲۹ ii۔ آزاد کہاں وہ ملک جہاں قابض ہو سیاست پر ملاں
نظم نمبر ۱۴۔ تو مرے دل کی شش جہات بنے
- ۳۰ a۔ تیرے منہ کی سبک سبک باتیں
ii۔ کتنے دل کھنڈر بنائے گئے
- ۳۰ نظم نمبر ۱۸۔ تری راہوں میں کیا کیا ابتلاء روزانہ آتا ہے
a۔ بلائے ناگہاں اک نت نیا مولا آتا ہے
- ۳۲ نظم نمبر ۲۲۔ اُن کو شکوہ ہے کہ ہجر میں کیوں تڑپا یا ساری رات
a۔ کچھ لوگ گنوا بیٹھے دن کو جو یا رکما یا ساری رات
- ۳۲ نظم نمبر ۳۳ جائیں جائیں ہم روٹھ گئے اب آ کر پیار جتائے ہیں
a۔ جو آنکھیں مند گئیں رور و کر اور گھل گھل کر جو چراغ بجھے
- ۳۲ ii۔ ظالم نے اپنے ظلم سے خود اپنے ہی اُفق دھندلائے ہیں
نظم نمبر ۳۳۔ وقت کم ہے بہت ہیں کام چلو
- ۳۳ a۔ کہہ رہا ہے خرام باد صبا

۳۵	ii۔ بحر عالم میں اک پنا کر دو
	نظم نمبر ۳۱۔ اپنے دیس میں اپنی بستی میں اک اپنا بھی تو گھر تھا
۳۵	i۔ آخر دم تک تجھ کو پکارا آس نہ ٹوٹی دل نہ ہارا
۳۶	ii۔ سب فانی اک وہی ہے باقی آج بھی ہے جو کل ایشر تھا
۳۸	نظم نمبر ۳۹۔ تری بق کا سفر تھا قدم قدم اعجاز
۳۸	نظم نمبر ۳۰۔ ہے حسن میں ضوغم کے شراروں کے سہارے
	اشعار میں اضافہ
۳۹	اعراب اور تلفظ کے بارہ میں رہنمائی
۴۲	فرہنگ GLOSSARY
۴۴	کلام طاہر کی طباعت پر اظہار خوشنودی اور دعائیں
۴۵	کلام طاہر میں اضافے اور لندن سے طباعت
۴۶	اپنی جھولی کے چند لعل و جواہر

alislam.org/urdu

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی عبدہ المسیح الموعود

آج جو شاہکار آپ کی خدمت میں پیش کر رہی ہوں وہ کچھ ٹکڑوں کو جوڑ کر بنا ہے۔ ہر ٹکڑا سیدی و آقائی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہے۔ میں نے صرف انہیں ترتیب دے کر فریم کیا ہے۔ یہ میرے پاس ایک امانت تھی جو اس کے حقداروں یعنی ساری جماعت کو ادا کر رہی ہوں۔ پس منظر یہ ہے کہ ۱۹۹۱ء میں 'کلام طاہر' دیکھ کر خیال آیا کہ طباعت شایان شان نہیں ہے۔ چھوٹی سے پتلی سی کتاب، کتابت کی غلطیاں، نظمیں نامکمل، سرورق پر دھندلی تصویر۔ یہ کتاب تو اس سے بہت بہتر طریق پر شائع ہونی چاہئے، کیوں نہ لجنہ کراچی یہ کام کر لے۔ اپنی رفیقہ کار مسز برکت ناصر سے مشورہ کیا تو وہ اچھل پڑیں۔ ہم نے دعا کی اور حضور پر نور سے اجازت حاصل کرنے کے لئے خط لکھ دیا۔ ۲۳ مارچ ۱۹۹۲ء کا تحریر کردہ مکتوب موصول ہوا:

”آپ نے جو کلام طاہر کے متعلق لکھا ہے اس پر آپ کا شکریہ۔ اس میں کئی جگہیں ایسی ہیں جن میں ابھی تک پوری تسلی نہیں۔ شاید کسی وقت اصلاح کا موقع مل جائے۔ لیکن آپ کے نزدیک کوئی غلطی رہ گئی ہے تو اس کی طرف بھی متوجہ کریں اس کو بھی ٹھیک کر لیں گے اور پھر انشاء اللہ چھپوانے کی اجازت بھی دی جاسکتی ہے۔ کچھ پرانی نظموں میں سے بھی ایک آدھ شامل کی جاسکتی ہے“۔

خاکسار نے سرخوشی میں چند کتابت کی غلطیاں لکھیں اور کچھ اشعار پر نظر ثانی کی درخواست کی۔ مقصد صرف یہ تھا کہ بات آگے بڑھے اور حضور اپنے کلام پر نظر ثانی کا کام شروع فرمائیں۔ حضور پر نور کا پذیرائی کا مکتوب ملا:

”آپ کا خط ملا۔ نثر میں ایسے لطیف اور اعلیٰ پائے کے شعر بہت کم پڑھنے میں آتے ہیں جیسے آپ کا یہ خط ہے۔ بعض چھوٹے چھوٹے لطیف اشاروں کے ساتھ بعض مضامین پر ایسے عمدہ تبصرے آپ نے کئے ہیں جیسے کسی خوبصورت سیرگاہ میں جاتے ہوئے انسان کبھی دائیں کبھی بائیں

قابل دید مقامات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ماشاء اللہ آپ کو یہ خوب فن عطا ہوا ہے۔ اللہ آپ کی ذہنی، قلبی صلاحیتوں کو اور بھی چمکائے اور روشن تر فرمائے۔ خلاصہ آخری بات کا یہی ہے کہ اگر آپ متوجہ نہ کراتیں تو شاید اپنے کلام پر نظر ثانی کی توفیق ہی نہ ملتی۔ اور ملتی بھی تو بہت محنت کرنی پڑتی۔ آپ نے تو ایک ایک جگہ جہاں ضرورت تھی کہ توجہ کی جائے ہاتھ لگا لگا کر دکھادی۔

امید ہے جب باقی مسودہ آئے گا تو پھر باقی کام بھی انشاء اللہ اسی طرح آسان ہو جائے گا۔ اب تو اس کی شدت سے انتظار ہے۔ ابھی تک تو آپ نے بھیجا ہی نہیں حالانکہ اب تک دیر کرنے کا دوش مجھ پر رہا.....۔ امید ہے جب آپ کلام شائع کرائیں گی تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مستند ہوگا اور وہ لوگ جو اپنی طرف سے نئے نئے نمونے شائع کراتے رہتے ہیں وہ سلسلہ اب ختم ہو جائے گا۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔“

(مکتوب ۲۸ فروری ۱۹۹۳ء)

☆.....☆.....☆.....☆

شوکت مضمون اور کیفیات کی لطافت کی چند مثالیں

جو مشورے حضور پر نور کو بھیجوائے تھے ان میں محترم محمد سلیم صاحب شاہ جہانپوری کی آراء بھی شامل تھیں۔ حضور نے ہمیں فن شعر اور فن اصلاح، خاص طور پر اشعار میں مضامین کے بیان کی اہمیت سمجھائی۔ یہ اس لائق ہے کہ اعلیٰ پائے کی تنقیدی کتب میں جگہ پائے۔ آپ نے تحریر فرمایا:

”.....شعر کی دنیا اس سے زیادہ وسیع ہے کہ زبان درست ہو اور غلطیوں سے پاک ہو اور محاورہ نکلسالی کا ہو اور اوزان کے لحاظ سے اور لفظوں کے استعمال کے لحاظ سے کلام نوک زبان پر بھاری نہ ہو۔ بعض اوقات صحت زبان اور صحت محاورہ کے تقاضے جذبات کی شدت کے اظہار اور اظہار حق سے متصادم ہو جاتے ہیں یعنی اظہار حق جس زبان میں ممکن ہو اس سے بہتر مرصع زبان میں مگر حق سے کچھ ہٹ کر ایک بات کی جاسکتی ہے۔ بعض دفعہ ممکن نہیں رہتا کہ بیک وقت کوئی اپنے متموج جذبات اور سچائی اور گہرے درد کے تقاضے پورے کرتے ہوئے زبان کی صحت اور قاعدے قانون کی پابندی کا بھی حق ادا کر سکے۔ ایسی صورت میں کبھی کبھی کچھ نہ کچھ مروّج قاعدوں کو توڑنا

بھی پڑتا ہے اور استثناء کی نئی کھڑکیاں کھولی جاتی ہیں۔ دنیا کے تمام چوٹی کے شعراء نے کیفیات کے اعلیٰ تقاضوں پر بارہا زبان دانی کی قیود کو قربان کیا ہے۔ شیکسپیر میں بھی یہ بات ملتی ہے اور غالب میں بھی۔ اور دیگر شعراء میں بھی اپنے اپنے مرتبہ اور اسلوب کے اعتبار سے کچھ نہ کچھ ایسی مثالیں دکھائی دیتی ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اردو اور عربی کلام میں بھی یہی بالا اصول کارفرما ہے کہ شوکت مضمون اور کیفیات کی لطافت پر زبان دانی کے نسبتاً ادنیٰ تقاضوں کو قربان کیا جائے.....“

(مکتوب ۱۶ جنوری ۱۹۹۳ء صفحہ ۱)

☆.....☆.....☆.....☆

آئینِ سخن اور آئینِ حق

اس ٹھوس تحریر کے ساتھ اسی مکتوب سے ایک ہلکا پھلکا ٹکڑا بھی پیش کرتی ہوں۔ انداز لطیف لیکن سبق بہت ثقیل۔ تحریر فرماتے ہیں:

”مکرم محترم سلیم صاحب شاہجہاںپوری نے خوب لکھا ہے کہ آئینِ سخن میں اصلاح تجویز کرنا گستاخی شمار نہیں ہوتا، یہ بالکل درست ہے۔ اسی سے حوصلہ پا کر میں ان کی خدمت میں یہ بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آئینِ سخن میں اصلاح قبول نہ کرنا بھی غالباً گستاخی شمار نہیں ہوگا۔ خصوصاً جبکہ پاس ادب رکھتے ہوئے احترام اور معذرت کے ساتھ ایسا کیا جائے۔“

دوسری بات یہ ہے کہ آئینِ سخن ہی کی بات نہیں، آئینِ حق یعنی سچائی کے آئین میں بھی توازل سے یہی دستور چلا آ رہا ہے کہ تصحیح گستاخی شمار نہیں ہوتی۔ نماز باجماعت میں بھی اللہ تعالیٰ نے یہی سبق ہمیں دیا ہے۔ سبحان اللہ! کیا پاکیزہ طریق اصلاح کا سکھایا۔ سبحان اللہ ہی کی ذات ہے۔“

(مکتوب ۱۶ جنوری ۱۹۹۳ء صفحہ ۲)

فلسفہ اصلاح

اصلاح کے مشورے اور اصلاح قبول کرنے کے اختیار کے ساتھ آپ نے فلسفہ اصلاح بھی سمجھایا۔ فرماتے ہیں:

”ہاں فلسفہ اصلاح تو میرے نزدیک ہر قادر الکلام استاد کا یہ حق تو ہے کہ کسی دوسرے کے شعر کی اصلاح کرے لیکن اصلاح کا حق صرف اتنا ہی ہے کہ اس مضمون کو تبدیل کئے بغیر جو شاعر بیان کرنا چاہتا ہے۔ بہتر الفاظ میں (زبان کے سقم کو دور کر کے) بیان کرنے میں اس کی مدد کرے یا اگر طرز بیان بے جان ہے تو الفاظ کے تغیر و تبدل سے اسی مضمون میں جان ڈال دے مگر نیا مضمون داخل کرنے کو میں اصلاح نہیں سمجھتا، نہ ہی زبان کی اصلاح کرتے کرتے مضمون کا حلیہ بگاڑ دینا میرے نزدیک اصلاح میں داخل ہے۔“

(مکتوب ۱۶ جنوری ۱۹۹۳ء، صفحہ ۳)

خاکسار تسلیم کرتی ہے کہ اپنی کم نہی کی وجہ سے ذوقِ سلیم کی بلندیوں پر متمکن پیارے حضور کی کوفت کا سامان کیا۔ مگر یہ تو دیکھئے کہ اس معدنِ علم پر ہلکی سی دستک سے کیا کیا خزان اُبل پڑے، کیسے کیسے ٹھنڈے بیٹھے پانیوں کے چشمے جاری ہو گئے۔ ایک کوہِ وقار کے نہاں خانہ دل کی کچھ کھڑکیاں کھل گئیں۔ پس میری کوتاہیوں سے صرف نظر کر کے اس سدا بہار گلستان کی سیر کیجئے۔ فرماتے ہیں:

”..... جو کام ساہا سال سے کرنے کو پڑا تھا مگر نہ وقت ملتا تھا نہ دماغ میسر آتا تھا وہ آپ نے آسان کر دیا۔ نشان لگا کر بھیج دئے اور پیچھے پڑ کر مجبور کر دیا کہ اب اس کام کو نہ ٹالو۔ حسن اتفاق سے مسودہ ملنے کا وقت بھی نہایت موزوں ثابت ہوا۔ چنانچہ کینیڈا سے واپسی پر بالینڈ میں قیام کے دوران کچھ فرصت میسر آگئی اور اللہ کے فضل سے دو دن کے اندر ہی ان مقامات کی تصحیح کی توفیق مل گئی جن کے متعلق دیرینہ خلش تو تھی مگر وقت کے ہاتھوں مجبور تھا۔ یہی روک تھی کہ کبھی کسی کو کلام شائع کرنے کی اجازت نہیں دی اور جنہوں نے بلا اجازت شائع کیا انہوں نے نہ صرف اس حصے کو اسی طرح غلط شائع کر دیا جس پر میں نظر ثانی کرنا چاہتا تھا بلکہ ہو کتابت کی وجہ سے سُوء فہم کی بناء پر کلام میں مزید بہت سے سقم پیدا کر دئے۔ مثلاً اضافت کا غلط استعمال، الفاظ کی بے جا تکرار وغیرہ۔ جس نے

مضمون بھی بگاڑا اور وزن بھی توڑا۔ علاوہ ازیں بعض الفاظ کا چھٹ جانا وغیرہ وغیرہ۔ اب ان سب جگہوں پر میں نے درستی کر دی ہے مگر یہ غلطیاں نہیں تھیں بلکہ کتابت یا ناشر کے فہم کا قصور تھا۔ لیکن اس قبیل کے قابل اصلاح شعروں کے علاوہ بھی متعدد ایسے اشعار تھے جو کئی طرح کے سقم رکھتے تھے جن کے لئے دماغ اور وقت کا میسر آنا ایک مسئلہ بنا ہوا تھا۔ مدت سے ذہن یہی بات سوچتا اور ٹالتا رہا کہ کسی وقت تسلی سے ٹھیک کر کے زبان کے تقاضے قربان کئے بغیر مضمون کا حق ادا کرنے کی کوشش کروں گا۔ اور اگر آپ اس طرح مستقل مزاجی اور صبر کے ساتھ مجھے بار بار 'تنگ' نہ کرتیں تو شاید یہ کام کبھی بھی نہ ہوتا.....“۔

(مکتوب ۱۶ جنوری ۱۹۹۳ء، صفحہ ۳)

☆.....☆.....☆.....☆

لفظوں کے حکیمانہ انتخاب میں جانکاہی کی چند مثالیں
 پیارے حضور نے نظموں کی اصلاح کرتے ہوئے جو حکمتیں سمجھائی ہیں وہ علوم کا ایک خزانہ
 ہیں۔ جن کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کسی چیز کو سرسری نظر سے نہیں دیکھتے بلکہ حرف
 حرف اور لفظ لفظ کے مزاج کی تہ میں اترتے ہوئے مناسب جگہ پر استعمال فرماتے ہیں۔ اور اس کے
 ساتھ ایک مربوط فکری پس منظر ہوتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:
 ”آپ کو اندازہ نہیں ہے کہ میں جو شعر کہتا ہوں وہ صرف اکیلا ہی نہیں بلکہ بعض دفعہ اس کی دس
 دس اور پندرہ پندرہ متبادل صورتیں ذہن میں آئی ہوتی ہیں اور پھر ان میں سے ایک کو کسی وجہ سے
 چنتا ہوں۔ تو اب میں آپ کو اپنے ساتھ وہ سارا سفر کس طرح کرواؤں کہ کیوں بالآخر متعدد امکانی
 صورتوں میں سے ایک کو اختیار کیا۔“

(مکتوب محررہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۹۳ء، صفحہ ۱۳)

☆.....☆.....☆.....☆

اب حضور پر نور کے مکاتیب سے لفظوں کے چناؤ میں جانکاہی کی کچھ مثالیں پیش کرتی ہوں۔
 نظم نمبر ۱

تاریکی پہ تاریکی اندھیروں پہ اندھیروں

حضور انور نے تحریر فرمایا:

”آپ کا خط ملا۔ اندھیروں پہ اندھیروں کے متعلق آپ نے لکھا ہے کہ اسے اُن دھیرا پڑھنا پڑتا ہے۔ اس سے میں آپ کا جو مطلب سمجھا ہوں وہ یہ ہے کہ نون غنہ غائب سا پڑھا جائے جو وزن میں اضافہ نہ کر سکے۔ آپ کے نزدیک اگر نون غنہ پڑھا جائے تو ’سویروں پر سویرے‘ کی طرز اور وزن پر اندھیروں پر اندھیروں پڑھا جائے گا۔ ورنہ اُن اور دھیرا دو حصے پڑھنے پڑیں گے۔ آپ کی دلیل بڑی واضح ہے اور خلاصہ اس کا یہی نکلتا ہے کہ نون غنہ اس طرح ادا ہو کہ گویا زائد لفظ موجود ہی نہیں۔ اس طرح ادھیروں اور اندھیروں کا ایک ہی وزن ہوگا۔ اسی اصول کو مندرجہ ذیل مثالوں پر بھی چسپاں کر کے دکھائیں۔

’انگاروں پر انگارے‘ اس میں آپ ’اُن گارہ پڑھیں گی یا نون غنہ کے ساتھ اُن گارہ‘ کر کے پڑھیں گی۔ اور اگر نون غنہ پڑھیں گی تو کیا نون کا عدم سمجھا جائے گا اور انگارے کو ایک ہی وزن پر پڑھا جائے گا؟ صاف ظاہر ہے کہ جب نون غنہ آئے تو بعض دفعہ بہت خفیف پڑھا جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ وہ بعد والے حرف میں مدغم ہو کر اس میں ایک قسم کی تشدید (شد) پیدا کر دیتا ہے۔ پس باوجود اس کے کہ انگارے کو اُن گارے نہیں پڑھتے۔ پھر بھی نون کے گاف میں ادغام کی وجہ سے گاف میں ایک قسم کی تشدید آجاتی ہے۔ لیکن واضح تشدید نہیں ہوتی۔ پس اس کو اپنے ذہن میں دہرائیں تو میری بات سمجھ میں آجائے گی کہ انگارے اور گارے دونوں کا ایک وزن نہیں جبکہ آپ کے بتائے ہوئے طریق سے دونوں کا ایک ہی وزن بنتا ہے جو ’سویروں‘ کے وزن پر ہے۔ اسی طرح ’انگشت‘ لفظ ہے پھر ’انبار‘ ہے ’انجام‘ ہے نیز ’انگشت‘ نہیں پڑھا جاتا۔ اور نہ ہی اُن گشت پڑھا جاتا ہے انگشت پڑھا جاتا ہے۔ میں آپ کو مصرع بتاتا ہوں:

انگشت نمائی سے کچھ بات نہیں بنتی

اس کو چاہے اُن گشت پڑھیں یا ’انگشت‘۔ وزن پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اسی طرح ’دندان‘ ہے اس کو

نہ دن دان، اور دن داں پڑھا جاتا ہے۔ آپ کے اصرار نے تو مجھے انگشت بدنداں کر دیا ہے کہ آپ
 ’اندھیروں پر اندھیرے‘ کو ’سویروں پر سویرے‘ کے وزن پر پڑھنا چاہتی ہیں جبکہ میں اسے قندیلوں پر
 قندیلیں، اور زنجیروں پر زنجیروں کے وزن پر پڑھتا ہوں نہ زن جیریں‘۔

(مکتوب ۵/ دسمبر ۱۹۹۳ء)

بعد میں آپ نے اس مصرع کو تبدیل فرما دیا:

تاریکی پہ تاریکی گرا ہی گرا ہی گمراہ

☆.....☆.....☆.....☆

’آیا وہ غنی جس کو جو اپنی دعا پہنچی‘

’چوتھے بند کے پہلے شعر آیا وہ غنی جس کو جو اپنی دعا پہنچی‘ میں آپ نے ’جو‘ کو ’جب‘ سے بدل
 دیا ہے۔ سمجھ نہیں آئی کہ کیوں ’جب‘ سے بدلا گیا ہے اصل میں ’جو‘ اور ’جب‘ میں ایک بہت لطیف فرق
 ہے جس کو وہی جان سکتا ہے جس نے جانکا ہی سے معنوں کی تہ میں اتر کر الفاظ کا چناؤ کیا ہو۔
 جب اپنی دعا پہنچی‘ کا تو مطلب یہ ہے کہ بس ہماری دعا کی دیر تھی جیسے ہی پہنچی لگ گئی۔
 حالانکہ کلمہ طیبہ کے لئے ’یرفعہ العمل الصالح‘ بھی ہونا چاہئے۔ یہ تو نہیں کہ جس کسی نے درود
 شریف پڑھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو جا پہنچا۔ خاص کیفیات میں اٹھتی ہوئی دعا ہی ہے
 جو رفعتوں کو پاتی ہے اور وہی ہے جو مقدر سنوارا کرتی ہے۔ اس لئے ’جو‘ ہی رہنے دیں۔ وہی دعا
 بخت سنوار سکتی ہے جو اس تک پہنچنے کی سعادت پا جائے۔ ’جو‘ میں جو انکسار ہے اس کا لطف ’جب‘ میں
 نہیں۔‘

(مکتوب ۱۶/ جنوری ۱۹۹۳ء صفحہ ۶)

☆.....☆.....☆.....☆

نظم ”ظہور خیر الانبیاء“ سے خاکسار کو بے حد پیار تھا۔ نظم حضور کی ہے اضافے بھی آپ نے خود

فرمائے لیکن بہت دُور کھڑی میں اس بات سے لطف لیتی رہتی ہوں کہ ہو سکتا ہے اس تبدیلی میں خاکسار کی تحریک کا کوئی دخل ہو۔ جب یہ نظم جلسہ سالانہ جرمنی ۱۹۹۳ء میں پڑھی گئی تو میں نے فون پر سنی اور نوٹ کی۔ آپ نے درج ذیل اشعار کا اضافہ فرمایا تھا۔ مکتوب میں تحریر ہے:

”کہیں کہیں مضمون کو مزید اجاگر کرنے کے لئے بعض اشعار کا اضافہ بھی کرنا پڑا ہے مثلاً ”ظہور خیر الانبیاء“ کے آخری بند کو تبدیل کرنے کے علاوہ ایک بند بڑھا بھی دیا ہے۔ اب اس کی شکل یوں بن جائے گی:

دل اس کی محبت میں ہر لحظہ تھا رام اس کا
 اخلاص میں کامل تھا وہ عاشق تام اس کا
 مرزائے غلام احمد - تھی جو بھی متاعِ جاں
 کر بیٹھا نثار اس پر - ہو بیٹھا تمام اس کا
 اس دور کا یہ ساقی - گھر سے تو نہ کچھ لایا
 مے خانہ اسی کا تھا - مے اُس کی تھی جام اُس کا
 سازندہ تھا یہ، اس کے - سب سا جھی تھے میت اس کے
 دُھن اُس کی تھی گیت اُس کے لب اس کے پیام اُس کا
 اک میں بھی تو ہوں یارب - صیدِ تہِ دام اُس کا
 دل گاتا ہے گن اس کے - لب چپتے ہیں نام اُس کا
 آنکھوں کو بھی دکھلا دے - آنا لبِ بام اُس کا
 کانوں میں بھی رس گھولے - ہر گام - خرام اس کا
 خیرات ہو مجھ کو بھی - اک جلوہ عام اُس کا

پھریوں ہو کہ ہودل پر - الہام کلام اُس کا
 اُس بام سے نور اترے نعمات میں ڈھل ڈھل کر
 نغموں سے اٹھے خوشبو۔ ہو جائے سرودِ عجز“

(مکتوب ۱۶ جنوری ۱۹۹۳ء صفحہ ۵۴)

’شاعری جزویست از پیغمبری‘ اس سے زیادہ کہیں اور صادق نہیں آتا۔

☆.....☆.....☆.....☆

کچھ تراسیم و اضافے کے بعد اس کا حسن دوبالا ہو گیا تھا۔ میں نے حضور انور کی خدمت
 میں نظم سن کر اپنے تاثرات لکھے۔ میں نے تو کیا لکھا ہوگا ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں مگر آپ کا مکتوب آ
 پ کے حسن و احسان کا مرقع ہے۔

’آپ کی طرف سے لجنہ امریکہ سے خطاب کا اردو ترجمہ اور میرے کلام کا کتابت شدہ مسودہ
 موصول ہوا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اپنے خط میں آپ نے نعت ”ظہور خیر الانبیاء صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ
 وسلم“ کے حوالے سے جو تبصرہ کیا ہے اس میں دو باتیں قابل غور ہیں۔

ایک تو یہ کہ ماشاء اللہ بہت ہی خوبصورت زبان میں تبصرہ کیا ہے اور جن جذبات کا اظہار کیا ہے
 وہ بھی بہت لطیف ہیں۔ اور یہ بھی بالکل درست ہے کہ اس نظم پر محض آپ کی یاد ہی نہیں آئی بلکہ جذبہ
 احسان کے ساتھ یاد آتی رہی۔ کیونکہ اس کے بہت سے شعرا ایسے تھے جن کے متعلق مجھے خیال تھا کہ
 اصلاح کے محتاج ہیں لیکن وقت نہیں ملتا تھا۔ آپ نے درست طور پر ان کی نشان دہی کی اور اصلاح
 کروا کے چھوڑی ورنہ میں کئی سال سے اسے ٹال رہا تھا اس لئے یہ نعت اور اس کے علاوہ کئی اور نظموں
 پر آپ کی توجہ کے نتیجے میں جو وقت نکالا ہے یہ مواقع ہمیشہ جذبہ احسان کے ساتھ آپ کی یاد دلاتے
 ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ“۔

(مکتوب ۲۲ اکتوبر ۱۹۹۳ء)

نظم نمبر ۲

نظم ”اے شاہ کی ومدنی سیدالورہی“ کے ایک مصرع ۔

اے میرے والے مصطفیٰ اے میرے مجتبیٰ

کے متعلق پیارے آقا نے خاکسار کو اچھی طرح سمجھانے کے لئے وضاحت سے، دلائل سے، علمی وزن کے ساتھ ایک اچھوتا نقطہ بیان فرمایا ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:

”آپ نے ’میرے والے مصطفیٰ‘ میں لفظ والے کو سقم سمجھتے ہوئے ’تو ہی تو مصطفیٰ ہے مرا‘ تجویز کیا ہے۔ یہ دو جوبات سے مجھے قبول نہیں۔ ایک یہ کہ اس نظم کی شان نزول تو ایک روایا میں ہے جس میں ایک شخص کو دیکھا جو بڑی پردرد آواز میں حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی کلام پڑھ رہا ہے۔ ان شعروں کا عمومی مضمون تو مجھے یاد رہا مگر الفاظ یاد نہیں رہے البتہ ایک مصرع جو غیر معمولی طور پر دل پر اثر کرنے والا تھا وہ ان الفاظ پر مشتمل تھا:

’اے میرے والے مصطفیٰ‘

خواب میں اس کا جو مفہوم سمجھ میں آیا وہ یہ تھا کہ لفظ ’والے‘ نے بجائے اس کے کہ سقم پیدا کیا ہو اس میں غیر معمولی اپنائیت بھردی اور قرآن کریم کی بعض آیات کی بھی تشریح کر دی جن کی طرف پہلے میری توجہ نہیں تھی۔ عموماً یہ تاثر ہے کہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی مصطفیٰ ہیں حالانکہ قرآن کریم میں حضرت آدمؑ، حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ اور آل ابراہیم (اسحقؑ، یعقوبؑ، اسمعیلؑ) حضرت موسیٰؑ اور حضرت مریمؑ حتیٰ کہ بنی آدم کے لئے بھی لفظ ’اصطفیٰ‘ استعمال ہوا ہے۔ تو مصطفیٰ ایک نہیں، کئی ہیں۔ پس اگر یہ کہنا ہو کہ باقی بھی مصطفیٰ ہونگے مگر میرے والا مصطفیٰ یہ ہے تو اس کا اظہار ان الفاظ کے علاوہ دوسرے الفاظ میں ممکن نہیں۔ یہ بات ایسی ہی ہوگی جیسے کوئی بچہ ضد کرے کہ مجھے میرے والی چیز دو۔ میرے والی کہنے سے مراد یہ ہوتی ہے کہ مجھے محض یہ چیز نہیں چاہئے بلکہ وہی چیز

چاہئے جو میری تھی۔ اس طرز بیان میں اظہار عشق بھی محض 'میرے مصطفیٰ' کہنے کے مقابل پر بہت زیادہ زور مارتا ہے۔ پس رویا میں ہی میں یہ نہیں سمجھ رہا کہ اس میں کوئی نقص ہے بلکہ اس ظاہری نقص میں مجھے فصاحت و بلاغت کی جولانی دکھائی دی اور مضمون میں مقابلتہ بہت زیادہ گہرائی نظر آنے لگی۔

علاوہ ازیں چونکہ یہ طرز بیان محض ریڑھی والوں کی نہیں ہوا کرتی جو کہ ایک عامیانا طرز ہے بلکہ بچوں کی سی ادا بھی ہوا کرتی ہے جس میں معصومانہ پیارا اور اپنائیت جوش مارتے ہیں۔ پس اس پہلو سے میں نے نہ صرف خواب میں ظاہر کردہ الفاظ کے ساتھ وفا کی بلکہ اسے ہر دوسری طرز بیان سے بہتر بھی پایا۔ ہاں 'اے میرے والے مجتبیٰ' 'اے میرے مصطفیٰ' کے بعد پورا سجتا نہیں۔ ویسے بھی مصطفیٰ مجتبیٰ، مرتضیٰ وغیرہ خدا کی طرف منسوب ہوتے ہیں اس کی جگہ میں سوچ رہا ہوں کہ یہ کیوں:

اے میرے والے مصطفیٰ، اے میرے راہنما

یا پھر 'اے میرے والے مصطفیٰ میں ہو چکا ترا' بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن اس شعر کے دوسرے مصرع میں جو الفاظ ہیں رویا میں قریباً یہی الفاظ تھے جیسا کہ مجھے یاد پڑتا ہے مگر سو فیصد یقین سے نہیں کہہ سکتا۔ اس میں لفظ 'تیری' شامل ہوتا تو لفظ اُمت کی وضاحت تو ضرور ہو جاتی کہ کس کی اُمت مراد ہے مگر ایسی اُمت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی طرف منسوب کرنا جو مہدی کو ہادی سے جدا سمجھے پسندیدہ بات نہیں ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے بھی عَلَمَاءُ هُمْ کہہ کر ان علماء کو اُن لوگوں کی طرف منسوب کر دیا جن کا ذکر سَيِّئَاتِي عَلَي النَّاسِ زَمَانٍ..... کی حدیث میں مذکور ہے۔ اور ان کے لئے عَلَمَاءُ اُمَّتِي..... نہیں فرمایا ہاں جہاں ربانی علماء کا ذکر فرمایا وہاں یہ فرمایا کہ عَلَمَاءُ اُمَّتِي كَانِيَاءِ بَنِي اِسْرَائِيل۔ پس اگر چہ محض اُمت کا لفظ کچھ خلا کا سا احساس پیدا کرتا ہے مگر اسے تیری امت کی بجائے کسی اور رنگ میں بدلا جاسکے تو بہتر ہوگا۔ مثلاً اس طرح کہ اہل

دنیا یا علماء سوء ہمیں جدا جدا
 نہ سمجھتے۔ مگر یہ اظہار اس چھوٹے سے مصرع میں سمانا مشکل ہے۔ بہر حال خواب میں جو کیفیات
 تھیں میں ان کے ساتھ وفاداری کرنا چاہتا ہوں۔ ان میں درد کا مضمون تھا بحث کا نہیں۔ آپ نے جو
 یہ تجویز دی امت تری سمجھتی نہیں کیوں یہ ماجرا۔ اس کیوں میں تو بحث کا رنگ ہے جبکہ جدا جدا میں
 اظہار درد اور بیکسی ہے۔ ایک متبادل یہ بھی زیر غور لایا جاسکتا ہے بلکہ یہی اختیار کر لیں۔

اے میرے والے مصطفیٰ اے سید الوری
 اے کاش ہمیں سمجھتے نہ ظالم جدا جدا

☆.....☆.....☆

”اڑتے ہوئے بڑھوں، تری جانب سوئے حرم“

اس مصرع میں آپ نے اڑتا ہوا تجویز کیا ہے۔ آپ کی یہ تجویز مجھے قبول تو ہے۔ لیکن میں نے
 اگرچہ اردو گرامر زیادہ نہیں پڑھی پھر بھی مجھے لگتا ہے کہ اڑتے ہوئے بھی ٹھیک ہے۔ خصوصیت سے
 یہ مخاطب کے وقت استعمال ہوتا ہے۔ غائب میں اڑتا ہوا پڑھتے ہیں لیکن مخاطب میں اڑتے
 ہوئے پڑھنا جائز ہے۔ اس لئے میں تو اسے اڑتے ہوئے پڑھوں تو مجھے زیادہ اچھا لگتا ہے۔ مگر آپ
 کی یہ تجویز مان لیتا ہوں کیونکہ میرے مضمون پر اس کا اثر نہیں پڑے گا۔“

(مکتوب ۱۶.۱.۹۳ صفحہ ۱۲)

نظم نمبر ۳

حضرت سید ولد آدم ﷺ

پیارے حضور نے ایک شفیق ماں کی طرح جو اپنے نادان بچے کو قریب تر کر کے زیادہ تفصیل سے
 آسان الفاظ میں سمجھاتی ہے ایک ایک تبدیلی کی حکمت سمجھائی۔
 ”نبیوں کا سرتاج ابنائے آدم کا معراج محمد“

مجھے ڈرتھا کہ آپ دونوں.....'کا معراج' کو'کی' میں بدل دیں گے کیونکہ مکرم سلیم شاہ جہانپوری صاحب نے اپنے کلام میں معراج کو'کی' یعنی تائیدی نسبت سے باندھا ہے اور اردو کتب لغات بھی اسے تائید میں ہی پیش کرتی ہیں۔ مگر ہم نے قادیان میں ہمیشہ اس کو مذکر ہی سنا اور ذہنی طور پر معراج کو تائید کے ساتھ استعمال کرنے پر دل آمادہ نہیں ہوتا۔ اس لئے میں نے عمداً ایوں سمجھ لیں کہ ضد کر کے اس غلطی پر اصرار کیا ہے۔ نبیوں کا سرتاج..... کہنے کے بعد اگر یہ کہا جائے کہ ابنائے آدم کی معراج تو گھٹیا سی ترکیب نظر آتی ہے جو معراج کی شان کے خلاف ہے۔ پس مجھے تو آنحضرت ﷺ ہمیشہ ہی ابنائے آدم کا معراج دکھائی دیتے ہیں نہ کہ ابنائے آدم کی معراج۔ پس بعض ایسے مقامات بھی ہوتے ہیں کہ جہاں شاعر اپنا حق سمجھتا ہے کہ چاہے دنیا اس کے کسی استعمال کو غلط قرار دے وہ اپنی مرضی سے عمداً کسی خاص مقصد کے پیش نظر اپنی غلطی پر مضر ہو۔

(مکتوب ۱۶ جنوری ۱۹۹۳ء، صفحہ ۱۶، ۱۷)

اس نظم میں بھی آپ نے نظر ثانی کے دوران کچھ تبدیلیاں فرمائیں اور ہر جگہ بات کو خوب کھول کر بیان فرمایا مثلاً۔ آپ نے ایک مصرع 'مٹ گئے مہر و ماہ واختم۔ صلی اللہ علیہ وسلم' کو تبدیل فرمایا۔ اور مفہوم کو واضح کرتے ہوئے فرمایا: "میں نے اس مصرع کو یوں کر دیا ہے۔

'مہر و ماہ نے توڑ دیا دم - صلی اللہ علیہ وسلم'

بھاگنے کے ساتھ دم کا ٹوٹنا ایک اور لطیف مناسبت بھی رکھتا ہے۔ کسی پر شوکت جلوہ کے مقابل دم

توڑ دینا اور دوڑتے ہوئے دم توڑنا ہم آہنگ ہیں۔" (مکتوب ۱۶۔۱۔۹۳ صفحہ ۱۴)

اب اس شعر کو پڑھ کر زیادہ لطف آئے گا۔

آپ کے جلوہ حسن کے آگے۔ شرم سے نوروں والے بھاگے

مہر و ماہ نے توڑ دیا دم - صلی اللہ علیہ وسلم

☆.....☆.....☆.....☆

متلاطم عرفان کا قلم صلی اللہ علیہ وسلم

پہلے یہ مصرع یوں تھا :

’بہ نکلا عرفان کا قلم صلی اللہ علیہ وسلم۔‘ حضور رحمہ اللہ نے اس کو درست فرمایا۔ سوچ کی گہرائی کا اندازہ کیجئے۔ درست کرنے کی وجہ اور مضمون سے وفا کا اندازہ لگائیے۔ تحریر فرماتے ہیں:

’یہ بھی ان جگہوں میں سے ایک ہے جس کو میں نے پہلے ہی نشان لگا رکھا تھا کہ وقت ملا تو ٹھیک کرنا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کی تجویز ’موج میں تھا عرفان کا قلم‘، ’بہ نکلا عرفان کا قلم‘ سے بہت بہتر ہے۔ مگر پہلے جو مضمون بیان ہوا ہے اس کے ساتھ ’موج میں تھا.....‘ مطابقت نہیں رکھتا۔ ’موج میں تھا‘ کا مضمون ایک ساکت جامد حالت کو پیش کر رہا ہے۔ لیکن پہلی طرز بیان تقاضا کرتی ہے کہ ایک چیز سے دوسری چیز ہوگی کی طرز پر اس میں کچھ ہو جانے یا کسی تبدیلی کا ذکر پایا جانا چاہئے جیسے عربی میں ’صبح‘ سات وغیرہ کلمات سے ادا کیا جاتا ہے۔ ’موج میں ہو گیا کا انداز ہونا چاہئے تھا یا پھر فعل کا استعمال کلیۃً ختم کر کے اس مصرع کو صفت موصوف کی ترکیب میں پڑھا جائے تو تب بھی کوئی حرج نہیں۔ اسی مجبوری کی وجہ سے میں نے ’موج میں تھا.....‘ کی بجائے ’بہ نکلا‘ کے الفاظ میں مضمون بیان کرنے کی کوشش کی لیکن دل میں یہ کھٹکتی تھی کہ بہ نکلا..... قلم کے متعلق کہنا جائز نہیں۔ کیوں نہ اس مصرع کا تعلق پہلے بند کے جاری مضمون سے توڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے باندھ دیا جائے۔ اس صورت میں یہ مصرع یوں بنے گا:

متلاطم عرفان کا قلم صلی اللہ علیہ وسلم

اس طرح مصرع کا پہلا نصف دوسرے نصف کے ساتھ نسبت توصیفی یا نسبت بدل اختیار کر

(مکتوب ۱۶ جنوری ۱۹۹۳ء صفحہ ۱۵)

لیتا ہے۔

☆.....☆.....☆.....☆

نظم نمبر ۴

نظم 'آج کی رات' میں ایک شعر ہے۔

آنکھ اپنی ہی ترے ہجر میں ٹپکاتی ہے
وہ لہو جس کا کوئی مول نہیں ، آج کی رات
اس کے پہلے مصرع کے متعلق حضور فرماتے ہیں۔

”اس کے متعلق تجویز ہے کہ اسے یوں بدل دیا جائے چشمِ عاشق ہی ترے ہجر میں ٹپکاتی ہے۔ مجوزہ مصرع دیکھنے میں تو بہت چست لگتا ہے مگر مشکل یہ ہے کہ، آنکھ اپنی ہی ترے ہجر میں ٹپکاتی ہے۔ میں جو بات میں کہنی چاہتا ہوں وہ چشمِ عاشق میں آ ہی نہیں سکتی۔ میں تو طعنہ آمیز دشمن کے مقابلہ پر اپنی ہی آنکھ کی محبت کو نمایاں کرنا چاہتا ہوں 'چشمِ عاشق' نے تو اس مضمون کا کچھ رہنے ہی نہیں دیا جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ دوسرے میں نے عمداً ہجر کو چھوڑ کر عشق اختیار کیا تھا کیونکہ بحث یہ نہیں کہ ہم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصل سے محروم ہیں کہ نہیں۔ بحث یہ ہے کہ ہمارا دل آپ کے عشق سے خالی ہے یا لبالب بھرا ہوا ہے۔ پس ہر چند کہ اس مصرع میں لفظ ہجر پڑھنا عشق پڑھنے کی نسبت زبان پر ہلکا ہے۔ مضمون کی مناسبت سے عشق ہی موزوں ہے۔ پس یہ مصرع یوں ہی رہے گا، آنکھ اپنی ہی ترے عشق میں ٹپکاتی ہے۔“

(مکتوب ۱۶.۱.۹۳ صفحہ ۸)

.....☆.....☆.....☆.....

’کاش اُتر آئیں یہ اڑتے ہوئے سیمیں لمحات‘

کا متبادل آپ نے یہ تجویز کیا ہے۔ ’کاش رُک جائیں یہ اڑتے ہوئے سیمیں لمحات‘
یہ تو بڑا خطرناک مشورہ ہے کیونکہ اڑتے ہوئے رکیں گے تو مریں گے گر کر۔ میرا جو تصور ہے وہ تو یہ ہے کہ جس طرح پرندے اترتے ہیں اسی طرح یہ روحانی لمحات نور کے پرندوں کی طرح اتر

آئیں۔ آپ نے دو مضامین کو دو مصرعوں میں Repeat کیا ہے یعنی رُک جائے اور ٹھہر جائے۔ جبکہ میں نے پہلے مصرع میں اڑتے ہوئے لمحات پر ندوں کی طرح اترنے کا مضمون باندھا ہے۔ پرواز میں رُک کر دھڑام سے گرنے کی بات نہیں کی۔ میرے تصور پر میرا زیادہ حق ہے۔ براہ کرم اس کے پرندہ باندھیں۔ اس بچارے کو تسلی سے اڑنے دیں۔“

(مکتوب ۱۵/مئی ۱۹۹۳ء، صفحہ ۶)

.....☆.....☆.....☆.....

نظم نمبر ۷

”برق تپاں ہے خندہ کہ خرمن اداس ہے

معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے یہ نظم پہلی اشاعت سے نقل کی ہے۔ میں نے تو پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو ان کے یہ نظم بھجوانے کے بعد یہ ہدایت کی تھی کہ برق تپاں ہے خندہ..... مصرع کی فوری اصلاح بھجوادیں اور غالباً وہ الفضل میں چھپ بھی گئی ہوگی۔ لیکن اس کے باوجود آپ کو سہو کتابت والی نظم ہی مل سکی بہر حال اس کی دو صورتیں میرے سامنے آتی ہیں۔ (۱) ’برق، تپاں ہے خندہ زن۔ خرمن اداس ہے‘ مگر اس میں یہ سقم ہے کہ وزن کی تال کے لحاظ سے خندہ زن تک کے مضمون کو پہلے نصف مصرع میں ہی سما جانا چاہئے تھا۔ کیونکہ اس نظم کا ہر مصرع دو حصوں میں بٹا ہوا ہے۔ گویا ’برق تپاں ہے خندہ‘ پر ایک ضرب ختم ہوتی ہے اور ’خرمن اداس ہے‘ پر دوسری۔ مگر خندہ زن کر دیا جائے تو ’زن‘ کا قدم اپنے نصف مصرع کی حدود میں رہنے کی بجائے دوسرے نامحرم نصف پر جا پڑتا ہے۔ اسی خیال سے میں نے اسے یوں کر دیا تھا۔

برق تپاں نہال۔ کہ خرمن اداس ہے

غالباً یہی بہتر رہے گا۔ ’خنداں اس لئے جائز نہیں کہ یہاں خندہ صرف زبر کا متحمل ہے الف کا

(مکتوب ۱۶۔۱۔۹۳۔۱۶ صفحہ ۱۸)

متحمل نہیں۔

نظم نمبر ۸

حضور ایدہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

”غمِ فرقت میں کبھی اتنا رُلانے والے

اس میں اصلاح یہ تجویز ہوئی ہے۔ ”غمِ فرقت میں کبھی خوب رُلانے والے“ لفظ ”خوب“ بہت خوب ہے۔ مگر لفظ ”اتنا“ میں جو اپنائیت اور شکوہ پایا جاتا ہے وہ ”خوب“ میں ہرگز نہیں۔ غالباً یہ اصلاح اس لئے تجویز کی گئی ہے کہ ”اتنا“ کے بعد اس کا جواب آنا چاہئے۔ حالانکہ یہ ضروری نہیں ہوا کرتا۔ بعض دفعہ بغیر جواب کے ہی شرطیہ حصہ پر کلام ختم ہو جاتا ہے اور قرآن کریم میں اس کی بہت ہی پیاری مثالیں موجود ہیں۔ ایک کہنے والا یہ بھی کہہ دیتا ہے کہ آپ نے مجھے اتنا رلایا ہے۔ ضروری نہیں کہ بعد میں وہ یہ بھی کہے کہ آنسو پونچھ پونچھ کر میری آنکھیں سرخ ہو گئیں۔ اس کے مقابل پر ”آپ نے مجھے خوب رلایا ہے“ میں لگتا ہے کہ بات ختم ہو گئی اور اپنی ذات میں یہ مضمون وہیں مکمل ہو گیا۔ لیکن لفظ ”اتنا“ ایک تشنگی باقی چھوڑ دیتا ہے۔ وہ خواہ شکوے کی ہو یا کسی اور چیز کی۔ پھر یہ تشنگی مضمون کو اور بھی رفعت عطا کرتی ہے۔ اس لئے میرے نزدیک یہاں بھی تبدیلی کی ضرورت نہیں۔“ (مکتوب ۹۳۔۱۶۔۱ صفحہ ۱۷)

☆.....☆.....☆

نظم نمبر ۹

اک ذکر کی دھونی مرے سینے میں رما کے

پہلے اس مصرع میں لفظ ”بھبا“ کے آتا تھا۔ جس پر نظر ثانی کی درخواست پر حضور انور نے تحریر فرمایا: لفظ ”بھبا“ سے متعلق آپ کی بات درست ہے کیونکہ ”بھبک“ سے ”بھبا“ کسی ڈکشنری میں نہیں ملا۔ یہ دراصل ہماری بچپن کی Slang تھی۔ خوشبو کے لئے ہمارے ذہن میں قادیان میں جو تصور پیدا ہوتا تھا وہ گویا اس طرح تھا کہ چھوٹا سا خوشبو کا جھونکا ہو تو اسے ”بھبا“ کہتے مگر خوشبو کا ایسا بھبا کہ گویا اس طرح تھا کہ چھوٹا سا خوشبو کا جھونکا ہو تو اسے اس کو ہم بچپن کی Slang میں ”بھبا“ کہا کرتے تھے۔

اسی طرح اگر شدید بدبو کا ذکر کرنا ہوتا تو اس کو ہم اس طرح بیان کیا کرتے تھے کہ فلاں شخص یا جگہ سے تو بدبو کے بھبا کے اٹھ رہے ہیں۔ پس ایسی Slangs مختلف علاقوں میں رائج ہو جاتی ہیں جو ڈکشیوں میں راہ پانے کے لئے لمبا عرصہ لیتی ہیں۔ اس لئے میں آپ کی بات مانتا ہوں۔ یہ لفظ ابھی تک عرف عام کی سند نہیں پاسکا لیکن ممکن ہے ہمارے گھر کی حد تک محدود رہا ہو۔ پس اس مصرع کو اب اس طرح تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

--○ سینے میں مرے ذکر کی اک دھونی رما کے

--○ بیٹھا رہا وہ ذکر کی اک دھونی رما کے

--○ اک ذکر کی دھونی مرے سینے میں رما کے

غالباً یہ آخری بہتر ہے۔ مگر تینوں میں سے جو آپ پسند کر لیں۔ اس معاملہ میں آپ کی پسند پر اعتماد کرتا ہوں۔ اگر تینوں ہی دل کو نہ لگیں تو مجھے ایک اور موقع دیں۔“ (مکتوب ۵ دسمبر ۱۹۹۲ء)

”کیا موم تھی جب دل نے جے نام خدا کے“

اس نظم کے ایک شعر۔

میں ان سے جدا ہوں مجھے چین آئے تو کیوں آئے

دل منتظر اس دن کا کہ ناچے انہیں پا کے

اس کے پہلے مصرع پر نظر ثانی کی درخواست کی تھی۔ پہلے تو ایسی جساتوں پر بہت نادم ہوتی تھی۔ مگر اب اس کے نتیجے میں خاکسار کو سمجھانے کے لئے جو شعر میں زبان و بیان کے متعلق علم کے دریا بہائے ہیں مجھے نازاں کر رہے ہیں۔ جو بھی پڑھے گا اس کا عالم مجھ سے مختلف نہیں ہوگا۔ ایسا لگتا ہے ساری عمر صرف ادب کا مطالعہ فرمایا ہے۔ تحریر ملاحظہ ہو:

’میں ان سے جدا ہوں مجھے چین آئے تو کیوں آئے‘

اس مصرع کے بارے میں آپ نے ترتیب بدلنے یا 'کیوں آئے' کی جگہ کوئی دوسرا لفظ لانے کی تجویز پیش کی ہے۔ لیکن مجھے آپ کے اصرار کی سمجھ نہیں آئی کہ کیوں ترتیب بدلی جائے۔ اسے اہل کلام جب پڑھتے ہیں تو 'آئے' دو آوازیں نہیں نکلتیں بلکہ دونوں آپس میں مدغم ہو جاتی ہیں۔ جس طرح غالب کے مرثیہ میں ہائے ہائے میں آخری 'ئے' کی آواز نمایاں نہیں ہے۔ 'آئے' اور 'ہائے' کی آواز کبھی soft پڑھی جاتی ہے اور کبھی 'ئے' کر کے الگ پڑھی جاتی ہے جب soft پڑھی جاتی ہے تو عملاً یہ اتنی خفیف ہو جاتی ہے کہ زبان پر بوجھ نہیں پڑتا اور اہل کلام اس کو ناگوار خاطر نہیں سمجھتے۔ مگر مسلم صاحب کا غالباً یہ بھی اعتراض ہے کہ 'کیوں آئے' پر وزن کا دم ٹوٹ جاتا ہے۔ انکو بتادیں کہ یہ 'آئے' اور 'ہائے' نہیں ہے یعنی 'ئے' پر الگ زور نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ سلیم صاحب کو جس طرح آتش کے اس مصرع میں 'آئے' استعمال ہوا ہے صرف اسی طرح آئے کہنے کی عادت ہے اور وہ soft 'آئے' پڑھ ہی نہیں سکتے۔ آتش کا پورا شعر یوں ہے:

بجا کہتے آئے ہیں ہیچ اس کو شاعر

کمر کا کوئی ہم سے مضمون نہ نکلا

اب یہاں 'آئے' پڑھنا پڑتا ہے اگر 'آئے' soft پڑھیں گے تو وزن ٹوٹ جائے گا۔ اس کے مقابل پر غالب کی نظم میں soft پڑھنے کی مثال موجود ہے۔ اسکی 'ہائے' والی نظم میں آخری 'ہائے' کو soft پڑھتے ہیں اور لمبا کر کے 'ہائے' نہیں پڑھتے بلکہ 'ہائے' پر ہی بات ختم ہو جاتی ہے۔ غالب کہتا ہے:

داد سے میرے ہے تجھ کو بے قراری ہائے ہائے

کیا ہوئی ظالم تری غفلت شعاری ہائے ہائے

اگر دوسرے ہائے کو بھی 'ہائے' پڑھیں تو اس میں 'ئے' کی آواز زائد ہے۔ اصل میں 'ہائے ہائے'

ہونا چاہیے تھا۔ اس کی یہ ساری نظم اسی طرح چلتی ہے۔ پھر غالب کہتا ہے۔

عمر بھر کا تو نے پیغام وفا باندھا تو کیا

یہ بڑا چست مصرع ہے اس میں کچھ زائد نہیں ہے اس کے مطابق اگلا مصرع یوں ہونا چاہئے تھا

کہ

عمر کو بھی تو نہیں ہے پانداری ہائے ہا

اگر آپ پہلے کو 'کیا' کر دیں تو جس طرح 'کیا' میں 'اے' زائد ہوتی ہے بالکل اسی طرح 'اے'

فرق ہے۔ پس میرے اس مصرع کی تقطیع کا جہاں تک تعلق ہے اس میں غالب کی 'ہائے ہائے' والی نظم

کی طرح ہی 'اے' زائد ہے اور یہاں 'اے' کی اس طرز کی واضح آواز نہیں ہے کہ گویا 'آ' اور 'اے' دو

حرف ہیں۔ بلکہ 'آ' کے ساتھ 'اے' کی آواز کو نرمی کے ساتھ مدغم کیا گیا ہے۔ بہر حال یہ کوئی سقم

نہیں جوٹی کے شعراء کے کلام میں بھی اس کی مثالیں ملتی ہیں۔ آپ دونوں بھی ماشاء اللہ ماہر فن اور قادر

الکلام شعراء ہیں۔ مجھے تو آپ کا کلام بھی اس سے خالی دکھائی نہیں دیتا اور پڑھتے وقت کئی مثالیں

سامنے آتی ہیں۔ لیکن چونکہ اردو ادب میں اس کی اجازت سمجھی جاتی ہے اور اہل فن بھی استعمال کرتے

ہیں۔ اس لئے میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا مثال کے طور پر مکرم سلیم صاحب کا یہ شعر ملاحظہ ہو۔

یہ زیت کیا ہے سکینت اگر نصیب نہ ہو

جو موت وجہ سکوں ہو تو کیا ہے کم اعجاز

اس میں اگر زیت پڑھیں گے تو کیا کا 'کاف' اور 'ی' دونوں زائد ہیں۔ کیونکہ فنی نکتہ نگاہ سے اس

کا وزن زیتا بنتا ہے۔ گویا کاف اور 'ی' دونوں زائد ہیں۔ لیکن اگر کیا پورا پڑھنا ہو تو پھر زیت کی

زائد بنتی ہے۔ اب یہ دیکھ لیں کہ ماشاء اللہ یہ شعر جوٹی کا ہے۔ لیکن پڑھنے کے انداز کے فرق سے وزن

پراثر پڑتا ہے اور سقم نظر آتا ہے۔ لیکن میرے نزدیک یہ سقم نہیں۔ پھر سلیم صاحب کا یہ شعر دیکھیں۔

ان بہتے آنسوؤں کا ہی تحفہ قبول ہو

ہے اس کے پاس کیا جو یہ تیرا غلام ہے

اس کے پہلے مصرع میں ظاہر اوزن ٹوٹتا ہے۔ اور 'بہتے' میں زیر پڑھنی پڑتی ہے۔ بڑی 'ے' نہیں پڑھی جاسکتی۔ یا ساکن یا زیر کے ساتھ الگ سے 'ت' آسکتی ہے، 'ے' کی گنجائش ہی نہیں۔ ان کی اس نظم کا اس سے اگلا شعر۔

پہرے بٹھا دے میری سماعت پہ یا خدا

ہی اس کی مثال ہے۔ حالانکہ بڑے قادر الکلام ہیں مگر یہ سقم ہے۔ اور وزن کے اعتبار سے 'پہرے' میں صرف زیر پڑھنی پڑتی ہے۔ اس پہلو سے اگر آپ اپنے کلام پر نظر ڈالیں تو اس میں بھی آپ کو اس کی کئی مثالیں ملیں گی۔ صرف کلام کی مجبوریاں سمجھانے کی خاطر ایک آدھ مثال بیان کر دیتا ہوں۔ کیا خوب مصرع ہے۔

'خشک آنکھوں سے نیر بہاؤں چہرے پر مسکان سجاؤں'

لیکن اس میں صرف 'سجا' پڑھا جاسکتا ہے۔ 'وں' زائد ہے لیکن شعراء عملاً ایسا کرتے ہیں۔ اجازت ہوتی ہے۔ ہرگز معیوب نہیں سمجھا جاتا۔ پھر یہ مصرع ملاحظہ فرمائیں۔

پھر کس گن پر اتراؤں اور فخر و مباہات کروں

اب اس میں اگر 'پھر' ہلکا پڑھیں تو 'پھر کس گن پر اتراؤں میں' ہونا چاہئے یعنی ایک 'میں' ڈالنا پڑے گا۔ اور اگر 'پھر' زور سے پڑھیں تو آپ والا مصرع موزوں ہو جائے گا۔ پس اس میں پڑھنے کے انداز کے فرق کی وجہ سے دو صورتیں ممکن ہیں۔ ایک ہے۔

'پھر کس گن پر اتراؤں'

پھر کس گن پر اتراؤں میں

اس میں لفظ 'میں' زائد کرنے کے باوجود وزن دونوں کا ایک ہے۔ بہر حال انداز قراءت نہ سمجھنے کی وجہ سے بعض اوقات نقص کا گمان ہوتا ہے۔ پڑھنے والے کے انداز پر اس کی درستی یا سقم کا انحصار ہے۔ عام بول چال میں بھی اس کی مثالیں بہت ملتی ہیں۔ چنانچہ بولنے والا حسب حالات 'آ۔ آئے' کہتا ہے اور کبھی soft 'آئے' کہتا ہے۔ جیسے کہتے ہیں۔

کب آؤ گے پیتم پیارے

یہاں 'آ'، 'آؤ' دو آوازیں ہیں اور 'آؤنا' جب کہتے ہیں تو اس میں دو آوازیں نہیں نکلتیں اور دوسری حرکت شدید نہیں پڑھی جاتی۔ زیر نظر مصرع میں آپ کو 'کیوں آئے' پر اعتراض ہے۔ اگر آپ اس کی ترتیب بدل لیں یا اس کی جگہ دوسرا لفظ لانے پر مصرعیں تو بے شک اس کو یوں کر لیں۔

میں اس سے جدا ہوں مجھے کیوں آئے کہیں چین

(مکتوب ۱۵.۵.۹۳ صفحہ ۷ تا ۹)

نظم نمبر ۱۰

اے میرے سانسوں میں بسنے والو

”آپ نے 'میری سانسوں' تجویز کیا ہے۔ ہم نے تو سانس کا لفظ ہمیشہ مذکر ہی استعمال کیا ہے۔ اور بالعموم اس کا مذکر استعمال ہی سنا ہے۔ آپ کی اس تجویز پر میں نے لغت بھی چیک کی ہے اس میں اس کا استعمال مذکر اور مؤنث دونوں طرح سے آیا ہے۔ جامع اللغات میں لکھا ہے 'سانس اندر کا اندر باہر کا باہر'۔ 'سانس پورے کرتا ہے'۔ 'سانس کا روگ' وغیرہ وغیرہ۔ بہر حال اگرچہ مؤنث استعمال ہو سکتا ہے اور شاید لکھنوی زبان کی نزاکتوں اور لطافتوں کے تابع وہاں مؤنث کا استعمال رائج ہو لیکن میں نے گھر میں اسے کبھی مؤنث نہ استعمال کیا نہ سنا۔ لغت بھی اس کے استعمال سے مانع نہیں اس

لئے اسی طرح رہنے دیں۔“

(مکتوب ۱۶ جنوری ۱۹۹۳ء صفحہ ۲۱)

☆.....☆.....☆.....

نظم نمبر ۱۳

کیا حال تمہارا ہوگا جب شدّ ادملانک آئیں گے

”آپ نے مسودہ میں شدّ اد کے معانی کی وضاحت کرتے ہوئے حاشیہ میں سورۃ تحریم کی آیت ﴿مَلَا نِكَّةٌ غَلَاظٌ شِدَادٌ﴾ کا جو حوالہ دیا ہے وہ اطلاق نہیں پاتا، یہ آیت نہ لکھیں کیونکہ شدّ اد پر شدّ اد کی مثال صادق نہیں آتی۔ اگر اس کا حوالہ دینا ہے تو پھر لکھ دیں کہ اگرچہ آیت میں لفظ شدّ اد ہے لیکن اُردو میں یہی معنی لفظ شدّ اد سے ادا ہوتا ہے۔ شدّ اد قوم عاد کے اس بادشاہ کا نام ہے جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا اور شعر کہتے وقت یہی میرے پیش نظر تھا۔ دوسرے لغوی لحاظ سے آیت میں جو لفظ شدّ اد ہے وہ ’شدید‘ کی جمع ہے۔ شدید کی جمع کی دوسری مثال قرآن کریم میں ’اشدّاء‘ بھی آئی ہے جبکہ میں نے لفظ شدّ اد استعمال کیا ہے جو کہ شدید سے مبالغہ کا صیغہ ہے اس لئے اگرچہ معنوی طور پر یہاں بھی مراد وہی ہے لیکن بہتر ہے کہ آپ قرآن کریم کا حوالہ دینے کی بجائے لغت کا حوالہ دیں کہ یہ شدید سے مبالغہ کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے بہت زیادہ سختی کرنے والا یہ قوم عاد کے ایک بادشاہ کا نام بھی ہے جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔ لغت کے حوالے سے بس یہ نوٹ دے دیں۔“

’آزاد کہاں وہ ملک جہاں قابض ہو سیاست پر ملاں‘

خاکسار نے عرض کی کہ ’ملاں‘ میں نون غنہ غیر ضروری ہے۔ آپ نے تحریر فرمایا:

”آپ کی یہ تجویز کہ لفظ ملاں کی بجائے ملا ہونا چاہئے‘ کی ضرورت نہیں۔ آپ سے اتفاق ہے۔ نون غنہ کٹوا دیں۔ آپ کی اس بہت عمدہ تجویز پر بے حد شکر یہ۔
جزاکم اللہ احسن الجزاء۔
(مکتوب ۲۲ اکتوبر ۱۹۹۳ء)

☆.....☆.....☆.....

نظم نمبر ۱۴

”تو میرے دل کی شش جہات بنے۔

اس نظم میں تبدیلیاں اور ان کی حکمتیں ملاحظہ ہوں۔ پیارے آقا
فرماتے ہیں:

” تیرے منہ کی سبک سبک باتیں

دل کے بھاری معاملات بنے

پرنظر ثانی کی آپ نے خواہش کی ہے۔ یہ مضمون دراصل حدیث ”كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَيَّ
اللسان ثقيلتان في الميزان سے اخذ کیا گیا ہے اور مطلب یہ ہے کہ تیرے منہ کی ہلکی ہلکی
باتیں ہمارے دل کی بڑی وزنی باتیں بن جاتی ہیں۔

آپ کی بات درست ہے کہ ’بنے‘ کی ضمیر باتیں کی طرف جاتی ہے جو مؤنث ہے لہذا ’بنے‘
نہیں بلکہ ’بنیں‘ چاہئے تھا۔ اس مصرع کو بدل کر میں نے یوں کر دیا ہے۔

”تیرے منہ کے سبک سہانے بول

دل کے بھاری معاملات بنے

اگر سہانے کی بجائے آپ ’رسیلے‘ پسند کریں تو اسے ’سبک رسیلے بول‘ کر دیا جائے لیکن ’سبک
سہانے‘ زبان پر زیادہ ہلکا ہلکا لگتا ہے۔“

(مکتوب ۹۳-۱۰-۲۲ صفحہ ۳)



کتنے کھنڈر محل بنائے گئے

کتنے محلوں کے کھنڈرات بنے

اکثر و بیشتر تو خاکسار کے بچگانہ بلکہ بیوقوفانہ مشوروں پر تبصروں میں معرفت کے نکتے حاصل

ہوئے۔ دو مقامات ایسے بھی ہیں جہاں ڈھنگ سے توجہ نہ دلا سکنے کی وجہ سے وضاحت موصول ہوئی۔ مثلاً مندرجہ بالا شعر میں 'کھنڈر' کے 'ن' کی آواز نون غنہ ہوتی تو بہتر تھا۔ خوف اس قدر مسلط تھا کہ نہ جانے کیا لکھ دیا۔ مناسب وضاحت نہ کی جو اب موصول ہوا۔

”دوسرے خط میں جو آپ نے 'کھنڈر' لفظ پر نظر ثانی کے لئے بڑی ہی ملامت سے توجہ دلائی ہے اس کے لئے معذرت کی تو کوئی ضرورت نہیں تھی لیکن آپ نے وضاحت نہیں کی کہ اس پر اعتراض کیا ہے۔ مجھے ابھی سمجھ نہیں آئی کہ لفظ کھنڈر پر اعتراض کیا ہے۔ اگر یہ وہم ہے کہ کبھی کھنڈر محل نہیں بنائے گئے تو یہ درست نہیں۔ تاریخ سے یہ ثابت ہے کہ بارہا کئی شہر اجڑے اور پھر آباد کئے گئے اور جو محل کبھی آباد تھے ان کے کھنڈروں کو آباد کیا گیا۔

موجودہ ڈو کے متعلق یہی ذکر آتا ہے۔ ویسے بھی دنیا میں یہی ملتا ہے کہ بعض محل ویران ہوئے اور پھر ان کھنڈرات کو آباد کیا گیا۔ اگر کوئی اور بات ہے تو بے تکلفی سے لکھیں۔ سقم کی طرف توجہ دلا نا تو قابل تحسین ہے۔ بے شک مجھے بتائیں کیا کمزوری نظر آرہی ہے اور اگر اس کا کوئی اچھا حل نظر آئے تو وہ بھی تجویز کر دیں۔

غالباً دلی والے لفظ 'کھنڈر' پڑھتے ہیں۔ اگر یہ بات ہے تو شعریوں کر لیں۔

جو کھنڈر تھے محل بنائے گئے
اور محلوں کے کھنڈرات بنے

(مکتوب ۱۱ دسمبر ۱۹۸۹ء)

☆.....☆.....☆

نظم نمبر ۱۸

”بلائے ناگہاں اک نت نیا مولانا آتا ہے۔“

ہر مولانا فی ذلالتہ بلائے ناگہاں ہے۔ وہ کوئی خاص خاص مولانا نہیں جو بلائے ناگہاں ہوں۔ بلکہ ہر مولانا جب آتا ہے بلائے ناگہاں کی طرح ہی آتا ہے۔ کبھی ایک ہی بار بار آتا ہے کبھی نت نیا۔ میرے ذہن میں نت نئے مولانا کے آنے کا تصور تھا۔ بن کر آنے کا محاورہ میرے دل کی بات ظاہر نہیں کرتا۔ میں تو ہر مولوی کو ہی بلائے ناگہاں سمجھتا ہوں۔ اس لئے اسے اسی طرح رہنے دیا جائے 'نت نیا' کہہ کر تو ان کی روزانہ بڑھتی ہوئی تعداد کی طرف اشارہ مقصود ہے اور جتنے بھی آتے ہیں ہمیشہ بلائے ناگہاں ہی ثابت ہوں گے۔“

(مکتوب ۱۶.۱.۹۳ صفحہ ۲۷، ۲۶)

☆.....☆.....☆.....☆

”کچھ لوگ گنوا بیٹھے دن کو جو یار کمایا ساری رات۔“

آپ کی تجویز یہ ہے کہ 'لوگ گنوا بیٹھے سب دن کو جو بھی کمایا ساری رات'۔ لیکن اس میں عمومیت سی آگئی ہے کہ جو اچھا برا کمایا وہ دن کو گنوا دیا۔ جبکہ جو مضمون میرے پیش نظر ہے اس میں خدا کمانے اور ساری رات اس کی عبادت میں گزارنے کا مضمون ہے۔ اور مطلب یہ ہے کہ اگر انسان راتیں تو ذکر الہی میں گزارے اور دن بھر دنیا کے پیچھے بھاگتا پھرے تو یہ اچھا عمل نہیں۔ اگر 'یار کمانے' کے اظہار بیان پر اعتراض ہے۔ تو یہی محاورہ تو اس شعر میں میری جان ہے اور شعر کی بھی۔ یار یونہی نہیں مل جاتے، کمانے پڑتے ہیں۔“

(مکتوب ۱۶.۱.۹۳ صفحہ ۲۰)

جو آنکھیں مند گئیں رو رو کر۔ اور گھل گھل کر جو چراغ بجھے

اس مصرع کے بارہ میں آپ کا مشورہ درست ہے اور جو آنکھیں مند گئیں رو رو کر زیادہ بہتر ہے لیکن پھر اس سے اگلے مصرع کا پہلا جزو '.....آں' پر ختم ہو اور دوسرا حصہ اس طرح شروع

ہو..... کھیں گھل گھل کر جو چراغ بجھے۔ تو پھر وزن درست رہتا ہے۔ اگرچہ یہ سُقم ہے۔ اس لئے اگر اسے بدلنا ہے تو پھر اس سے اگلے حصہ مصرع کو بھی وزن کی درستی کے لئے بدلنا پڑے گا اور اس میں وہ یا 'یوں' یا 'اور زائد' الناپڑے گا۔ آپ کے مجوزہ متبادل میں پہلا تو مکمل ہے۔ لیکن دوسرے میں جوڑنے کے لئے جو لفظ چاہئے وہ غائب ہے مثلاً 'یوں گھل گھل کر جو چراغ بجھے' کر دیا جائے تو پھر ٹھیک ہے۔ پڑھنے کے انداز کے فرق سے جو سُقم سایدا ہوتا ہے اس کی مثالیں قادر الکلام شعراء کے حوالے سے بیان کر چکا ہوں جو مکروہ نہیں سمجھی جاتیں۔ اس لئے وزن ٹھیک رکھنے کی خاطر اگر نصف مصرع کا کچھ آخری ٹکڑا دوسرے نصف مصرع کو شروع میں مستعار بھی دینا پڑے تو کوئی حرج نہیں۔ بہر حال اس مصرع کی شکل دو طرح بن سکتی ہے پہلی تجویز میں 'یوں' اگر زائد لگتا ہو تو اسے 'اور' کر لیں۔

۱۔ جو آنکھیں مند گئیں رورور کر۔ یوں گھل گھل کر جو چراغ بجھے

۲۔ جو مند گئیں آنکھیں روتے روتے۔ گھل گھل کر جو چراغ بجھے

مجھے تو پہلی تجویز 'یوں' کی بجائے 'اور' کے ساتھ اچھی لگ رہی ہے۔ آپ کو جو پسند ہو وہ رہے

(مکتوب ۱۵ / مئی ۱۹۹۳ء، صفحہ ۱۱)

لیں۔

.....☆.....☆.....☆.....

ظالم نے اپنے ظلم سے خود۔ اپنے ہی افق دھندلائے ہیں
 کے متعلق آپ نے تجویز دی ہے کہ 'آپ' کی بجائے 'خود' بھی ہو سکتا ہے۔ آپ کی تجویز منظور
 ہے۔ بہت اچھی ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ ٹھیک ہے اس کے مطابق اب اسے یوں کر دیں:
 ظالم نے اپنے ظلم سے خود اپنے ہی افق دھندلائے ہیں

(مکتوب ۵ / دسمبر ۱۹۹۳ء)

.....☆.....☆.....☆.....

نظم نمبر ۳۳

کہہ رہا ہے خرام باد صبا جب تلک دم چلے مُدام چلو

’خرام‘ مندرجہ بالا شعر میں پہلی اشاعت میں مَوْنَت باندھا گیا تھا۔ نظر ثانی کی مَوْدبانہ درخواست پر نہ بُرا مانا، نہ گستاخی پر محمول سمجھا۔ کھلے لفظوں میں حقیقت حال بیان فرمائی۔ اعلیٰ ظرفی اور وسیع القلبی کا ایسا مظاہرہ دنیا کے بڑوں میں کہاں دیکھنے کو ملتا ہے۔ یہ حصہ صرف اس سبق کے لئے بھی بہت اہمیت رکھتا ہے کہ بڑا دل دکھانے سے کوئی چھوٹا نہیں ہو جاتا۔ وضاحت سے تحریر فرمایا:

’خرام کے متعلق میری غلط فہمی ان شعروں کی وجہ سے ہے جن میں لفظ خرام استعمال ہوا اور جہاں ضمیر لفظ خرام کی طرف نہیں بلکہ مضاف کی طرف جاتی ہے جیسے:

موج خرام ناز بھی کیا گل کتر گئی

اسی طرح میرے علم میں خرام کے معنوں میں جتنے لفظ مستعمل ہیں وہ سب چونکہ تانیث کا مرتبہ رکھتے ہیں جیسے چال و رفتار وغیرہ۔ اس لئے اس خیال سے بھی ہمیشہ اس لفظ کو تانیث کے درجہ پر رکھتا رہا۔ اب آپ نے توجہ دلائی تو لغات اٹھا کر دیکھیں جس سے معلوم ہوا کہ اہل ادب کے ہاں اسکو مَوْنَت استعمال کی کوئی سند نہیں۔ ویسے بھی یہ شعر کچھ کمزور تھا کیونکہ صبا تو صبح کی ہوا کو کہتے ہیں شام کی ہوا کو نہیں اور صبا کا پیغام صبح چلنے کا تو ہو سکتا ہے، شام چلنے کا نہیں۔ لیکن چونکہ یہ دونوں نظمیں جو جلسہ میں پڑھی گئیں جلسے سے چند دن پہلے شروع ہوئیں اور جلسہ کے ہنگامے کے دنوں میں مکمل ہوئیں اس لئے پوری طرح نظر ثانی نہیں ہو سکتی تھی۔ اگر خرام لفظ استعمال ہوتا تو پھر بھی مَوْنَت میں ہی ہونا تھا۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ متبادل شعر میں یہ لفظ آتا ہی نہ۔ اس لئے اگر وقت ملا تو پہلا مصرع تبدیل کر کے ’الفضل‘ کو ترمیم کے لئے لکھ دوں گا ورنہ اس شعر کو حذف کرنے کے لئے اعلان کروایا جا سکتا ہے۔‘

(مکتوب ۱۲ نومبر ۱۹۹۱ء)

بحر عالم میں اک پیا کر دو پیار کا غلغلہ تلام عشق

خاکسار نے پہلے مصرع میں اک کی جگہ 'تم' تجویز کیا جو حضور نے ازراہ شفقت منظور فرمایا مگر جب مسودہ اصلاح کے لئے گیا تو 'تم' کو پھر 'اک' ہی تحریر کروایا۔ میرے توجہ دلانے پر آپ نے بڑا دلچسپ جملہ لکھا:

'بحر عالم میں اک پیا کر دو والے مصرع میں 'اک' کی بجائے 'تم' کی اجازت دی ہوگی لیکن بادل نخواستہ دی ہوگی کہ آپ کی ہر بات کا تو انکار نہیں ہو سکتا۔ ویسے مجھے تو 'اک' زیادہ پسند ہے۔'

(مکتوب ۵/دسمبر ۱۹۹۳ء)

.....☆.....☆.....☆.....

اپنے دیس میں اپنی بستی میں اک اپنا بھی تو گھر تھا
اس نظم میں انیسواں شعر ہے

آخر دم تک تجھ کو پکارا۔ آس نہ ٹوٹی دل نہ ہارا مصلح عالم باپ ہمارا۔ پیکر صبر و رضا ہر تھا
خاکسار کی معمولی سی ترمیم کی درخواست پر آپ نے اصولی بحث کے ساتھ اچھی طرح
سمجھایا تحریر فرماتے ہیں۔

'دل نہ ہارا' کی بجائے آپ نے 'دل بھی نہ ہارا' کی تجویز دی ہے۔ وزن تو اس میں بھی نہیں
ٹوٹتا۔ صرف پڑھنے کے انداز کا فرق ہے۔ کسی لفظ پر زیادہ زور دے کر پڑھا جائے یا کم زور دے کر پڑھا
جائے۔ تو اس سے بعض اوقات شعر کا وزن ٹوٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ مثلاً اس نظم کا پہلا مصرع ہے۔

اپنے دیس میں اپنی بستی میں اک اپنا بھی تو گھر تھا

لفظ 'میں' اس مصرع کے دوسرے نصف میں واقع ہے۔ لیکن جو اسے پہلے حصہ کے ساتھ ملاتے
ہیں وہ وزن توڑ دیتے ہیں۔ جیسا کہ قادیان میں پڑھنے والے نے یہ مصرع پڑھا ہے۔ اور جس جگہ
زور آنا چاہئے اس سے ہٹا کر دوسرے لفظ پر منتقل کرنے کے نتیجے میں بالکل بے وزن مصرع لگ رہا ہے

- پہلے مصرع کے نصف کے آخری حرف کا قدم دوسرے نصف کے شروع میں جا پڑنے کے بہت سے نمونے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عربی فارسی کلام میں ملتے ہیں۔ اور شعراء کے نزدیک ایسا کرنا جائز ہے۔ ایسی صورت میں اگر اس کو پہلے حصے سے ملا کر پڑھیں تو وزن ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں۔

میسویں شعر میں لفظ 'انوار' کے بارے میں آپ نے لکھا ہے کہ ہندی تسلسل میں اجنبی لگ رہا ہے۔ اس وجہ سے دوسرے مصرع کو یوں ہونا چاہئے۔

جس سے نور کے سوتے پھوٹے۔ روشنیوں کا جو ساگر تھا

اس نظم کا مزاج ملا جلا ہے۔ یہ صرف سکھوں اور ہندوؤں کے لئے ہی نہیں بلکہ پاکستانیوں کے لئے بھی تھی۔ اس لئے میں نے اس نظم میں بعض جگہ عربی اور فارسی الفاظ استعمال کرنے سے گریز نہیں کیا تاکہ ہم اپنا حق بھی قائم رکھیں۔ جہاں تک انوار کے لفظ کا تعلق ہے، نور کی یہ جمع شاید زیادہ اجنبی لگ رہی ہو۔ لیکن اس کو روشنیوں کی بجائے نوروں میں تبدیل کر دیا جائے تو اور کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ لفظ نور جو پہلے آیا ہوا ہے وہ تو پھر بھی موجود رہے گا۔ جس کو نور کی سمجھ آجائے گی وہ نوروں کو بھی سمجھ جائے گا۔ پس یہ شعر یوں بن جائے گا۔

سدا سہاگن رہے یہ بستی جس میں پیدا ہوئی وہ ہستی
جس سے نور کے سوتے پھوٹے جو نوروں کا اک ساگر تھا“

(مکتوب ۹۳۔۵۔۱۵ صفحہ ۴، ۵)

اس نظم کا آخری شعر ہے۔

ہیں سب نام خدا کے سندر - واہے گرو - اللہ اکبر
سب فانی - اک وہی ہے باقی - آج بھی ہے جوکل ایشر تھا
خاکسار کی پہنچ محض لغت تک تھی۔ لغت دیکھ کر تجویز کر دیا کہ ایشر کی جگہ ایشور ہو تو وزن نہیں ٹوٹتا۔

حضور پر نور کی لفظوں پر تحقیقات کے دائروں کا اندازہ لگائیے۔ آپ نے تحریر فرمایا۔

’اول تو یہ درست نہیں کہ ایشور سے وزن نہیں ٹوٹتا۔ دوسرے جہاں تک ایشور کا تعلق ہے بات یہ ہے کہ قادیان میں ہندی دان احمدی سکالرز سے میں نے چیک کروا لیا تھا اور ان سب نے اس پر صاد کیا۔ لغوی لحاظ سے اس کا اصل ایش ہے۔ جسے ایس بھی پڑھا جاتا ہے۔ دونوں متبادل ہیں۔ ہندی اردو لغت میں ان دونوں کا مطلب مالک، خدا، حاکم، بادشاہ، خداوند تعالیٰ دیا گیا ہے۔ یہ لفظ ’وڑیا محض‘ کے اضافہ کے ساتھ بھی مستعمل ہے۔ اردو لغت جامع اللغات میں لکھا ہے کہ ’ایشور‘ دراصل وہ شہر ہے جہاں سب سے بڑے دیوتا یعنی خدا کی عبادت ہوتی ہے۔ چنانچہ یہ مضمون کھول کر جامع اللغات ایشور، ایشور اور ایشورتیوں لفظ متبادل کے طور پر پیش کرتی ہے۔ جن کا مطلب بڑا دیوتا، خدا یا مالک یا خدا تعالیٰ ہے۔ اسی طرح ایسر میں ایشور لکھ کر آگے خدا، ایشور، اللہ معانی دئے ہوئے ہیں۔ گویا ایشور کا دوسرا تلفظ ایشور اور ایشور ہے اس لئے کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں ایشور ہی ٹھیک ہے‘۔

(مکتوب ۱۰۹۳۔۲۲۔۱۰۔۹۳ صفحہ ۸)

چند دن کے بعد آپ کا ایک مکتوب موصول ہوا۔

’میرا گزشتہ خط آپ کو مل چکا ہوگا ایشور کے لفظ پر۔ اس میں آپ کی تجویز کی روشنی میں تبصرہ تو کر چکا ہوں۔ لیکن اس کے بعد یہ بات سامنے آئی کہ حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنی دو نظموں بعنوان ’شانِ اسلام‘ میں کوئی ۶ دفعہ اور ہندوؤں سے خطاب میں ۵ مرتبہ لفظ ایشور استعمال فرمایا ہے۔ اس شہادت سے تو مزہ ہی آ گیا ہے۔ اس کے بعد تو کسی اور سند کی ضرورت ہی نہیں آپ نے دہشمن کی اتنی عمدہ کتابت کروائی ہے لیکن آپ نے بھی اسے نوٹ نہیں کیا۔

(مکتوب ۱۰۹۳۔۱۱۔۱)



نظم نمبر ۱۹

”تری بقا کا سفر تھا قدم قدم اعجاز۔“

اس نظم کو پڑھتے ہوئے ایک شعر مجھے سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

ہو موت اس کی رضا پر یہی کرامت ہے

خوشی سے اس کے کہے میں جو کھائیں سَم ، اعجاز

میں نے پڑھتے ہوئے اس پر ایک سوالیہ نشان لگا دیا کہ مزید غور کروں گی۔ پیارے آقا کی نظر

اس سوالیہ نشان پر پڑ گئی میری الجھن دور کرنے کے لئے وضاحت فرمائی:

”اس نظم کے دسویں شعر کے دوسرے مصرع کے سامنے آپ نے سوالیہ نشان ڈالا ہے۔ یہ مصرع

یوں ہے۔ ’خوشی سے اُس کے کہے میں جو کھائیں سم اعجاز۔ یہاں خدا تعالیٰ کا اعجاز مراد نہیں ہے بلکہ

انسان کی کرامت اور اس کا اعجاز مراد ہے۔ یہی مضمون ہے جو پہلے مصرع نے واضح کر دیا ہے۔ گویا اعجاز

تو یہ ہے کہ انسان اس کے کہے میں خوشی سے زہر بھی کھا جائے اور موت کی قطعاً پرواہ نہ کرے۔ پرواہ

ہو تو صرف اس کی رضا کی ہو اور اس کی خاطر انسان تلخ سے تلخ گھونٹ پینے پر ہر لمحہ مستعد رہے۔“

(مکتوب ۱۵.۵.۹۳ صفحہ ۲)

نظم نمبر ۲۰

’الفضل ۷ مئی ۱۹۹۲ء کے شمارہ میں صفحہ اول پر میری ایک پرانی نظم بی بی کے وصال پر چسپاں ہونے

والے کچھ نئے اشعار اضافہ کے ساتھ شائع ہوئی ہے اس پر بھی میں نے نظر ثانی کی ہے۔ اور اس کے

علاوہ آخر پر بعض مزید اشعار کا اضافہ کیا ہے وہ بھی شامل کر لیں۔

تم جن کا وسیلہ تھیں وہ روتی ہیں کہ تم نے

دم توڑ کے توڑے ہیں ہزاروں کے سہارے

وہ آخری ایام - وہ بہتے ہوئے خاموش

حرفوں کے بدن - اشکوں کے دھاروں کے سہارے
 بھیگی ہوئی بجھتی ہوئی۔ ٹپتی ہوئی آواز
 اظہارِ تمنا وہ اشاروں کے سہارے
 وہ ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہنا دمِ رخصت
 میں نے نہیں جینا نگہداروں کے سہارے
 وہ جن کو نہ راسِ آئیں طیبیوں کے دلا سے
 شاید کہ بہل جائیں۔ نگاروں کے سہارے
 آ بیٹھ مرے پاس مرا دستِ تہی تھام
 مت چھوڑ کے جا درد کے ماروں کے سہارے

آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آخری دو اشعار کی طرف توجہ دلا دی کہ ان کے درمیان کچھ کمی سی معلوم ہوتی ہے۔ مجھے بھی لگ رہا تھا۔ بہر حال آپ نے بہت اچھا کیا جو توجہ دلائی۔ شروع میں ان سے میں مخاطب ہوں مگر آخر پر وہ مجھ سے مخاطب ہیں۔ اس لئے مضمون کو مزید کھولنے کے لئے میں نے چند نئے شعروں کا اضافہ کر دیا ہے۔ امید ہے اب اس سے بات واضح ہو جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔“

(مکتوب ۹۳۔۱۔۱۶ صفحہ ۲۸، ۲۹)

اعراب اور تلفظ کی غلطیوں کے بارہ میں راہنمائی

اعراب کی غلطیاں بھی آپ نے سمجھا سمجھا کر لغات کے حوالے سے بتائیں۔ صرف چند مثالیں

ملاحظہ ہوں:-

☆..... ”لفظِ مناروں نہیں، مناروں ہے۔ مینا درست ہے جب ’می‘ کے ساتھ آئے اور جب

’می‘ کے بغیر ہو تو منار ہوتا ہے۔“

☆..... ”تَحْتِ الشَّرَى“ درست نہیں۔ یہ لفظ ”تَحْتِ الشَّرَى“ ہے۔ فیروز اللغات میں بھی اسے ”تَحْتِ الشَّرَى“ ہی لکھا ہے۔

☆..... ”لفظ ’گَرَفْتَار‘ نہیں اگرچہ عموماً بولا اسی طرح جاتا ہے۔ لغت کی کتابیں چیک کی ہیں۔ اس کا صحیح تلفظ ’گَرَفْتَار‘ ہے۔“

☆..... ”جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ“۔ اردو میں تو ’زَهَقَ الْبَاطِلُ‘ ٹھیک ہے۔ لیکن آیت کریمہ میں اس پر پیش موجود ہے۔ تاہم عربی میں جس لفظ پر بھی قاری ٹھہرتا ہے وہ اس کی آخری حرکت کو نہیں پڑھتا، لیکن حرکت اسی طرح لکھی جاتی ہے۔ صرف وقف کی وجہ سے پڑھنے میں نہیں آتی۔ اس لئے پیش ضرور ڈالیں۔ لیکن نیچے نوٹ دے دیں کہ شعر میں چونکہ یہاں وقف کرنا ہے۔ اس لئے حرکت نہیں پڑھی جائے گی۔ بلکہ باطل کی بجائے باطلن پڑھا جائے گا۔“

☆..... ”آپ نے مسودہ میں اُولیس کے نیچے تصحیح کرتے ہوئے الف کی زبر کے ساتھ اسے اُولیس لکھا ہے۔ یہ لفظ اُولیس ہے، الف کی پیش کے ساتھ۔ اسے اُولیس لکھنا یا پڑھنا غلط ہے۔ عربی لغت کی کتابوں لسان العرب، القاموس، المحیط اور المنجد وغیرہ میں اُولیس ہی لکھا ہے۔“

☆..... ”مسودہ میں جا لکھا ہے۔ یہ جا نہیں بلکہ نون کے ساتھ جا لکھا ہے۔ ایسی چھوٹی چھوٹی غلطیوں پر آپ کو گہری نظر رکھنی پڑے گی اور جہاں جہاں میں نے اعراب کو واضح کیا ہے۔ وہاں آئندہ مسودہ واضح کر کے لگوائیں۔ ان میں سے کوئی حرکت زیر زبر چھوٹنے نہ پائے۔ سب اعراب اس مقصد سے لگائے جانے چاہئیں کہ آجکل کے اردو پڑھنے والے بھی عربی کی طرح اعراب کے محتاج ہو چکے ہیں۔ خصوصاً پاکستان سے باہر پیدا ہونے والے تو اس کے بہت محتاج ہیں۔“

☆..... ”لفظ خاتم کے معنی ”ختم کرنے والا“ درست نہیں۔ ت کی زبر کے ساتھ اس کے معنی انگوٹھی اور مہر کے ہوتے ہیں۔ اور مراد سب سے اعلیٰ، سب سے افضل۔ جس پر مقام ختم ہو جائے اور ہر

قسم کے فیوض کا اجراء جس کی ذات سے وابستہ ہو جائے۔ یہ معنی ہیں جو کھول کر بیان کرنے چاہئیں۔“

(مکتوب ۱۵.۵.۹۳ صفحہ ۱۹)

☆..... لفظ مہک کے متعلق آپ کی بات درست ہے۔ یہ مہک اور مہک دونوں طرح آ جاتا ہے۔ مگر مجھے تو مہک سے زیادہ لگاؤ ہے اور ہمارے گھروں میں بھی مہک ہی پڑھا جاتا تھا۔ لیکن اہل زبان ح، ہ، ہ سے پہلے زبر آجائے تو اس میں امالہ بھی کرتے ہیں جیسے رہنا، کہنا، سہنا وغیرہ۔ اسی طرح میں بھی مہک کو مہک کی بجائے امالہ کر کے مہک پڑھتا ہوں لیکن بعض شعراء جب ضرورت سے زیادہ اپنی اردو جتاتے ہیں تو وہ مچل کے وزن پر مہک پڑھتے ہیں۔“

(مکتوب ۳/دسمبر ۱۹۹۳ء)

☆..... چاروں اور بچی شہنائی: اور پرزبر نہیں ہے۔ یہ لفظ اور ہے اور نہیں۔ اور کا مطلب ہوتا ہے مزید جبکہ اور کا مطلب ہے سمت۔ جس طرح چور کو چور پڑھنا جائز نہیں اسی طرح اور کو اور پڑھنا جائز نہیں۔“

(مکتوب ۵/دسمبر ۱۹۹۳ء صفحہ ۸)

☆..... ”لفظ ضائع کا ایک تلفظ اگرچہ ضایا بھی چل پڑا ہے مگر جب ادبی کلام پڑھا جائے تو پھر اس کو ضایا پڑھنا یا لکھنا غلط ہے اور اس کو پسند نہیں کیا گیا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس سے بہت الرجک تھے۔ لیکن اب یہ عرف عام میں مستعمل ہو چکا ہے۔ اس لئے اس کے اوپر کوئی گرامرین دھونس ڈالنی مناسب نہیں۔ زبان دانی کی دھونس لفظوں پر ضرور چلتی ہے لیکن جب کوئی لفظ غلط عام ہو جائے تو پھر اس کے سامنے ادب کی ساری لگا میں ڈھیلی پڑ جاتی ہیں۔ چنانچہ باوجود اس کے کہ حضرت مصلح موعودؑ کافی عرصہ لفظ ضایا کے خلاف احتجاج فرماتے رہے ہیں مگر پھر بھی ”ضایا“ راہ پا ہی گیا۔ آپ اس ناپسندیدگی کا اظہار اکثر ایسے پڑھنے والوں پر فرماتے تھے جو آپ کے کلام میں ”ضایا میرا پیغام.....“ پڑھ دیا کرتے تھے۔ اور ایسے اعلیٰ ادبی کلام میں واقعی ضائع کو ضائع ہی پڑھنا چاہئے اور ضایا نہیں کہنا چاہئے..... باقی جو عام درست الفاظ ہیں ان میں اگر کوئی غلط پڑھے تو بہت تکلیف دیتا ہے مثلاً نشان کو نشان پڑھنا.....“

(مکتوب ۵/اپریل ۱۹۹۵ء صفحہ ۳)

..... ضمناً یاد آیا کہ شعروں میں تو درد لفظ مذکر استعمال ہی ملتا ہے جیسے:

درد منت کش دوا نہ ہوا

دل میں اک درد اٹھا آنکھوں میں آنسو بھر آئے

لیکن بول چال میں بسا اوقات ’سرد درد ہو رہی ہے‘ سننے میں آتا ہے۔ ’یا مجھے درد ہو رہی ہے‘ اس کو آپ کس مقام پر رکھیں گی۔ غلط العام شمار ہوگا یا غلط شمار ہوگا؟

(مکتوب ۱۲ نومبر ۱۹۹۱ء)

مشکل الفاظ کے معانی (Glossary) کی تیاری

متن کے بعد دوسرا مرحلہ مشکل الفاظ کے معانی اور تلفظ کو واضح کرنا تھا۔ ابتدائی طور پر جو گلاسری (Glossary) خاکسار نے بنا کر بھیجی اس کے متعلق آپ نے تحریر فرمایا تھا:

”جہاں تک حاشیہ میں الفاظ معانی دینے کا تعلق ہے یہ بہت اچھا خیال ہے اور ضرورت بھی ہے۔ لیکن ان کا انتخاب ہر قسم کے پڑھنے والوں کی ذہنی اور علمی سطح کا خیال رکھتے ہوئے کرنا چاہئے۔ بعض تو بہت ہی عام فہم الفاظ کے معنی آپ نے دئے ہوئے ہیں۔ لیکن بعض ایسے الفاظ جو روزمرہ مستعمل نہیں اور بعض اوقات اچھے بھلے پڑھے لکھے شخص کے ذہن میں بھی متحضر نہیں ہوتے ان کے معانی نہیں دیئے گئے۔ اس لحاظ سے انتخاب کو Balance بنانے کی ضرورت ہے۔ اردو میں تلفظ دینے کی بجائے انگریزی میں تلفظ دیا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔ کیونکہ اردو میں جس طرح تلفظ دئے گئے ہیں ان سے پڑھنے والوں کو الجھن پیدا ہو سکتی ہے۔ مثلاً مَنَنْتَ کو مَنَنْتَ، آئینہ خانے کو آئی ناخانے، مَنَسِیٰ نصر اللہ کو متانصُر ل لاه، ٹیلہ کوئی لہ، نیرو بڈی کوئی ی رے ہ دا وغیرہ وغیرہ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس میں بڑی محنت کی گئی ہے۔ لیکن پڑھنے والوں کو اس سے الجھن بھی ہو سکتی ہے۔ اسلئے ساتھ انگریزی میں بھی تلفظ دیں اور اردو میں ساتھ یہ نوٹ دے دینا چاہئے کہ یہ لفظ ایک ہی ہے صرف پڑھتے

ہوئے صوتی لحاظ سے اس کی آواز جس طرح بننی چاہئے اس کی وضاحت کے لئے اس طرح لکھا گیا ہے۔“
(مکتوب ۹۳..۵-۱۵ صفحہ ۱۸)

☆.....☆.....☆.....☆

خاکسار نے ان ہدایات کے مطابق الفاظ معنی کو Balance کیا۔ انگریزی تلفظ اور معانی دئے اور آپ کی خدمت اقدس میں روانہ کئے۔ آپ نے ایک ایک لفظ کا جائزہ لیا۔ آپ کے ساتھ ایک ٹیم کام کرتی تھی۔ جو اصلاحوں کو نوٹ کر کے کمپوز کر کے مجھے بھجوادیتی۔ الفاظ معنی کی درستی کے بعد کمپوزنگ کا مسئلہ تھا اور کمپوزنگ سے بڑھ کر پروف ریڈنگ کا جس میں آخر تک کچھ نہ کچھ خامیاں رہیں۔

جولائی ۱۹۹۵ء میں جلسہ سالانہ پر کتاب بھیجنے کے جنون نے دن رات کام پر لگائے رکھا۔ صفحے کے ڈیزائن اور سائز تک کی منظوری حضور سے لی۔ طباعت کے کام میں سردینے والے ہی اندازہ کر سکتے ہیں کہ قدم قدم پر کیسی کیسی دشواریاں راستہ روک کر کھڑی ہو جاتی ہیں اور پھر کراچی کے مخصوص حالات میں ایسی جگہوں پر صبر آزما دیر لگتی رہی جو پہلے سوچا بھی نہیں تھا۔ مولا کریم کے فضل و احسان سے ۱۹ جولائی ۱۹۹۵ء کو کتاب چھپ کر آگئی۔ اور جلسہ سالانہ پر حضور رحمہ اللہ کی خدمت میں ہماری قائم مقام صدر امتہ الحفیظ بھٹی صاحبہ نے پیش کی حضور نے پسندیدگی کا اظہار فرمایا اور دعائیں دیں۔

اس کام میں محترمہ سلیمہ میر صاحبہ صدر لجنہ کی سرپرستی حاصل رہی۔ برکت ناصر صاحبہ نے کلام جمع کرنے میں مدد دی۔ محترم سلیم شاہ جہانپوری صاحب نے کلام اور گلاسری (Glossary) دونوں کی نظر ثانی کی۔ محترم عبید اللہ علیم صاحب نے قیمتی مشوروں سے نوازا اور طباعت میں شیخ داؤد احمد صاحب نے محنت کی۔
فجر الہم اللہ نعمانی الرحمن العجزاء۔

☆.....☆.....☆.....☆

کلام طاہر کی طباعت پر اظہار خوشنودی اور دعائیں

پیارے حضور نے آپا سلیمہ صاحبہ کے نام مکتوب میں تحریر فرمایا:

”آپ کی سرپرستی میں ”کلام طاہر“ پر جو کام ہوا ہے وہ بہت ہی اعلیٰ ہے۔ ماشاء اللہ بہت خوبصورت پیشکش ہے۔ جن کے نام آپ نے لکھے ہیں ان سب کا شکریہ اور میری طرف سے انہیں محبت بھرا سلام، اللہ تعالیٰ ان کے اموال نفوس اور اخلاص میں برکت دے اور اپنی رحمتوں سے نوازے۔“

خاکسار کے نام آقا نے تحریر فرمایا:-

”کلام طاہر کی خوبصورت دیدہ زیب طباعت پر بے حد شکریہ۔ آپ نے اس پر بہت محنت کی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ آپ سب کو علمی، ادبی، تعلیمی، تربیتی اور تبلیغی خدمات سرانجام دینے کی توفیق دے اور سب بچوں کی طرف سے آنکھوں کی راحت عطا فرمائے۔ سب کو بہت بہت محبت بھرا سلام۔“

روزنامہ الفضل نے تبصرہ لکھا:

”احمدیہ جماعت میں سب سے خوبصورت کتاب کاغذ، پرنٹ، جلد اور فلیپ کی خوبصورتی کو مد نظر رکھتے ہوئے چھپنے والی کتاب کا اعزاز شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کے حصہ میں آیا ہے۔“

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۹۵ء)

سب سے آخر میں حسین ترین بات کہ پیارے حضور نے کتب ملنے پر خاکسار کو کلام طاہر کا تحفہ بھیجا اور اس پر دست مبارک سے تحریر فرمایا۔

”عزیزہ امتہ الباری ناصر سلمھا اللہ، یہ پہلا نسخہ ہے جو کسی کو پر خلوص دعاؤں کے ساتھ بھجوا رہا ہوں طاہر ہے آپ کا حق فائق ہے۔ جزاک اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔“

دستخط (۹۵-۷-۲۵ لنڈن)

کس زباں سے میں کروں شکر کہاں ہے وہ زباں
کہ میں ناچیز ہوں اور رحم فراواں تیرا

☆.....☆.....☆.....☆

نسیم سیفی صاحب نے افضل ۲۲ اگست ۱۹۹۵ء کے شمارے میں ایک دلچسپ قطعہ شائع کیا۔

سلیمہ میر و باری کو تیرے دل سے مبارک ہو
بہت شایان شان آیا کلام حضرت طاہر
کچھ ایسی دیدہ زیب اس کی کتابت و طباعت ہے
کہ از خود ہو گیا مفہوم اس کا ظاہر و باہر
خاکسار نے جواباً لکھا:-

کلام حضرت طاہر کی خدمت اک سعادت ہے
اسے فصل خداوندی کا سارا سلسلہ کہہ دوں
یہ سب اللہ کا احسان ہے اس کی عنایت ہے
لگی ہے مجھ کو اک درویش کے دل کی دعا کہہ دوں
سلیمہ میر و باری تو ہیں اک تنظیم کا حصہ
میں سب لجنہ کراچی کی طرف سے شکریہ کہہ دوں

☆.....☆.....☆.....☆

کلام طاہر کی لندن سے طباعت اور اضافے

اللہ تعالیٰ کے احسانات کا جتنا بھی شکر کروں کم ہے۔ ۲۰۰۱ء میں لندن سے کلام طاہر کا نیا ایڈیشن شائع
ہوا۔ حضور پر نور کے ارشاد پر نئی شامل ہونے والی نظموں کی پروف ریڈنگ اور گلاسری کی تیاری کی
سعادت نصیب ہوئی۔ لندن سے جو کتاب شائع ہوئی وہ بدرجہا خوبصورت ہے۔ لجنہ کراچی نے
اشاعت کا اسلوب برقرار رکھا جس کی ہم سب کو بہت خوشی ہے۔ کتاب موصول ہوئی جس پر پیارے آقا
کا دلکش نوٹ تھا:

پیاری امتہ الباری ناصر صاحبہ

کلام طاہر کے تعلق میں آپ کے بہت ہی قیمتی مشورے ملتے رہے ہیں اور بڑی محنت سے آپ نے اس کی گلو سری بنائی ہے۔ اس کا جتنا بھی شکر یہ ادا کیا جائے، حق ادا نہیں ہو سکتا۔ بہر حال میری طرف سے یہ عید کا تحفہ، جس میں آپ کا بڑا دخل ہے ذرا تاخیر سے پیش ہے، قبول فرمائیں۔

والسلام خاکسار دستخط ۱۸ دسمبر ۲۰۰۱ء

دستخط کر کے مجھے بھیجی کلام طاہر

آپ جیسا کوئی دلدار نہ دیکھا نہ سنا

اپنے عشاق سے یہ پیار نہ دیکھا نہ سنا

لطف اور ایسا طر حدار نہ دیکھا نہ سنا

.....☆.....☆.....☆.....

میری جھولی کے لعل و جواہر alislam.org/urdu

کلام طاہر کی تیاری کے مہ و سال میری زندگی کا سنہری دور تھا۔ گل تو ہوتے ہی حسین ہیں 'خار' بھی بہت حسین تھے۔ حضور انور کی خدمت میں خط لکھنا:

چھیڑ خوباں سے چلی جائے اسد

والا معاملہ نہیں ہوتا۔ جان و ایمان ہتھیلی پر رکھا ہوتا ہے۔ آپ کی طرف سے جواب موصول ہوتا تو ہر دفعہ یہ سوچ کر کھولتی کہ لکھا ہوگا۔

”عزیزہ! اگر مبلغ علم کی کوتاہی کا یہ عالم ہے تو زحمت نہ ہی کریں جزا کم اللہ۔ مگر آپ نے بڑے تحمل و برداشت بلکہ صبر سے میری کوتاہیوں سے صرف نظر فرمایا۔ اور سمجھا سمجھا کر حوصلہ بڑھاتے رہے۔ میری جھولی میں ایسے لعل و جواہر بھی ہیں جن پر مجھے بجا طور پر عاجزانہ فخر ہے۔ یہ بھی کلیتہ

آپ کا حسن نظر ہے۔

’ظہور خیر الانبیاء ﷺ‘ ۱۹۹۳ء کے جلسہ سالانہ لندن اور پھر جرمنی میں پڑھی گئی۔ کچھ تراجم و اضافے کے بعد اس کا حسن دوبالا ہو گیا تھا۔ میں نے حضور انور کی خدمت میں نظم سن کر اپنے تاثرات لکھے۔ میں نے تو کیا لکھا ہوگا ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں مگر آپ کا مکتوب آپ کے حسن و احسان کا مرقع ہے۔

’آپ کی طرف سے لجنہ امریکہ سے خطاب کا اردو ترجمہ اور میرے کلام کا کتابت شدہ مسودہ موصول ہوا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اپنے خط میں آپ نے نعت ’’ظہور خیر الانبیاء صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم‘‘ کے حوالے سے جو تبصرہ کیا ہے اس میں دو باتیں قابل غور ہیں۔

ایک تو یہ کہ ماشاء اللہ بہت ہی خوبصورت زبان میں تبصرہ کیا ہے اور جن جذبات کا اظہار کیا ہے وہ بھی بہت لطیف ہیں۔ اور یہ بھی بالکل درست ہے کہ اس نظم پر محض آپ کی یاد ہی نہیں آئی بلکہ جذبہ احسان کے ساتھ یاد آتی رہی۔ کیونکہ اس کے بہت سے شعرا ایسے تھے جن کے متعلق مجھے خیال تھا کہ اصلاح کے محتاج ہیں لیکن وقت نہیں ملتا تھا۔ آپ نے درست طور پر ان کی نشان دہی کی اور اصلاح کروا کے چھوڑی ورنہ میں کئی سال سے اسے ٹال رہا تھا اس لئے یہ نعت اور اس کے علاوہ کئی اور نظموں پر آپ کی توجہ کے نتیجے میں جو وقت نکالا ہے یہ مواقع ہمیشہ جذبہ احسان کے ساتھ آپ کی یاد دلاتے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ‘۔ (مکتوب ۲۲ اکتوبر ۱۹۹۳ء)

.....☆.....☆.....☆.....

رکھتی نہیں ترتیب سے یادیں کبھی لیکن

باندھا ہے ترے نام کا اک باب علیحدہ

میرے اس علیحدہ باب میں الگ باندھ کے رکھا ہوا ایک مکتوب مجھے بے حد عزیز ہے۔ اس میں

پیارے آقا کی شخصیت کے کئی روپ کھلتے ہیں۔ دست مبارک سے تحریر فرمایا:

۹۰۔ ۹۔ ۲۹ عزیزہ مکرمہ امتہ الباری ناصر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

جلسہ پر پڑھی جانے والی نظموں کے متعلق محبت بھرے رنگا رنگ خطوط ملتے ہیں لیکن سب پر محبت کا رنگ غالب رہتا ہے اس لئے پوری طرح اطمینان نہیں ہوتا کہ کسی نے متوازن تنقیدی نظر سے بھی جائزہ لیا یا نہیں۔ کبھی کبھی سلسلہ کے بعض چوٹی کے شعراء اور ادیب بھی جب اپنی پسند کا اظہار کرتے ہیں تو مجھے احساس ہوتا ہے کہ تعریف تو سچی کر رہے ہیں لیکن خامیوں کے متعلق صرف نظر کرتے ہیں

آپ کا آج کا خط مستثنیٰ ہے۔ پہلی بات تو یہ نمایاں ہے کہ تمام تر سچ ہے اور سچ کے سوا کچھ نہیں۔ جہاں کچھ اصلاح کی گنجائش دیکھی وہ بڑے ملائم دلپسند الفاظ میں تجویز کر دی۔ انکسار کی آمیزش نے ان الفاظ کو اور بھی شائستہ بنا دیا۔

دوسری نمایاں بات یہ ہے کہ آپ کے تبصرہ میں بھنورے کا سا رنگ پایا جاتا ہے۔ دور ہی سے دیکھا اور سونگھا نہیں بلکہ بھنورے کی طرح ہر شعر کے دل میں ڈوب کر پردوں میں لپٹی ہوئی روح سے شناسائی کے بعد لب کشائی کی ہے۔ یہ تو میں نہیں کہتا کہ میرے دل کی سب باتوں تک آپ اتر گئیں لیکن یہ ضرور کہہ سکتا ہوں کہ بند کواڑوں والے گھر کو راستہ چلتے ٹھہر کر نہیں دیکھا بلکہ کواڑ کھول کر اندر سے بھی جائزہ لیا۔

ایک اور بات یہ بھی کہہ سکتا ہوں کواڑ کھلوائے نہیں خود کھولے ہیں یعنی آپ کی اپنی چابی ہی سے تالے کھل گئے۔

جہاں تک اصلاح کے اشاروں کا تعلق ہے ذوق لطافت سے تو انکار نہیں لیکن میری سوچیں جن راہوں سے گزر چکی ہیں ان کا آپ کو علم نہیں۔

ہم نے کونکہ کونکہ اپنا دل.....

میں یہ امر مانع تھا کہ اول اس طرح ایک ایک کر کے کونلے کے بعد دوسرے کونلے کا تصور ابھرتا ہے جبکہ موجودہ جگہ پر کونکہ کی تکرار پہلے ہی سے جل جل کر کونکہ ہوئے ہوئے دل کا تصور پیش کرتی ہے۔ آنچل لہرانے یا بکھرانے میں یہ روک پیش نظر تھی کہ دو تین شعر جو اس غزل میں پڑھے نہیں گئے ان میں ایک آنچل لہرانے والا شعر بھی تھا۔ دوسرے یہ نہ بھی ہوتا تو شوق کے چہرے پر آنچل لہرانے یا بکھرانے کی بجائے کیسو بکھرانے کا مضمون زیادہ بر محل معلوم ہوتا ہے۔ آنچل سے یا پلو سے چہرہ چھپایا تو جاتا ہے چہرے پر آنچل لہرایا یا بکھرایا نہیں جاتا۔ جو شعر پڑھے نہیں گئے ان میں سے جو یاد ہیں وہ لکھ دیتا ہوں۔

خالق کی طرح پر بت بھی ایک نئی شان ہر آن بدلتا ہے

موسم کے قص و سرود نے جلووں کا دربار لگایا ہے

چیمپی، کاسنی، اودے، پیلے پھول کھلے ہیں

بہکی بہکی مست ہواؤں نے آنچل لہکایا ہے

دورانق پر اور ہی رُت ہے چھائی ہے گھنگھور گھٹا

بادل نے، بجلی نے، گرج نے ایک کہرام مچایا ہے

اس طرح کے سچے اچھے خط آپ بے شک، بے جھجک لکھا کریں۔ ایسے خطوں سے چلتے چلتے،

رکے بغیر ستانے کے سامان ہو جاتے ہیں۔ جزا کم اللہ احسن الجزاء۔

آپ کی لجنہ کی مصروفیات کی رپورٹ دل سے دعائیں لُٹتی ہے جزا کم اللہ احسن الجزاء۔

والسلام خاکسار (دستخط)

پیارے آقا کو خوشیاں بانٹنے کا عجیب ملکہ حاصل تھا۔ یہ الفاظ اب بھی دماغ میں گونجتے ہیں۔

ایم ٹی اے کی نشریات کے بالکل آغاز میں ۱۴ جنوری ۱۹۹۴ء کو ملاقات پروگرام میں حضور رحمہ اللہ نے فرمایا کہ امتہ الباری ناصر یہ پروگرام سن رہی ہوں تو یہ رباعی بھی کلام طاہر میں شامل کر لیں۔

بذلِ حق محمود سے میری کہانی کھو گئی
 بذلِ حق سے روٹھ کر وہ واصلِ حق ہو گئی
 نذرِ راوی کی تھی میں نے کتنے ارمانوں کے ساتھ
 ناؤ لیکن کاغذی تھی غرقِ راوی ہو گئی

☆....☆....☆....☆

وہ کرتے ہیں احساں پہ احساں ہمیشہ وراثت میں پائی ہے شانِ کریمی
 ہیں مرد خدا میں خدا کی ادائیں وگرنہ میں کیا میری ہستی ہی کیا ہے
 غنیمت ہے ناچیز ذروں کی خاطر شغف میرے سورج کا شعر و ادب میں
 ہے سایہ فگن آسماں معرفت کا زمیں پہ بہت روپ آیا ہوا ہے
 میں لاؤں کہاں سے وہ الفاظ جن میں ادا کر سکوں شکر یہ جیسا حق ہے
 بے جا رہے ہیں تشکر کے آنسو مرا پگلا دل آج پگھلا ہوا ہے
 بڑی عاجزی سے میں سر کو جھکائے خدا سے یہی اک دعا مانگتی ہوں
 میرے آقا کی ساری دعائیں ہوں پوری ، علاوہ ازیں، چاہئے اور کیا ہے

☆.....☆.....☆.....☆

KALAM-E-TAHIR

كلامِ طاہر

GLOSSARY
alislam.org/urdu

مشکل الفاظ، تلفظ اور معانی

Symbols for Pronunciation and Transliteration.

Vowels		Consonants			
زبر	a	ب	b	ف	f
آ	ā	پ	p	ق	q
زیرے	e	ت، ط	t	ک	k
ای	i	ٹ	t	گ	g
او	oo, ū	ث، س، ص	s	ل	l
پیش	u	ش	sh	م	m
او	au	ج	j	ن	n
اے	ai	چ	ch	ں	<u>n</u>
		ح، ہ، ہ	h	و	w
		خ	kh	ی	y
		د، ڈ	d		
		ز، ز، ض، ظ، ژ	z		
		ر، ر	r		
		ع، ع	,		
		غ	<u>gh</u>		

اک رات مفسد کی وہ تیرہ و تار آئی

ik rāt mafāsīd ki

زائل zā'il

To vanish, to disappear گئے دور ہو گئے

شان خود آرائی shān-e-khud ārāee

To reveal one's beauty with majesty خود کو بنا بنا سنوارنا

غارت ghārat

Ruined, destroyed تباہ برباد

چوہٹ chaupat

Ruined, come to nought, to be scattered تباہ، برباد

یورش yūrish

Onslaught حملہ

بام bām

Roof, balcony چھت

چمن chaman

Garden باغ

جمشیدی و دارائی jamshaidi-o-dārāi

جمشید اور دارا ایران کے مشہور بادشاہ تھے مراد یہ ہے کہ دنیا کی بڑی

بڑی بادشاہتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نثار ہو رہی تھیں

They would willingly sacrifice their kingdoms and all they stand for at the feet of the Holy Prophet (pboh)

بزم مہ و انجم bazme maho anjum

(بزمے مہ و انجم) چاند ستاروں کی محفل

All the earliest Prophets who graced the world like a constellation of stars and moons was but a manifestation of the beauty and glory of the Holy Prophet (pboh)

ادنیٰ adnā

The most humble معمولی

منت minnat

Humble and earnest supplication عاجزی

میت meet

Intimate friend دوست

پیام payām

Massage, advice, پیغام

صیدتہ دام saide tah-e-dām

جال میں پھنسا ہوا شکار Trapped prey

مفسد mafāsīd

Riots, disturbances, disorder 'جھگڑے، بھڑائیوں، بھڑائیوں'

تیرہ و تار tirah-o-tār

Pitch darkness (تاری اور تاری) بالکل تاریک، گہپ اندھیرا

ظلمات zulmāt

Multiple darknesses اندھیرے، تاریکیاں

گمراہی gumrāhi

بے دینی، بے راہ روی

Irreligiousness, to lose the right path, crookedness

وار آئی wār āee

Sacrificed every source of - منہ کر آئی، نچھاور کر آئی - light on the altar of darkness

صف آرائی saf ārāee

جنگ یا مقابلے کے لئے سپاہیوں کی صفیں، قطاریں درست کرنا

To be arrayed in battle formation

بحر و بر bahr-o-bar

سندر اور زمین، خشکی اور تری Land and sea

طاعوت tāghūt

شیطان، گمراہوں کا سردار Satan

چیلوں chelon

Disciples (اچھے لوگ) شاگردوں، مریدوں

تھھیالیا hathyā liyā

Misappropriate تینفہ کر لیا

عرش معلیٰ arshe-muallā

Most exalted heaven (عرشے معلیٰ) سب سے اونچا آسمان

ساعت نورانی sā ate noorāni

Luminous hour روشن گھڑی

خورشید khursheed

The sun سورج

کافور ہوا kāfoor huā

Vanished, disappeared ہوا، ناپ ہو گیا

فدا *fidā*

Ready to lay down one's life for the sake of a cause or a person

مصطفیٰ *mustafā*

چنا ہوا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک

The chosen one (title of the Prophet Muhammad)

جدا *judā*

الگ، Separate

جلوہ گاہ *jalwah gāh*

وہ جگہ جہاں جلوہ دکھایا جائے یا دیکھا جائے

مستقر *mustaqar*
Temporary abode, resting place

جلوہ *jalwah*

ظاہر، منکس Unveiling of splendour

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ba'ad az khudā buzurg tui qissah mukhtasar

خدا تعالیٰ کے بعد بزرگ ترین وجود تیرا ہے۔

You are the noblest after God

زائوئے ادب سے کرنا *zanue adab teh karnā*

ادب سے بیٹھنا، اطاعت اختیار کرنا شاگرد ہونا

To sit before someone in a humble and respectful posture

پیشوا *peshwā*

رہنما، امام Leader; guide

دگر *digar*

دوسرا Any other; another

شاخ باثمر *shākh - e - bāsamar*

پھل دار شاخ یا ٹہنی Fruit bearing

عناد *anād*

دشمنی Grudge, enmity

بغض *bughḥ*

کینہ Malice

کلام *kalām*

بات، گفتگو، شعر، نظم، ملفوظات، تصنیف Poem, verse, prose

گن گانا *gun gānā*

تعریف کرنا Sing praises

لب بام *lab-e-bām*

کوشے یا چھت کا کنارہ Edge of the balcony

گام *gām*

قدم۔ ایک قدم کا فاصلہ A step

خرام *khirām*

چلنا۔ تازو انداز سے چلنا Gait

جلوہ عام *jalwah - e - ām*

سب کے سامنے آنا۔ نمودار ہونا To unravel one's beauty

سرود *surood*

نغمہ۔ راگ A melody

عنبر *ambar*

خوشبو Ember

اے شاہ کئی ومدنی سید الوری
ay shahē Makkio Madani

سید الوری *sayyed ul wrā*

مخلوقات کے سردار Supreme in the entire creation

اسیر *aseer*

قیدی A captive

حبیب *habeeb*

محبوب Beloved, sweetheart

کبریٰ *kibriyā*

بزرگی، شان و شکوہ، اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام

Grandeur, magnificence, an attribute of God

جلو *jilau*

معیّت، ساتھ In company of

خاک پا *khake pā*

پاؤں کی دھول The dust under one's feet

نیرہدی *nayyire hudā*

ہدایت کا سورج، مراد سیدھا چمکدار راستہ

The sun of guidance

حضرت سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم

Hazrate Sayyede wulde.....

sayyed -e- wulde Adam سید ولد آدم

آدم کی اولاد میں سے سب سے محترم سردار

The best among the sons of Adam

افضل afzal

بزرگ ترین، بہترین، Most excellent; prominent

اکرم akram

بہت مہربان / بہت کریم Most gracious

مکرم mukarram

عزت دیا گیا، محترم، معزز Venerable

مہروماہ mehr -o- māh

Sun and moon سورج اور چاند

دم توڑنا dam tornā

To breathe one's last, to die سانس اکھڑنا، مرجانا

عالم ālam

دنیا، کائنات The world

آنا فنا anan fanan

In a twinkle of an eye ایک دم، فوراً، جلدی

اتر uttar

شمال North

دکھن dakhan

جنوب South

پورب pūrāb

مشرق East

پچھم pacham

مغرب West

شارع shāre

شریعت لانے والا، شریعت والا، حاکم، راہ راست کو فروغ دینے والا

law - bearing prophet

پر خاش parkhāsh

رُج، لڑائی، نا اتفاق A grudge

”اے آن کے سوئے من..... سخت کا فرم“

ae ān ke

وا دین میں حضرت مسیح موعود کا کلام ہے، ترجمہ ہے:-

”اے وہ جو میری طرف سیکنگوں کھازے لے کر دوڑ رہا ہے

باغبان سے ڈر کیونکہ میں ایک پھلدار شاخ ہوں“

This is a poem of promised messiah and it means 'O those who are running towards me with hatchets in their hands, beware of the gardener because I am a bough laden with fruit

فیض faiz

نافدہ، سخاوت، نیکی بھلائی، Beneficence, charity, favour

عجم 'ajam

عرب کے سوا کوئی بھی ملک Non - Arabs

کالعدم kal - adam

As if non - existent نہ ہونے کے برابر

لحظہ lahzah

ثانیہ، سیکنڈ، پل، لمحہ، دم بھر، A passing moment

دم بدم dam ba dam

ہر سانس کے ساتھ

Breath by . breath (continuously), every moment

سوئے حرم sū - e - haram

In the direction of the house of God خانہ کعبہ کی طرف

”ایں چشمہ رواں ----- محمد است“ وا دین میں حضرت

مسیح موعود کا کلام ہے

een chashma - e - rwān

ترجمہ :- مصارف کا دریائے رواں جو میں مخلوق کو دے رہا ہوں یہ

محمد کے کمالات کے سمندر میں سے ایک قطرہ ہے۔

This is a poem of the Promised Messiah and it means The flowing rivers of wisdom that I am giving to mankind is but a drop in the ocean of excellences of Muhammad (pboh)

خاتم *khātam*

انگوٹھی، مہر، سب سے اعلیٰ، سب سے افضل، جس پر مقام ختم ہو جائے اور ہر قسم کے فیوض کا اجراء جسکی ذات سے وابستہ ہو جائے

Fountainhead of beneficence (pinnacle)

افسانے *afsāne*

قصے، کہانیاں Tales, legend

عرفان *irfān*

خدا شناسی، پہچان Profound knowledge

ساتی کوثر *sāqi -e- kausar*

جنت کی نسر، کوثر سے پانی پلانے والے، روحانی علوم سکھانے والے

Steward of the eternal spring in paradise

مست *mast*

خدا تعالیٰ کی معرفت کے نشے میں چور Intoxicated

پیر مغال *peer-e-mughān*

سے خانے کا سردار Master of revelry, a tavern keeper

بادہ اطہر *bādah-e-athar*

پاک شراب Very pure wine

گھر آنا *ghir ānā*

امند آنا۔ چاروں طرف سے آنا To hover, آنا

گھنگھور گھٹائیں *ghanghūr ghatāin*

گہرے سیاہ بادل

Thick dark grey clouds gathered from all sides

مخمور *makhmoor*

نشے میں چور، مدہوش Intoxicated

ابر *abr*

بادل Clouds

آب حیات *āb-e- hayāt*

امرت جس کے پینے سے آدمی کو ہمیشہ کی زندگی مل جاتی ہے Elixir

پستی *pasti*

نشیب Low lying places

بلندی *bulandi*

اوپنچائی Every height

بادہ کش *bādah kash*

شراب پینے والے Given to drinking wine

مستی *masti*

نثار، نشہ Intoxication

طرف *zarf*

برتن۔ پیانہ۔ جام Capacity, vessel

چارہ گر *chārah gar*

معالج Physician

امدادی *imdādi*

مددگار Helper

بے راہروں *berāhrawon*

گمراہوں۔ غلط راستوں پر چلنے والوں The waywards

ہادی *hādi*

ہدایت دینے والا Guide

عارف *ārif*

خدا کو پہچان لینے والا

One who delves deep into the secret of things

منادی *munādi*

پکارنے والا A proclaimer

یکساں *yaksān*

برابر۔ ایک سا Equal, alike, even

ردا *ridā*

چادر A cloak

محی *muhyee*

زندہ کرنے والا Life giver (an attribute of God)

صل علیہ کیف بھی

sall - e - alaihe kaifa yuhye

اس پر درود ہو اس نے کیسا زندہ کیا

Seek blessings of Allah upon him how wonderfully he revives the dead

شیریں بول *sheereen bol*

ٹھنٹی باتیں Man of sweet words

انفاس *anfās*

نفس کی جمع۔ سانس The breaths

مطہر *mutahhar*

نہایت پاکیزہ Purified and holy

سائل *sā'il*

Begger, an applicant سوال کرنے والا۔ فقیر

سرتاج *sartāj*

A chief, a leader آقا

ابنائے آدم *abnā-e-ādam*

اولاد آدم Adam's children

معراج *mi'rāj*

مرتبہ۔ بلندی مرتبہ۔ بلندی
The loftiest celestial point which the Holy Prophet (pbh) reached in a grand vision showing that he was the closest to God.

جست *jast*

چلانگ۔ چلانگ۔ چلانگ
Leap, spring, jump

ہفت مراحل *haft marāhil*

سات مرتبے۔ یعنی ہر قسم کی مشکلات

To leap the seven stages of heaven in one bound.

افسوں *afsūn*

جادو Magic, charm

موہ لیا *moh liā*
جیت لیا

To enamour and to fascinate with one's charms

پیکر *paikar*

چہرہ۔ شکل و صورت Personification

خوبو *khū bū*

خصلت۔ رنگ و سبک Style and bearing

نخوت *nakhwat*

گھمنڈ Arrogance, pride, pomp

ایثار *isār*

قربانی Modesty, sacrifice

خار *khār*

کانٹا۔ ناگوار Thorn, thistle

بتکدہ *but kadah*

مندر۔ مورتی کی پوجا کی جگہ House of idol worship

لات و منات *lāt-o-manāt*

بتوں کے نام Names of idols

خصائل *khasā'il*

خصلت کی جمع۔ نیک عادات والا

Characteristics, someone with excellent conduct, of good disposition and habits

شامائل *shamā'il*

عادتیں۔ خصلتیں Good natured, good qualities

حامل *hāmil*

رکنے والا۔ اٹھانے والا Bearer, carrier

عامل *āmil*

عمل کرنے والا

The one who not only speaks of good things, but also performs good deeds

کامل *kāmil*

مکمل Perfect, complete

سرکار *sarkār*

بادشاہت August presence

پلٹادی کایا *paltā deē kāyā*

حالت یکسر بدل دی

Metamorphosed, complete transformation. How completely has he transformed

خام *khām*

ناکمل حالت میں۔ کچا Raw, imperfect

جناتا *janā thā*

پیدا کیا تھا Had given birth

وحشی *wahshi*

جنگلی۔ غیر منذب۔ جو انسانوں سے گھبرائے Savage

حلم *hilm*

بردباری۔ تحمل Forbearance

معلیٰ *moti*

عطا کرنے والا۔ دینے والا Donor

شہرہ عالم *shuhrah -e-ālam*

پوری دنیا میں مشہور Renowned, famous

عالی *ālī*

بلند High, sublime.

خاک نشین *khāk nasheen*

Humble, dervish لوگ عاجز

مقی نصر اللہ *matā nasrullāh*

اللہ کی مدد کب آئے گی

When will come the aid of God?

لا جرم *lā jaram*

بے شک 'یقیناً' Undoubtedly

نصرت *nusrat*

مدد Help

قریں *qareen*

قریب Near, close at hand

غظاں *ghaltān*

لڑھکتا ہوا Engrossed

کافر گمر *kāfir gar*

کافر بنانا والا

To give verdict about someone who is a non-believer

ساکن *sākin*

رہنے والا Inhabitant

مُھد *mulhid*

خدا تعالیٰ کو نہ ماننے والا An infidel

دجال *dajjāl*

جھوٹا christ - Anti

عشاق *ushshāq*

چاہنے والے Lovers

مول *mol*

قیمت Price, value

ہجر *hijr*

جدائی - فراق Separation

سیمیں *simin*

نقرئی - چاندی جیسے Silvery

عالم ہو کا (ہو کا عالم) *ālam hu ka*

عالم لاہوت اجاڑو۔ دیراندہ عالم ذات الہی جہاں سالک کو فنا فی اللہ کا مقام حاصل ہوتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ بیکدہ ہائے لات و منات فنا ہو گئے صرف ذات الہی باقی رہ گئی۔

Complete annihilation of all that was other than God, a state of bewilderment

ظلمات *zulmāt*

اندھیرے Darkness, regions of darkness

جاء الحق وزمن الباطل ان الباطل کان زھوقا (بنی اسرائیل: 82)

ja al haqqo wa zahaqal bātilo

innal bātila kānā zahūqā.

حق آیا اور باطل چلا گیا باطل کو تو جانا ہی تھا

It is in the nature of falsehood to flee in the presence of truth. Truth has come and falsehood has fled.

گاڑوینا *gār denā*

ثبوتک دینا Firmly planted the flag of unity

پرچم *parcham*

جھنڈا A flag

ذکر سے بھر گئی ربوہ کی زمیں آج کی رات

zikr sey bhar

وا تمہ " *wāqiatan*

دراصل - حقیقت میں In fact, in reality

خلد بریں *khulde bareen*

سب سے اونچا آسمان - عرش الہی

The most exalted paradise

وا - در - گریہ *wā dar-e-giryah*

کھلا - دروازہ - رونا، جی بھر کر رونا

To weep bitterly, the opening of the gate of wailing or moaning

کشادیدہ ودل *kushā deedah-o-dil*

کھلی آنکھیں اور دل - کھلے دل سے استقبال کرنا

The eyes and heart feel free and the lips are at liberty

ذوالمنن zulminan
 (زل م ن) صفت خداوندی بخشش اور احسان کرنے والا
 Forgiver, bestower (attribute of God)

سینچنا seenchna
 آپاشی کرنا۔ کھیتوں کو پانی دینا
 To irrigate,

چمن chaman
 باغ کے قطعات۔ گلزار۔ پھلواری
 A flower garden

انجمن anjuman
 مجلس۔ محفل۔ کمیٹی
 Union, society, congregation

نالے nāle
 فریادیں۔ واویلے۔ نغماں۔ شور و غل
 Lamentations, bewailings

خوش لحن khush lahn
 اچھی آواز والا۔ سریلا۔ خوش گو
 Melodious sweet voice

ماہ تمام māh-e-tamām
 چودھویں رات کا چاند۔ بدر
 Full moon

گمان gumān
 خیال۔ اندازہ۔ شک و شبہ۔ وہم
 Suspicion, guess, perception

دام dām
 جال۔ پھندا۔ دھوکا
 Net, snare

مدام mudām
 ہمیشہ۔ سدا۔ دائم
 Forever, eternally, always, everlasting

پسر pīsar
 بیٹا۔ لڑکا۔ فرزند
 Son, child

از az
 (حرف ز) سے
 From, than, by, of, out of

تیزگام taizgām
 تیز چلنے والا
 Swift, quick

ہیں بادہ مست بادہ آشام احمدیت
haiñ bādah mast bādah

بادہ bādah
 شراب
 Wine, spirits

مست mast
 سرشار
 Intoxicated

آشام āshām
 پینے والا
 One who drinks

مینا meenā
 شیشہ۔ شراب کی بوتل
 A long-necked flask

جام jāam
 پیالہ۔ شراب پینے کا برتن۔ گلاس
 A goblet

تشنہ tishnah
 پیاسا۔ خواہشمند
 Thirsty

سبو sabū
 گھڑا۔ مکا۔ ewer, pitcher, jar
 Wine jug, ewer, pitcher, jar

کلفام gulfām
 پھول جیسے رنگ والا، معشوق
 Rosy

دہریت dahriyat
 الحاد۔ خدا کو نہ ماننا
 Atheism

مسموم masmoom
 زہریلا
 Polluted or poisoned air

الحاد ilhād
 سیدھے راستے سے پھر جانا، لٹھ ہو جانا۔ مرتد ہونا
 Aostasy

وبائیں wabā ain
 متعدی بیماریاں، وہ بیماری جو ہوا کے خراب ہونے سے پھیلتی ہے۔
 Epidemics

منادی munādi
 پکارنے والا۔ اعلان کرنے والا
 proclaimer

زاد zad
 مار۔ چوٹ۔ نشانہ
 Hit, stroke, target

لیکھرو *lekhū*

لیکھرام (ایک آریہ مذہبی لیڈر جس کے حق میں حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی پوری ہوئی اور وہ مقررہ میعاد میں مر گیا)۔

Lekhram was an Aryan religious leader who used to abuse the Holy Prophet in the vilest terms. The Promised Messiah warned him; 'If you do not desist from abusing our holy master, then I will pray against you in response to his prayers he saw a dream that an angle of revenge would kill Lekhram with a sharp dagger. The prophecy fixed the time to within six years, with the addition that the day of his death would be adjacent to Eid.

Lekhram on his part made a counter prophecy declaring 'you talk of six years, God has told me it was Satan talking to you. God has told me that you will be totally annihilated within three years and no-one in Qadian would even remember your name. so a spiritual duel began and resulted in the death of Lekhram as prophesied. His own prophecy came to nought.

تغ *taigh*

تواریخ، دھاری، سوار *Sword, dagger, تلوار*

اِزْن *izn*

اجازت، خدا تعالیٰ کا حکم *Leave, permission, command*
اعلیٰ لہم ان کیدی متین

Umlī lahum in na kaidee mateen

سورہ اعراف آیت 184 "اور میں انہیں سردست ڈھیل دے رہا ہوں میری تدبیر بڑی مضبوط ہے۔"

Surah Al-Araf, ch. 7, v. 184. means 'I give them respite, surely my plan is mighty.

لا جرم *lā jaram*

بے شک *Doubtless*

بالیقین *bil yaqeen*

یقین کے ساتھ *With certainty*

نوا *nawā*

آواز *Voice, sound*

دو گھڑی صبر سے کام لو سا تھیو.....
do ghari sabr se kām lo sāthio.....

گھڑی *ghari*

رات، دن کا ساٹھواں حصہ، 24 منٹ کا وقفہ۔ قلیل وقت *Moment*

ظلمت و جور *zulmat -o- jor*

تاریکی۔ اندھیرا۔ ظلم۔ جفاکاری *Darkness and tyranny*

رت *rut*

موسم *Weather, season*

کبر نمود *kibr-e-namrūd*

تکبر۔ نمود، وہ بادشاہ جس نے حضرت ابراہیم کا مقابلہ کیا تھا اور انہیں بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈلوا دیا تھا (مراد نمود کا تکبر)

Arrogance of Namrud. Namrud was the king who opposed Hadhrat Abraham and intended to have him thrown into a burning fire

اعجاز *'ijāz*

معجزہ، کرامت *Miracle, wonder*

عصا *'asā*

سوٹا۔ حضرت موسیٰ کے ہاتھ کی لکڑی جس سے وہ معجزہ دکھاتے تھے۔

Staff, the rod of Moses with which he worked miracles

ساحر *sāhir*

جادوگر *Sorcerer, magician*

رائیگاں *rāigān*

فرض۔ بے کار، *In vain*

پھول پھل جانا *phūl phal jānā*

درختوں میں پھول پھل لگنا *To flower and to bear fruit*

پھول پھل لانا *phūl phal lānā*

سرسبز ہونا۔ بامراد ہونا ترقی کرنا

To flower and to bear fruit, to prosper

رب الوری *rabb-ul-warā*

مخلوقات کا رب *Lord of creation*

moje - khoone - gul موج خون گل

پھول کے خون کی لہر (خون کی طرح سرخ)

A wave of colour born out of the swaying of blood red roses

gul badan گل بدن

تازک اندام like a flower, flower like in build

pairahan پیرہن

جسم کا لباس

āzurdah آزرده

Sorrowful, sad - اداس

shād شاد

Pleased, happy خوش

barq-e-tapān برق تپان

A bolt of lightening جلانے والی بجلی

nihāl نمل

خوش۔ بے فکر۔ Exalted, pleased, happy

khirman خرمن

کھلیان، غلے کا ڈھیر

wādee - e - aiman وادی ایمن

(وادی اے اے من) وہ جنگل جہاں حضرت موسیٰ اپنی بیوی کو چھوڑ کر آگ کی تلاش میں نکلے تو ایک درخت پر خدا کی تجلی نظر آئی یہ مقام کوہ طور کے دائیں طرف تھا اس لئے وادی ایمن مشہور ہوا۔

The blessed valley by the side of mount Sinai where Moses had a glimpse of God.

tūr طور

کوہ سینا۔ جزیرہ نمائے سینا۔ جہاں حضرت موسیٰ پر تجلی الہی کا ظہور ہوا اس مصرع میں غم کا پہاڑ مراد ہے۔ دوسرے مصرع میں موسیٰ اور وادی ایمن کے ذکر سے معنوی حسن نمایاں ہے۔

Mount Sinai. Here, metaphorically, it means mountain of grief.

nāmah bar نامہ بر

چٹھی رساں۔ قاصد

ban bāsi بن باسی

جنگل میں جا کر رہنے والا۔ جلاوطن

Exiled, dweller of the wilderness

pal پل

پلک جھپکنے کا عرصہ بہت تھوڑا وقت۔ لحظہ۔ سینکڑ

In the twinkling of an eye. A fleeting moment.

asr عصر

Time, age, زمانہ

chārah چارہ

Treatment, remedy علاج

پیغام آرہے ہیں کہ مسکن اداس ہے

Paighām ārahe hain keh

maskan مسکن

رہنے کی جگہ، گھر Home, residence

tā'ir طائر

Bird پرندہ

nasheman نشین

Nest, residence کھونسلا

sar wo saman سرو سمن

Cypress tree, jasmine درخت پودے

nargis نرگس

پھول کا نام جسے شعراء آنکھ سے تشبیہ دیتے ہیں

Daffodil, narcissus. Flower with which the poet compares a beautiful eye.

nam نم

گلیلا، Moist, damp

lale kā dāgh لالے کا داغ

گل لالہ، سرخ رنگ کا پھول

Black spot in the heart of a poppy

hazin حزین

غمگین Sad, sorrowful

sosan سوسن

آسانی رنگ کا پھول جسے شعراء زبان سے تشبیہ دیتے ہیں

A lily, the iris with which the poet compares a tongue

madh مدھ

Nectar شہد - شیریں

madhur geet مدھر گیت

Sweet songs میٹھے شہد جیسے گیت

amar deep امر دیپ

Eternal lamp کبھی نہ ختم ہونے والے چراغ

reet ریت

Custom, rite, رستم، دستار، طریق

gham-e-furqat غم فرقت

Grief of separation جدائی کا غم

dildāri دلداری

Solace, to soothe and comfort, to treat someone with special kindness and love with the purpose to soothe and console

baseron بسیروں

Lodgings ٹھکانوں

thikānā karnā ٹھکانا کرنا

کسی جگہ رہنے لگنا

Shelter for temporary or permanent abode

sar - e - rah سررہ

Edge of the road راہ میں

rāziatan marziyah راضیت "مرضیت"

تو اسے پسند کرنے والا ہے اور اس کا پسندیدہ بھی

Portion of a verse from the Holy Quran, meaning 'to be pleased with one who is pleased with you.'

be tāb بے تاب

Restless, impatient بے قرار

kāshif-e-asrār کاشف اسرار

Discoverer of secrets پوشیدہ راز بتانے والا

tamannā تمنا

Arzoo، خواہش Desire, request

ashk اشک

Tears آنسو

khāk āloodah خاک آلودہ

Dusty جس کو مٹی لگی ہو

man من

Heart دل

majnun مجنون

مہبت میں پاگل

A lover who became a legend because he was madly in love.

dasht دشت

Wilderness صحرا - جنگل

jhari lagnā جھڑی لگنا

Incessant rain بارش ہونا، متواتر مینہ برسنا

jhānjhan جھانجھن

پاگل 'پاؤں کا ایک زیور

Dancer's anklet fitted with small bells

rāgan راگن

گائے والی Female singer

اے مجھے اپنا پرستار بنانے والے

ay mujhay apnā pristār

paristār پرستار

پوجا کرنے والا، پرستش کرنے والا

A worshiper, an adorer, a devoted servant

jot جوت

Flame of love لگن، آگ

preet پریت

Love, affection مہبت

hardey ہردے

Heart, breast دل

sarmadee praim سرمدی پریم

Everlasting love ہمیشہ رہنے والا پیار

āshāon آشاؤں

Longings, hopes, desires آرزوؤں

dheere dheere دھیرے دھیرے

آہستہ آہستہ Slowly, slowly

کرب و بلا *karb-o-balā*

دکھ۔ مصیبت *Anguish, affliction*

اکسانا *uksānā*

To excite, to arouse, to agitate دینا تحریک دینا۔ اٹھانا۔ بھارتنا۔

ستم گر *sitam gar*

ظلم کرنے والا *Tyrant, oppresser*

لاج رکھنا *lāj rakhnā*

عزت کی حفاظت کرنا

To protect the honour, to have a sense of shame

ستار *sattār*

عیبوں کو ڈھانپنے والا۔ خدا تعالیٰ کی ایک صفت

One who covers other's faults (an attribute of God)

پتلی *putle*

مورتی *Image, puppet*

سلاسل *salāsil*

سلسلہ کی جمع۔ بیڑیاں۔ زنجیریں *Chains*

پیمان *paimān*

عہد *Promise, agreement*

ارمان *armān*

خواہش *Wish, desire*

زیبا *zebā*

مناسب *To behave, becoming*

اوقات *auqāt*

حیثیت *Status, position*

درس *dars*

سبق *To reveal one's face to someone, admonition*

چاکر *chākar*

نوکر *Servant*

سدا *sadā*

ہیشہ *Ever*

پرآگندہ *parāgandah*

پریشان حال *In a shattered and miserable state*

زبوں حال *zabūn hāl*

برا حال *In a miserable condition, in a pitiable condition*

زانو *zānū*

گھٹنا، گھٹنے پر بٹھانے کا مطلب تو قیر دینا، قریب کر لینا *Knee, lap*

ہول *hol*

خوف، ڈر *Terror, horror, fright*

غیرت *ghairat*

لحاظ۔ شرم۔ حیا۔ حیثیت *Sense of honour*

عنان *inān*

نظام۔ باگ ڈور *A reign*

کم اوقات *kam auqāt*

کم حیثیت *Ignoble, lowly*

گردوں *gardūn*

آسمان *The heavens in orbit*

چاپ *chāp*

قدموں کی آواز *Sound of footsteps*

باری *bāri*

موقع۔ نمبر *Turn*

ایام *ayyām*

دن۔ زمانہ *Days, time*

کیا موج تھی جب دل نے جیسے نام خدا کے

kiā mauj thi jab dil

دھونی رمانا *dhuni ramānā*

کسی جگہ آگ جلا کر جوگیوں کی طرح بیٹھ جانا۔ فقیر ہو کر بیٹھ جانا

Like a hermit who sits lost in the memory of God with incense burning before him

سیل رواں *sail - e - rawān*

تیز سیلاب *Flood*

اسلوب *usloob*

طریقہ۔ طرز۔ روش *Way, style, manner*

شہراہ . shāhrāh

بڑی سڑک Highway

دین متین deene mateen

مضبوط معقول دین - یعنی اسلام

Solid and sound religion (Islam)

درا نا darrānā

بلا خوف Without any fear

گام گام gām gām

قدم قدم Step by step

آئے وہ دن کہ ہم جن کی چاہت میں گنتے تھے.....

ā ay woh din keh

تسکین taskeen

سکون Comfort

ہویدا havaidā

ظاہر To appear

قلب تپاں qalb-e-tapān

ترپنے والا دل Burning heart

بے غرض be gharaz

بے مطلب Selfless

بے ریا be riyā

بغیر دکھاوے کے Without any show or formality, sincere

دلنشیں dilnasheen

دل میں گھر کرنا

Something or someone who finds a place in one's heart. 'The one who has occupied my heart is also the one who has carried it away.'

دلربا dilrubā

دل پر اثر کرنے والا

The one who steals one's heart, enchanting, fascinating, carries away.

دیار مغرب سے جانے والو! دیار مشرق کے باسیوں کو

diyāre maghrib say jāne

دیار diyār

شہر، علاقہ Country, region

بآسی bāsi

رہنے والا Dweller, inhabitant

غریب الوطن gharib -ul- watan

مسافر پر دیسی Living in exile

زائچے zā'iche

جنم پترا۔ مستقبل یا قسمت کے متعلق اندازے Horoscope

معتون mo - an - won

(م عن دن) کسی کے نام سے منسوب کیا گیا Dedicated

انصرام insirām

انتظام Management, organisation

الم alam

غم، رنج، آگony, pain, torment, grief

سجود sajood

سجودے Prostrations

قیام qiyām

نماز میں کھڑے ہونا Standing posture in prayer

زعم zu'm

گمان، ظن Presumption

بگولے bagūle

ہوا کے چکر، گردبار Whirlwinds

زیب zeb

مناسب Behove

زیر نگیں zere nagin

تحت۔ زیر حکومت Subjugated

بساط bisāt

خود صلہ۔ چو سرا شطرنج کھیلنے کا تختہ Chess board

کلید فتح و ظفر kleede fath-o-zafar

فتح اور کامیابی کی چابی Key to ultimate victory

افق *ufuq*

وہ جگہ جہاں آسمان اور زمین ملے ہوئے دکھائی دیتے ہیں Horizon

قوس قزح *qaus-e-quzah*

وہ سات رنگ کی کمان جو آسمان پر بارش کے بعد دکھائی دیتی ہے۔

A rainbow

چہرہ *paikar*

Face, appearance شکل و صورت

عالم خواب *ālame khāb*

In a world of dreams (عالیٰ غیب) نیند کی حالت

خفتگان *khufftagān*

سوئے ہوئے Asleep

زینت *zinat*

خوبصورتی Beauty, elegance

فرط الفت *fart-e-ulfat*

محبت کی زیادتی With overwhelming love

بوسے *bose*

چومنا Kisses

مدعا *mudda'a*

مقصد Objective, goal

بالیقیں *bilyaqeen*

یقین کے ساتھ Most certainly

حبس *habs*

تبد Detention, imprisonment

پاؤں میں زنجیر *pābah zanjeer*

پاؤں میں زنجیر ہونا Feet in chains

یورش *yurish*

حملہ، دھاوا Attack, storm

طائر *ta'ir*

پرندہ Bird

آشیانہ *āshiyānah*

کھونسلا Nest

محصور *mahsoor*

گھرا ہوا Fortified, surrounded

کرب و بلا *karb-o-balā*

تکلیف۔ دکھ Anguish

بدیس، آشیاں *badais, āshiyān*

غریب الوطن۔ پردیس میں رہنے والا

Someone expected back home but seeming to be settled elsewhere.

کارواں *cārvān*

قافلہ Caravan

نچھاور *nichhāwar*

ٹار کرنا۔ قربان کرنا۔ To shower, to make an offering

امرت *amrat*

اکسیر۔ آب حیات۔ شہد Elixir

قرۃ العین *qurratulain*

آنکھوں کی ٹھنڈک Coolness of eyes

ساربان *sārbān*

اونٹ چلانے والا۔ میرکارواں A camal driver, leader

توفیق پرواز *tofeeq-e-parwāz*

اڑنے کی ہمت۔ موقع طاقت

Ability or strength to undertake a journey

پر شکستہ *par shikastah*

جس کے پر ٹوٹ گئے ہوں۔ مجبور

Helpless, with broken wings

چشمک *chashmak*

رنجش۔ مخالفت۔ تحقیر To bear grudge, to jeer

روداد *rūdad*

کہانی۔ داستان۔ ماجرا Narration

رقم *raqam*

لکھنا To Write

گوشہ محترم *gosha-e-mohtaram*

قابل عزت کوتاہ۔ عزت والی جگہ

A special space reserved for someone as a mark of honour and respect

آہ و فغان *āh-o-fughān*

آہ بھرتا۔ رونا Cry of pain

جاء الحق وزمن الباطل ان الباطل كان زهوقا

jā al haqqo wa zahaqal bātilo
innal bātila kāna zahooqā.

حق آگیا ہے اور باطل بھاگ گیا۔ اور باطل تو ہے ہی بھاگ جانے والا

The truth has come and falsehood has fled, it is in the nature of falsehood to flee.

عاجز 'ājiz

کنزور، بے بس، مجبور، لاچار Humble

امانت *amānat*

پردہ کی ہوئی چیز (یہاں مراد خلافت ہے) Trust

کٹھن *kathin. kathan*

مشکل Difficult

بار *bār*

بوجھ، ذمہ داری Burdon, load

مہیب *maheeb, muheeb*

خوفناک، خطرناک، ڈراؤنا Formidable, dreadful, frightful

مراصل *marāhil*

منزلیں۔ درجے Challenges

کھالوں *khālon*

چڑی Garb

گرگ *gurg*

بھینسا Wolf

مقتولوں *maqtūlon*

جنگو قتل کر دیا گیا Slain

بپھرنا *bepharnā, bapharnā*

بے قابو ہونا، چارج ہونا Ride back. To become enraged. Charge at

بن باسی *ban bāsi*

بے وطن، جنگل کا رہنے والا

In exile, a dweller of the wilderness

لکارا *lalkārā*

پکارا، مقابلے پر بلایا Challenged

مبارز *mubāriz*

مقابلہ پر چڑھ کر لڑنے والا، سپاہی، جنگجو Courageous

مشکل کشا *mushkil kushā*

مشکل دور کرنے والا One who removes or solves difficulties

بد بلا *bad balā*

مشکل Evil things, misfortune

دیکھو اک شاطر دشمن نے کیسا ظالم کام کیا

Dekho ek shatir dushman nen

شاطر *shātir*

شوخی، عیار، چالاک Sharp-shooter, devious

مکر *makr*

دھوکا، فریب، ریا، نفاق، چالاک، عیاری، چال

Deception, cheating, fraud, cunning

طائر *tā'ir*

پرندہ Bird

تہمت *tuhmat*

الزام Accusation, or an unfounded accusation

جلادی *jallādi*

سفاکی، ظلم، بیکار Butchery

عبث *'abas*

بے فائدہ، بیکار In vain, useless

دجل *dajl*

جھوٹ، فریب، دھوکا Fraud, deception, duplicity

طشت ازبام *tasht az bām*

ظاہر، مشہور، عام، عیاں

For the truth to come out, for the sins and follies to be disclosed. Expose

تدبیریں *tadbeerain*

Schemes

دغا *daghā*

Artifice

نفس *nāfs*

جان، روح، وجود Spirit, person, self, soul

How long can flimsy excuses be of avail.

fraib فریب

Deceit دھوکہ

chaurāhā چوراہا

Crowded market place وہ جگہ جہاں سے راستے نکلتے ہیں

Phoota پھوٹا

Exploded نوٹ گیا۔

چوراہے میں بھانڈا پھوٹنا

chaurāhe main bhandā phootnā

سب کے سامنے راز کھل جانا

Exposing a secret resulting in public disgrace

کھودا پہاڑ اور نکلا چوہا

khoda pahār aur niklā choohā

To dig up a mountain and discover only a mole

garhā گڑھا

A hole, a pit گہری جگہ، کھائی

منارے **manāre** (لفظی مطلب چراغ دان)

Minarets مسجد کے مینار

aray آڑے

Troubled مشکل

ufuq افق

وہ جگہ جہاں زمین و آسمان ملنے دکھائی دیتے ہیں۔ Horizon

deep دیپ

A small earthen lamp, a light دیا

talism طلسم

Illusory, a spell, an enchantment, a magic جادو

پورب سے چلی پر نم پر نم باد روح و ریحان وطن
poorab say chali purnam purnam...

pūrab پورب

East مشرق

mubahal مباحل

One who is challenged to mubalah کا چیلنج دیا گیا ہو

dil gurdah دل گردہ

Guts, Courage حوصلہ، طاقت

pitta پیتا

Courage, valor ہمت، حوصلہ

mardehaq مرد حق

Man of truth سچا انسان

rūposh روپوش

Absconde چھپانا۔ منہ چھپائے پھرنا۔

billi bhāgon cheenkā tootā بلی بھاگوں چھینکا ٹوٹا

A windfall اس چیز کا ہو جانا یا مل جانا جس کا خیال بھی نہ ہو

mureedon مریدوں

Devotees

'honkee dhool جھونکی دھول

Throw dust

qaryah قریہ

Place

fitnah gar فتنہ گر

Hooligans

pakar dhakar پکڑ دھکڑ

Capture, general arrest عام گرفتاری

mismār مسمار

Ruined, demolish ٹرایا ہوا، منہدم

ma 'ābid (معبد کی جمع)

عبادت خانے Places of worship

joothā جوٹھا

Used articles or food پس خوردہ، مستعمل

kāth ki handiyā کاٹھ کی ہنڈیا

مادورہ ہے جھوٹ بار بار فائدہ نہیں دیتا۔

سوئے یار *su-e-yār*
 To the beloved one طرف کی محبوب
 دور افتادہ *dūr uftādah*
 جو فاصلے پر ہو، توجہ سے محروم
 Distant, forgotten, abandoned
 لخت جگر *lakhtə jigar*
 جگر کا ٹکڑا، اولاد

A part of one's life, a piece of one's heart,
 a darling child

اولیٰں *ovais*

حضرت اولیٰں قرنیؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں یمن میں اسلام قبول کر چکے تھے، مگر اپنی والدہ کی خدمت میں مصروف رہنے کی وجہ سے آنحضرت کی صحابیت کا شرف حاصل نہ کر سکے۔ آنحضرت نے اس خدمت کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھا اور بسا اوقات یمن کی طرف منہ کر کے فرماتے تھے کہ مجھے یمن کی طرف سے خدا کی خوشبو آتی ہے۔ آنحضرت نے حضرت اولیٰں قرنیؓ کو سلام بھجوایا اور حضرت عمرؓ کو نصیحت فرمائی کہ ان سے دعا کی درخواست کریں۔

Ovais Qarni, although not a companion of the Holy Prophet (pboh), but because of exceptional profound love for him, the Holy Prophet (pboh) held him very dear to his heart. Among the contemporaries, he is the only one to whom the Holy prophet (pboh) sent his salaams as an expression of his love. He was prevented from visiting the Holy Prophet (pboh) for the only reason that his mother was ill and constantly needed attention.

تن آسان *tan āsān*

ست، کابل، Easy going, indolent

جور و جفا *jorojafā*

ظلم، تکلیف، ایذا
 Tyranny, oppression and cruelty.
 To treat one's lover without mercy.

نگری *nagri*

گاؤں، قصبہ، A town, a village

عمیاں *iyān*

واضح، ظاہر، نمایاں نظر آنے والا
 Manifest

ستم *sitam*

ظلم، زیادتی، آزار
 Oppression, tyranny

پرنم *purnam*
 بھگی ہوئی، آنسوؤں سے بھری ہوئی
 With tears
 باد *bād*
 ہوا
 wind
 روح *rauh*
 آسائش و فرحت، تازگی، ٹھنڈی ہوا، خوشبو
 fragrance
 Freshness,
 ریحان *raihān*
 تلی، مجازاً، شراب، گل سرخ کے سوا تمام پھولوں پر بھی صادق آتا ہے

The fragrant flower of sweet basil

باد روح ریحان وطن

bād-e-rauhō raihān-e-watan

وطن کی طرف سے آنے والی ہوا کے فرحت بخش مشکبار جھونکے

A breeze laden with the memory of comfort and
 fragrant flowers of one's homeland

پچھتم *pachham*

مغرب West

سندر *sundar*

خوب رو Beautiful

مرغان وطن *murghān-e-watan*

وطن کے پرندے مراد، ہم وطن لوگ

Song birds of my homeland

برکھا *barkhā*

برسات، بارش Rain, clouds

اُمڈین *umdeen*

اتریں، to overflow, Welled up,

باراں *bārān*

بارش، مینہ Rain

سکان *sukkān*

رہنے والے، باشندے
 Inhabitants, citizens

یاراں *yārān*

دوست Friends

کوئے دار *Ku-e-dār*

پھانسی گھاٹ، execution place by hanging

nāg ناگ
Viper, cobra پھن دار سیاہ سانپ

zāgh زاغ
Crow کوا

zaghan زغن
Kite (bird of prey) چیل

manderon منڈیروں
Ledge دیوار کا اوپر کا حصہ جو ڈھلوان ہوتا ہے، پشتہ

kāg کاگ
Crow کوا

murghān -e- khush ilhān مرغان خوش الحان
Birds of song with melodious voice خوش آواز پرندے

ma'dūm معدوم
Non-existent, vanished مٹا گیا، نابود

sikka naokar shāhi سکہ نوکر شاہی
اثر حکم، سرکاری افسر
The bureaucracy reigns supreme, influence, bureaucrats

kālā dhan کالا دھن
Black money حرام کا مال

frawāni فراوانی
Abundance زیادتی، کثرت، افراط

majzūm مجزوم
Leprous کوڑھی

qābiz قابض
Someone in occupation, occupier قبضہ کرنے والا، ذخیل

bā wardi darbān باوردی دربان
A uniformed watchman فوجی نگران

bahre zulmāt بحر ظلمات
An ocean of darkness اندھیروں کا سمندر، جہالت کا سمندر

tughyāni طغیانی
Violent upsurge سرکشی، سیلاب

dhāre دھارے
Storm flood, column of water چشے، سوتے، دریا

jalbe zar جلب زر
جلب زر

kathā کتھا
Tale کہانی، بیان، روایت

nālon نالوں
Lamentations آہ و بکا، آنسو، فریاد

sandese سندیسے
Messages پیغامات، خوشخبریاں

masā مسآ
Evening شام

subh-o-masā صبح و مسآ
Day and night صبح و شام، جاری، مسلسل

bad bakht بد بخت
The cursed one بری قسمت والا

hākīm حاکم
A ruler, king حکومت کرنے والا، بادشاہ

āzurdah آزرده
Unhappy ناراض، ناخوش، فغا

mahkūmon محکوموں
Vassals and subjects تابع، رعایا، حکم کیا گیا

bair بیر
Enmity, hostility دشمنی، عداوت

takhta-e- mashq-e-sitam تختہ مشق ستم
Under the tyranny جن پر بے دردی سے ظلم ہو

gahne گہنے
Ornaments, jewels زیور

jabinon جبینوں
The foreheads پیشانیاں، ماتھے

zindān زندان
Jail, prison قید خانہ، جیل

bhāg بھاگ
Luck, fortune حصہ، قسمت

thapere تھپیرے
Gusts تیز ہوا کے جھونکے

munādi منادی
A proclaimer پکارنے والا، ڈھنڈورچی

To be frustrated in one's designs, to be completely defeated

مان *mān*

گھمنڈ-غور

To be confident of someone's loyalty, friendship

پارہ *pārah, pārah*

ریزہ ریزہ۔ ٹکڑے ٹکڑے

افق *ufuq*

وہ جگہ جہاں زمین و آسمان ملے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ Horizon

کجلانا *kajlānā*

دھم ہو جانا۔ سانولا پڑ جانا

After sunset, the dusk becomes murky

فلک *falak*

آسمان *Sky, heaven*

شداد *shaddād*

قوم عار کے ایک بادشاہ کا نام جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا

A king who became a symbol of cruelty and despotism. The name of the king of the people of 'Aad' who claimed that he was god.

ٹھاٹھ *thāth*

شان و شوکت۔ تکلفات *Dignity, pomp*

دھرا رہ جانا *dharā reh jānā*

رکھارہ جانا۔ بیکار رہ جانا *To remain useless*

بنجارا *banjārā*

A grain merchant, a roving trader carrying merchandise on his back

آن *ān*

This word has 3 meanings : شان و شوکت۔ نخر

1. Honour, modesty, coyness
2. Fleeting moment
3. Instead of 'Aa' 'Aan' is sometimes used in poetry and it means 'to come'

تو مرے دل کی شش جہات بنے
too mere dil ki shash jihāt...

شش جہات *shash jihāt*

The whole universe, all six sides *چھ اطراف تمام عالم*

Greed for wealth, avarice *دولت کا حاصل کرنا*

مفلس *muflis*

غریب، کنگال *Poor, penniless*

تآحد نظر *tā had -de- nazar*

جہاں تک نظر کام کرے *As far as one can see*

سیل عیساں *sail-e-isyān*

گناہوں کا سیلاب *A flood of sins*

بے کس *be kas*

بے یار و مددگار *Helpless*

ابر کرم *abr-e-karam*

بخشش کا بادل۔ بادل کی طرح سخاوت *A cloud of mercy*

متوالے *matwāle*

مجت میں مست۔ مدہوش۔ مخمور *Intoxicated*

والی *wāli*

مالک۔ سردار۔ دوست *Mentor, supporter*

جود *jūd*

بخشش۔ سخاوت *Charity*

سَخَا *sakhā*

فیاضی۔ بخشش۔ خیرات *Charity, generosity*

پجاری *pujāri*

A worshipper, a priest *پوجنے والا۔ عبادت کرنے والا*

مکار *makkār*

کمزور فریب کرنے والا۔ *Cunning, deceitful*

مکر *makr*

دھوکا۔ چالاکی *Conspiracy, plotting, cunning, ploy*

بازی *bāzi*

کھیل۔ تماشہ۔ داؤ *Play*

ملائک *malā'ik*

فرشتے *Angels*

خائب *khā'ib*

مخروم۔ نامید *Unsuccessful*

خاسر *khāsir*

گھانا کھانے والا۔ نقصان اٹھانے والا *loser*

خائب و خاسر *khā'ib-o-khāsir*

کائنات *ka'ināt*

The world, universe عالم رنگ و بو، دنیا

نیچ *neech*

کینہ، ذلیل *Low, mean*

منقطع *munqati'*

کٹا ہوا، الگ *Disjoined, broken, cut off*

گل بوٹے *gul bute*

پھول پودے مراد زیب زینت *Roses and flowering plants*

توہمات *tawahhamāt*

وہم، ہمان، شک *Imagination, superstition*

ظلمات *muzlimāt*

مظلمہ کی جمع ہے جو ظلم سے باب انفعال میں اسم فاعل ہے اسکے بنیادی معنی تو تاریکی کے ہیں لیکن سوالات کے ظلمات بننے سے یہاں مراد یہ ہے کہ (1) وہ تاریک چیزیں یا سوالات جو سمجھ میں نہیں آ رہے اور خود مبہم ہیں (2) اندھیرے پیدا کرنے والے یعنی ایسے سوالات جن کے نتیجہ میں انسان اندھیروں میں کھویا جائے دونوں صورتوں میں مراد ایسے لاجواب سوال ہیں جن کا کوئی جواب نہیں اور جس طرح رات اندھیری ہوتی ہے اور دوسروں پر اندھیرا ڈالنے والی ہوتی ہے اسی طرح ان سوالوں کی حقیقت ہے اور بعینہ دیا ہی مضمون ہے جیسا کہ اِذَا اَظْلَمَ ظَلَمٌ قَاتِمًا مِثْلَ بَيَانٍ هُوَ

Multiple darkness, things incomprehensible or something dark which casts shadows over other things so that they become indiscernible and also things which cast shadows of doubt.

پیانا صفات *paimānah -e- sifāt*

صفات کو سمجھنے کا ذریعہ، آلہ

A goblet sparkling with God's attributes

میزان *meezān*

ترازو، تقییم *Balance, scale, measure*

عالم حیرتی *ālame hairati*

حیران کن دنیا *Wonder world*

مظہر *mazhar*

ظاہر کرنے والا *One who reflects something*

ہمہ، اوست *hama, ūst*

سارا، تمام، کل وہی ہے، صوفیانہ تصور ہے کہ سب کچھ خدا ہی ہے، خدا کے سوا کسی کا وجود نہیں ہے اور یہ خدا ہی ہے جو مختلف شکلوں میں جلوہ گر ہے

Wholly, entirely, he is everything Pantheism
It is a Sufi concept that everything is God, nothing exists beside God. It is God who is manifested in all creation.

عین ذات *ayne zāt*

خدا کی صفات اور ذات کا مظہر، اس حد تک مظہر کہ گویا وہی ذات ہو جاتا

God's attributes personified

منصور *mansoor*

ایک ولی اللہ کا نام جنہوں نے حالت جذب میں انا الحق کا نعرہ بلند کیا جس کی پاداش میں انہیں سولی دی گئی۔

Name of a holy man who believed in Pantheism and negated himself as a separate entity from God.

سردار *sare dār*

پھانسی کے تختے پر، سولی پر *On the gallows*

تعلبات *ta'alliyāt*

لاف، گزاف، بڑکیں *Boastings, bragging*

عزی *uzzā*

عربوں کا بت *A well known idol of the Arabs*

لات *lāt*

عربوں کا بت *A well known idol of the Arabs*
Lat were two imaginary gods of the Arabs

محمود *mahmood*

تعریف کیا گیا، محمود غزنوی جس نے ہندوستان پر حملے کے دوران سومنات کے مندر سے بت توڑے تھے۔

Praiseworthy - a name which refers to Mahmud Ghaznavi who invaded India 17 times and succeeded at last in demolishing the Somnaat temple.

سومنات *somnāt*

عجرات (انڈیا) کا مشہور بت خانہ

The most revered temple in India

کھنڈر *khandar*

ٹوٹا ہوا مکان، ویرانہ *Ruins*

ساجن *sājan*

A lover, sweetheart محبوب

درسون *darson*

To make a public appearance دیکھنا

لیکھوں *laikhon*

حساب کتاب حساب

لاف *lāf*

Vain boasting جھوٹ

ناترس *nātars*

بے خوف، نڈر

Audacious, fearless, devoid of God's fear

کلفت *kulfat*

رنج، تکلیف، Exhaustion, fatigue, weariness

ملن *milan*

ملاقات Meeting of two friends

گلشن میں پھول باغوں میں پھل آپ کیلئے

gulshan main phul

کنول *kanwal*

چاتی میں کھلنے والا پھول Lotus, water lily

پرونا *pironā*

دھاگہ ڈالنا To stringe

مژگاں *miygān*

پلکیں Eye lashes

روشنائی *raushnā'i*

سیاہی Ink

جل *jal*

پانی Tears, water

چرنوں *charnon*

قدموں Feet

ازن *izn*

اجازت، حکم، Permission, command

جان گسل *jān gusal*

A profound sorrow which kills جان کو گھٹانے والا

بے ثبات *be sabāt*

Mortal, perishable, frail فانی

جیت *jeet*

فتح Victory, gain

مات *māt*

نکلت Defeat

سبک *subuk*

ہلکا، کم وزن، تیز Light, delicate

سہانے *suhāne*

دل پسند، بھلا pleasant

ہر طرف آپ کی یادوں پہ لگا کر پہرے

har taraf āp ki yādun

پہرے *pehre*

نہمبانی، رکھوالی Watch, guard

جی کڑا کرنا *jee karā karnā*

سخت کرنا

To brace oneself, to muster one's courage

ناگہاں *nāghān*

اجانک Suddenly

ہم آن ملیں گے متوالو بس دیر ہے کل یا پرسوں کی

ham ān milain ge matwālo

متوالو *matwālo*

محبت میں) مست، مخمور، مدہوش Those intoxicated by love.

دید *deed*

دیکھنا To see

فرط طرب *fart-e-tarab*

خوشی کی زیادتی Overwhelming pleasure

سرسوں پھولنا *sarson phūlnā*

سرسوں کے پودوں پر پھول آنا، زرد ہی زرد نظر آنا

Flowering of the rape seed plants 'when you see riots of golden colour'

خوشوں *khoshon*

گچھا، بالی bunches

بے آب و دانہ *be āb -o- dānah*

Without food and water بغیریانی اور کھانے کے

کنار آب *kinār-e-āb*

ندی کے پانی کے کنارے

By the bank of a brook, river or stream

کڑا ویرانہ *Karā veerānah*

Inhospitable desert سخت

سنگستان کابل *sangistān-e-kābul*

کابل کا پہاڑی علاقہ Rock terrain of Kabul Afghanistan

شہزادہ *shahzādah*

Prince, princely

حضرت شہزادہ عبداللطیف شہید مراد ہیں جن کو کابل افغانستان میں 1903ء میں حضرت مسیح موعود پر ایمان لانے کی پاداش میں نہایت ظالمانہ طریق پر سنگسار کر دیا گیا۔

Refers to Shahzada Abdul Latif who was martyred by being cruel, stoned to death only because he believed in the Promised Messiah.

سنگسار کرنا *sangsār karnā*

پتھر مارنا پتھر مار مار کر مار دینا

دم تسبیح *dam-e-tasbeeh*

تسبیح کے وقت

Like the beads of a rosary, while lost in the memory of God (he was being stoned to death)

اہل جفا *ahl -e- jafā*

ظلم کرنے والے Tyrant

اہل وفا *ahl -e- wafā*

وفا کرنے والے The faithful

رمی *rami*

پتھر پھینکنا Showering stones

سردار *sare dār*

On the gallows

پسران باطل *pisrān-e-bātil*

جھوٹ کی اولاد یعنی جھوٹے لوگ Children of falsehood

نر *nar*

مرد Male

بازگشت *bāz gasht*

کونج Echo

نغمہ سرا *nagmah sarā*

نغمہ گانے والے۔ غزل سرا Singer,

دشت *dasht*

صحرا۔ جنگل Wilderness

جبل *jabal*

پہاڑ Mountain

جز *juz*

سوائے Except

وصل *wasl*

لمنا Meeting, union

عقدہ *uqdah*

بھید۔ معمہ۔ راز Knot, mystry

فراق *firaq*

دوری Separation, distance

دراز *darāz*

طویل۔ لمبا Long or stretched out

سکھیاں *sakhiyān*

سیلیاں Bery of merry making girls

ازل *azal*

ابتداء Beginning, source, origin, eternity

تسری راہوں میں کیا کیا ابتلا روزانہ آتا ہے

teri rahon main kiā kiā

ابتلا *ibtilā*

آزمائش Trial, persecution

احد *ohud*

مدینہ منورہ کی ایک پہاڑی جس کے دامن میں جنگ احد لڑی گئی جس میں مسلمانوں نے اپنے سے بہت زیادہ تعداد میں کفار قریش سے شدید جنگ لڑی

A hill in Medina near which the battle of Ohud took place

سفاکی *saffāki*

Cruelty, shedding of blood ظلم

اوکاڑہ- لاہور- خوشاب- ساہیوال- فیصل آباد- سرگودھا

Okārah, Lahore, Khushāb, Sāhiwāl,

Faisalābād, Sargodha

صوبہ پنجاب کے وہ شہر جہاں مظالم توڑے گئے کلہ کا بیج لگانے، بیوت الصلوٰۃ کے صدر دروازوں پر کلہ کھینچے اور دیگر اسی قبیل کے ”جرائم“ کی پاداش میں زدوکوب کا نشانہ بنایا گیا مقدمات قائم کر کے قیدوبند کی صعوبتوں سے دوچار کیا گیا اور بعض کو راہ خدا میں اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے کی توفیق ملی۔

Cities of Punjab district where atrocities were unleashed. Houses were burnt, shops were gutted, some Ahmadis were martyred. Many were imprisoned for declaring the Kalima Shahada.

لہو پاشی *lahu pāshi*

خون بہانا Bloodshed

سانحہ *sānihah*

واقعہ، حادثہ، حادثہ *A tragic occurrence*

ٹوپی *topi*

صوبہ سرحد میں مردان کے قریب شہر جہاں احمدیوں پر مظالم توڑے گئے۔

A city near Mardan in the NWFP where atrocities were unleashed against the Ahmadis.

بلائے ناگمان *balā-e-nāgahān*

اچانک آنیوالی مصیبت

Sudden unexpected appearance of Maulana like a bolt of the blue.

نت نیا *nit nayā*

ہر دن نیا *Everyday a new freak*

of a Maulana appear like a bolt of the blue.

معاہد *maābid*

عبادت گاہیں *Places of worship*

عباد اللہ *ibadullāh*

اللہ کے نیک بندے *Servants of God*

دل برمانا *dil barmānā*

دل کو زخمی کرنا *To drill through one's heart*

مردان *Mardān*

صوبہ سرحد کا ایک شہر جہاں ایک خاتون رخسانہ کو 1986 میں گولی مار کر شہید کر دیا گیا

A town of North West Frontier where in 1986.

A lady by the name of Rukhsana was martyred by the local men. She was shot down.

شیوہ *shewah*

طریقہ عادت *Mode*

سکھر- سکرنڈ- پنوں عاقل- وارہ- لڑکانہ- حیدر آباد-

نواب شاہ

Sukhar, Sakrand, Punnonāqil, Wārā,

Lārkānā, Hyderābād, Nawābshāh

صوبہ سندھ کے شہر جہاں احمدیوں کو شہید کیا گیا۔ لڑکانہ دراصل لاڑکانہ ہے ضرورت شعری کی وجہ سے لڑکانہ کیا گیا ہے۔

In each of these towns of the Sindh district in Pakistan, Ahmadis were martyred.

قتیل حیدر آباد *qatil - e - Hyderabad*

سندھ میں ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر 1974 میں حیدر آباد میں شہید کر دیئے گئے۔

One murdered in Hyderabad. In 1974 Dr. Aqeel, son of Abdul Qadir was martyred in Hyderabad, Sindh.

نواب شاہ *Nawāb shāh*

جناب عبدالرزاق کو بھریا روڈ نواب شاہ میں 1985 کو شہید کر دیا گیا نواب شاہ شہر میں بیت الصلوٰۃ محمود ہال کو آگ لگائی گئی جماعت کے مرہی اور متعدد احمدیوں کو زدوکوب کیا گیا۔

The tale of misery relating to Nawabshah. In 1986 Abdur Razzaq was martyred in Bhiriya Road Nawabshah. Mahmud Hall the place of worship in the town was set on fire and the missionary as well as many other Ahmadis were beaten up, attacked and stoned. All worshippers were imprisoned. Wagon loads of people were stoned and stabbed by a mob led by Mullas.

کوئٹہ *Quetta*

صوبہ بلوچستان کا شہر جہاں بیت الصلوٰۃ پر آلا ڈال دیا گیا۔ اور متعدد احمدیوں کو جیل میں رکھا گیا۔

A city of Balochistan district where our place of worship was locked up and many of the Ahmadis were put in jail.

Like a drunkard

سرائے *sara'e*

Roadside inn مسافر خانہ

دشت طلب میں جا بجا بادلوں کے ہیں دل پڑے

dashte talab main jā bajā

دل *dal*

Layers of dense clouds بہت گہرا ابر، گھنے بادل

اشکبار *ashkbār*

Shedding tears آنسو بہانا

تشنہ *tishnah*

پاسا *Thirsty*

دردنماں *dard-e-nihān*

Concealed pain چھپا ہوا درد

سودو زیاں *sūd-o-ziyān*

Gain and loss نفع نقصان

سرور *suoroor*

Ecstasy, delight خوشی-سرت

زیر و بم *zeer-o-bam*

Ebb and tide نیچے-اوپر

باد سموم *bād-e-samūm*

گرم ہوا Blazig wind

آس *ās*

Longing, desire, hope امید، خواہش

یاس *yās*

Despair ناامیدی

دیب *deep*

دیا، چراغ Lamp

لو *lau*

Flame موم جتی کا شعلہ

طل *tall*

Heavy dew or light drizzle شبنم

تجلیات *tajalliāt*

تجلی کی جمع، ظاہر ہونا، روشنی، خدا تعالیٰ کے جلوے

Illuminations, divine manifestations

چلن *chalan*

Vile conduct طریقہ

روش *ravish*

Walk, path 'طریقہ

غول بیاباں *ghol-e-bayābān*

جنگل کے شیاطین

Hobgoblins, demons of the wilderness

آب بقا *ab -e- baqā*

Elixir, the water of life زندگی کا پانی، آب حیات

امر *amar*

Everlasting جس کو فنا نہ ہو

عدو *adū*

دشمن

مش *misl*

Like, as, resembling کی طرح

صبا *sabā*

A gentle breeze, a morning breeze صبح کی نرم تازہ ہوا

سستا *sastānā*

To rest a while آرام کرنا

ننکانہ *Nankānā*

صوبہ پنجاب کا ایک قصبہ

A town in Punjab, Pakistan where all Ahmadi houses were set ablaze

رند *rind*

Thirsty for a drop of wine شرابی

تشنہ لب *tishnah lab*

پیا سے ہونٹ

One with thirsty, parched lips - as if a bartender

یاد یار سے *yāde yār se*

The memory of the beloved pours down like a rain of wine

ہجر یار *hijre yār*

In separation of one's beloved

رندانہ *rindānāh*

گیسو *gesu*

سر کے لیے بال، لٹ *Tress*

من موہن *man mohan*

دل موہ لینے والا

Charms one's heart away, charmer of heart

کھڑا *mukhrā*

منہ، چہرہ *Visage, countenance, the face*

داغ جدائی *dagh-e-judāi*

جدائی کا غم

An aching spot in the heart left by separation

فرقت *furqat*

جدائی *Separation*

کھلا *kumlānā*

مرحمانا خشک ہونا *To wither*

چندرما *chandarmā*

چاند، مستاب *Full moon, eclipsed*

N.B. As a phrase :

Having dressed his precious memory in an attire of rosy coloured twilights,

The madman is swinging that memory on a swing of a rainbow

گھنٹا *gahnānā*

گھنٹا، رونق گھنٹا *To eclipse*

درد بدامان *dard badāmān*

دامن میں درد لئے ہوئے

Carrying deep pathos, sadness, the grey misty air laden with sorrow has darkened the entire horizon

غنی *ghani*

آسودہ، مطمئن، دولت مند *Rich, wealthy*

تھوہر *thohar*

ایک خاردار زہریلا پودا جس کے پتے سبز اور پھول رنگ برنگے

ہوتے ہیں *Cactus*

ہفت افلاک *haft aflāk*

سات آسمان *Seven heavens*

پنچھی *panchi*

پرنده، کھیرو *A bird*

دیر *dair*

مندر *temple, place for idol worship*

حرم *haram*

خانہ کعبہ کی چار دیواری

The sacred house of God in Mecca

ناصح *nāsih*

نصیحت کرنی والا *Admonisher*

پھانس *phāns*

نکڑی کا تھا سا ریشہ، تنکا، ٹٹس، اندیشہ، فکر *Sprinter*

کل پڑنا *kal parnā*

ہیچین آنا *To be at ease*

بے محل *be mahal*

بے جگہ، غیر مناسب *Out of place, improper*

مرگ *marg*

موت *Death*

ازن *izn*

اجازت *Leave, permission*

یہ دل نے کس کو یاد کیا.....

yeh dil ne kis ko yād

سپنوں *supnon*

خواب، رویا *Dreams*

بوٹوں *būton*

چھوٹے درخت، پودے *plants*

غیر بار *amberbār*

خوشبودار *Showering fragrance*

پیراھن *pairāhan*

لباس، کپڑا، کرا، *robe, attire, garment*

قوس قزح *qaus-e-quzah*

دھنک *Rainbow*

پیٹنگوں *paingon*

جھولے *Swings*

Afraid ڈرے ہوئے

kutyā کٹیا

Cottage, hut جمونہڑی

dipak دپک

A poor man's small earthen lamp نھا چراغ

afīās افلاس

Poverty 'ناداری

mān kā jāyā ماں کا چایا

Born of the same mother, سکا ماں کی اولاد

sid-diḡon صدیقوں

The truthful, the-steadfast سچے صدیق کی جمع

dolā ڈولا

Stagger لاکڑایا

peyār ki paingain پیار کی پینگیں

Swings of love پیار کے تعلقات

جائیں جائیں ہم روٹھ گئے اب آکر پیار جتائے ہیں

jāin jāin ham rooth

nain نین

Eyes آنکھ

ruthe روٹھے

To shame, anger خفا، ناراض

bhāg jagāe بھاگ جگائے

To awaken one's sleeping fortune قسمت جگائی

mund gaeen مند گئیں

Closed بند ہو گئیں

neer نیر

Tears پانی، آنسو، دریا

milan ملن

Meeting of lovers ملنا، میل جول

sarmad سرمد

Everlasting رہنے والا

sarfarāz سرفراز

Exalted, and honoured ممتاز، سر بلند، معزز

ākāshi آکاشی

Heavenly آسمانی، آفاقی

be murshid بے مرشد

Without a spiritual guide بے راہ نما

chaupāyā چوپایا

A quadroped, an animal چارپاؤں کا مویشی

tan تن

Body جسم، شخص

man من

Conscience, heart , soul دل، ضمیر

dhan دھن

Wealth مال، قسمت

prāe پرائے

Stranger بیگانہ، اجنبی

ان کو شکوہ ہے کہ ہجر میں کیوں تڑپایا ساری رات

un ko shikwah he ke

dard batānā درد بٹانا

Shared pain دکھ میں شریک ہونا

komal کومل

Soft, tender نرم و نازک، شیریں

kajlāi کجلائی

Leaves are all covered with soot سرمئی، کاجل لگی ہوئی

piyā پیا

Beloved, sweetheart محبوب

premi پری

Lover کرنوالا

kathā کتھا

Tale کہانی

sūje nain سو جے نین

Swollen eyes سوجی ہوئی آنکھیں

giryān گریاں

Weeping, crying روتے ہوئے

tarsān ترساں

daily tasks remains simultaneously constant in his remembrance of God.

دا نما " (دائمن) *dāiman*

بیش سے ' لگا تار *Continuously, Always*

زیر و بم *zer-o-bam*

نیچا اور اونچا eb and tide

موجزن *mojzan*

ٹھانٹھان مارنے والا Stormy, tumultuous

شریا *surayya*

جھکا ' وہ سات ستارے جو پاس پاس رہتے ہیں

Pleides, (cluster of seven 7 stars in taurus)

غلغلہ *ghulghulah*

ہنگامہ ' شور و غل Tumult

تلاطم *talatum*

موجوں کا زور ' پانی کے تھپڑے ' موج ' لہر ' جوش Storm

جو درد سسکتے ہوئے حرفوں میں ڈھلا ہے
jo dard sisakte hue

سسکتے ہوئے *sisakte hue*

سسکیاں لیتے ہوئے Sobbing, sighing

ڈھلا ہے *dhala hai*

شکل پائی ہے ' رواں ہوا ہے Moulded into

آغوش *aghosh*

گود Lap

مریض شب غم *mareez-e-shab-e-gham*

غم کی رات کا مریض

A patient tormented by the night of grief

رس *ras*

شیرینی ' مٹھاس Juice

عمر خضر *umr-e-khizar*

طویل عمر Eternal

مہمان سرا *mihmān sarā*

مہمان خانہ ' مہمانوں کے ٹھہرنے کا مکان

Caravan serai - a roadside inn

سلاسل *salāsil*

بیڑیاں ' زنجیریں Chains

جایا *jāyā*

بیٹا ' فرزند ' لڑکا Born of the same mother

وقت کم ہے ' بہت ہیں کام ' چلو

waqt kam hai

ملکبی *malgajee*

میلی ' مٹی کے رنگ کی Light grey, after dusk

خرام *khirām*

تازو دادا کی چال (colloquially-kharam) walk or stately gait

باد صبا *bād-e-sabā*

وہ ہوا جو مشرق سے چلے ' موسم بہار میں چلنے والی ہوا

Morning breeze

مدام *mudām*

بیش ' سدا Always

محو *mahv*

زائل ' دور ' ہم Engrossed ,absorbed, charmed

قربتیں *qurbatain*

نزدیکی ' رشتہ ' پاس Nearness, intimacies

برق گام *barq gām*

بجلی کی تیزی سے ' انتہائی تیز رفتاری سے Swift as lightning

ابر *abr*

بادل ' گھٹا Cloud

مہ و نجوم *mah-o-nujūm*

چاند و ستارے Moon & stars

زام *zimām*

باگ ' نکیل Rein, bridle

پیشوائی *peshwā'i*

رہبری ' رہنمائی ' استقبال Guidance, leadership, reception

خوشا *khushā*

بہت اچھا ' خوب Happy, how fortunate, blessed

دل بیار دست بکار *dil bayār dast bakār*

دل میں ہر وقت خدا تعالیٰ کی یاد ' اچھی چیز کا خیال مصروفیت میں بھی دل

سے دور نہیں ہوتا

A proverb - a person, whilst engaged in his

Alms, charity نذر، خیرات، تحفہ

چوکھٹ *chaukhat*

Threshold دروازے کی چار کنڑیاں جس میں پٹ لگائے جاتے ہیں

گم گشتہ *gum gashtat*

One who is lost کھویا ہوا، بھگا ہوا، بھولا ہوا

سکھول *kashkol*

Begging bowl فقیروں کا پیالہ، زنبیل

خیرات *khairāt*

Alms, charity صدقہ، نیکی

صدا *sadā*

Voice, call گونج، آہٹ

رہائی *rihā'i*

Liberation نجات، فراغت، معافی، آزادی

گھٹا کرم کی ہجوم بلا سے اٹھی ہے

ghatā karam ki hujoom

گھٹا *ghatā*

Dense, dark clouds ابر، بادل، کالی بڈی

کرم *karam*

Kindness, grace بزرگی، عنایت

ہجوم بلا *hujum -e- balā*

Trial آزمائشوں کا ہجوم، امتلاؤں کی کثرت

The whole phrase means: The thick clouds which are about to shower the blessings of Allah, rose from the storms of overwhelming calamities.

کرامت *karāmat*

Miracle معجزہ

درد آشنا *dard āshnā*

درد سے واقف، ہمدرد

Aware of pain, sympathiser (A miracle has arisen from the heart, long accustomed to sorrow)

زمین بوس *zameen bos*

جو شخص حاضر ہو کر اظہار ادب کے لئے زمین چومے

Wonder at its reach that it has started talking to God on high while it was merely a thing lying on the dust, but raised by the command of Allah.

گرفتار بلا *gariftār-e-balā*

آزمائشوں میں مبتلا

Chained, imprisoned, prisoner of calamities

اسیر *aseer*

Captive قیدی، بندی

رشتہ جاں *rishta-e-jan*

سانس لینے کا سلسلہ

Bondage like lifeline, relationship like a lifeline

ربط بہم *rabt-e-baham*

Mutual relationship آپس میں تعلق، آپس میں جوڑیا رشتہ

مسا *masā*

Evening شام

زندانی *zindān*

Prison قید خانہ، جیل

وا *wa*

کھلا ہوا، کشادہ

باز آنا *bāz ānā*

To abstain پلٹنا، پیچھے واپس آنا

جلوت *jalwat*

To be in company باہر عام جگہ

نقرئی *nuqrai*

چاندی کا بنا ہوا، چاندی جیسا سفید

ضیا *ziyā*

Light, splendour, روشنی، چمک، رونق

حشر برپا کرنا *hashr bapā karnā*

قیامت، آفت، شور و غل، برپا، کھڑا، قائم

To cry or wail, to create an uproar

پیکر *paikar*

Personification, embodiment چہرہ، شکل، صورت

پہلو *pahlū*

کروٹ، بغل، طرف، انجل

گدا *gadā*

Beggar فقیر، بھکاری، منگتا

دان *dān*

خوشیوں khamoshion

Moments of absolute silence سکوت، سناٹا

کھنکنے لگی khanakne lagi

To jingle, jingling لگی، کھنکنے لگی

کسک kasak

نہیں، ہلکا سا درد Stitches of pain

ہوک hūk

وہ درد جو دل یا سینے میں ٹھہر ٹھہر کر اٹھے Excruciating groan

بے نوا be nawā

بے آواز - زبان، فقیر، فقیر، silent، soundless

التجا iltija

To beseech, to entreat آرزو، منت سماجت، درخواست

ناکترا na katkhadā

بن بیاہ، کنوارا Virgin

ادا adā

انداز، قرینہ Captivating style

نِدا nidā

آواز، پکار، آواز، Voice، call

قول بلی qaule balā

ہاں کہنا To say yes

(قرآن پاک کی آیت: "الست بربکم قالوبلی" کی طرف اشارہ ہے)

According to Holy Quran, even before the creation of life in the blue print of Gods scheme of creation, He enquired form each soul;

" Am I your Lord or not? "

they all responded; " why not; why not? "

بخدا bakhudā

خدا کی قسم By God...refers to the verse 7:173

شبیبہ shabeeh

شکل، تصویر، مانند، Portrait, image, resemblance

خاک پا khak -e- pā

پاؤں کے نیچے کی مٹی، عاجز، مسکین

The image is that image which rises form the dust under your feet.

رسائی rasā'i

پہنچ، داخل، واقعیت reach

قلب qalb

دل، ضمیر، Heart, soul

تحت الارٹی tahussarā

زمین کا سب سے نیچے کا طبقہ، مٹی کے نیچے

Under the earth the deepest region of the earth

ازل azal

آغاز (in past tense) Eternity

خلا khalā

خالی جگہ A void

سدا sāda

ہیش، دائم، ہر وقت Always

ابلیسیات ibleesiyat

سرکشی، فتنہ انگیزی Satanic

بانگ bāng

آواز Call

زبوں zabun

عاجز، ضعیف

اباء ibā

انکار، نفرت، نافرمانی Rebellious rejection

سیہ بخت siyah bakht

بد نصیب، بد بخت

Extremely ill-fated, one who's fate is charred

نیش زن nesh zan

برائی کرنے والا، Ever-stinging, vicious

مردود mardūd

رد کیا گیا، بے عزت کیا گیا، Accused

کربلا karbalā

رج و آفت کا مقام، بیابان عراق میں اس جگہ کا نام جہاں حضرت امام حسینؑ نے شہادت پائی، وہ جگہ جہاں پانی نہ ملے

The battlefield where Imam Hussain, the second son of Hazhrat Ali, was martyred mercilessly. It is a place near the bank of the Euphrates. No family members were allowed to take water.

اچی *uchchi*
 بلند، اونچی، elevated
عرش نشین *arsh nasheen*
 مساز جگہ پر بیٹھے والا
 Heavenly

مصط *mahbat-e-anwar* انوار

نور کے اترنے کی جگہ

Place where manifestations of God's light constantly descend.

خاک بسر *khāk basar*

پریشان حال، خراب و خستہ
 In a miserable state

آکاشی *ākāshi*

آسانی، آفاقی
 Heavenly

دھرتی *dharti*

زمین، دنیا، مٹی
 Earth

پر جا *parjā*

رعایا، محکوم، مخلوق
 The earthly occupants who are illuminated with the light of God.

پرکاشی *parkāshi*

ظاہر ہونا، فاش ہونا، روشن ہونا
 Manifest, shining

متلاشی *mutalāshi*

تلاش کرنے والا، جستجو کرنے والا
 Seeker

پنکھ پکھیرو *pankh pakherū*

بازو پر، بال
 Visitor on wings

بستان *bustan*

باغ
 Garden

جا *jā*

جگہ، مقام، موقع
 Room, place, shop

ڈنکا باجا *dankā bājā*

نقارہ بجانے کی لکڑی، نقارہ، شہرت
 Beat of a drum

پیتام *peetam*

محبوب، معشوق، نہایت پیارا
 Most beloved, sweet heart

کنھییا *konhiyyā* (کن ہی یا)

سری کرشن جی، خوبصورت لڑکا، معشوق

One who plays with a flute (name of Krishna)

مرلی دھر *murlee dhar*

کرشن جی کا لقب، اکثر ہندوؤں کا نام ہوتا ہے

One who plays the flute (name of Krishna)

صدآ *sadā*
 گونج، گنبد کی آواز، آواز
 The same voice which is eternally raised time after time.

ہوائے عیش و طرب *hawā -e- aisho -o- tarab*

خوشی اور بچین کی خواہش
 lust for luxurious life

جتن *jatan*

کوشش، سعی، تدبیر، تجویز، علاج، محنت

Ploy, manouevres, strategums, measures

بیدار *bedār*

ہوشیار، چوکنا، جاگتا ہوا
 Awake, watchful

ماتی *māti*

سرشار، مست، متوالی
 Intoxicated

اپنے دلس میں اپنی بستی میں اک اپنا بھی تو گھر تھا

apne dais main apni basti

سندر *sundar*

خوبصورت، حسین
 Beautiful

کتھائیں *kathāain*

بیاں، مقولے، قصے
 Tales

من *man*

دل، جی، ضمیر، heart, soul, spirit
 Conscience, heart, soul, spirit

جنتا *jantā*

گروہ، بہت سے آدمی، مجمع، بھیڑ
 People

فیض رسان *faiz rasān*

فائدہ پہنچانے والا، بھونٹنے والا، بھونٹنے والا
 Bountiful, generous, beneficent

بندہ پرور *bandah parwar*

غلام کو پالنے والا، بندہ نواز
 Cherisher of servants, patrons

آشا āshā

امید، آرزو Desire, hope

چاکر chākar

نوکر، خادم، ملازم Servant

کواڑ kiwār

دروازہ Doors

ایشر eeshar

بھگوان، خدا God

مایا māyā

خدا کی قدرت، رحم، پیار، دولت، رونق، کرشمہ

Wealth

روپا rūpā

چاندی، Silver,

کلفت kulfat

رنج، تکلیف، Trouble, distress

مندر mandir

ہندوؤں کی عبادت گاہ، A temple

کریا kirpā

مہربانی، عنایت، Pity, mercy

پاپی pāpi

پاپ کرنے والا، گنہگار، مجرم، ظالم، بدکار، The sinful

نارائن narāin

قدیم، ہمیشہ رہنے والا، خدا، The supreme being

کیڑی kiree

نیچوٹی Ant

(The visit by the most supreme being, to the most humblest of creatures.)

برہا birhā

بجڑ، جدائی، فراق، Separation

حد نظر hadd -e- nazar

دیکھنے کی حدود، آنکھوں کی پہنچ، As far as one can see

پریمی praimi

محبت کرنے والا، دوست، Lover

شہنائی shahnāi

نغیر، ایک ساز جسے منہ سے بجاتے ہیں، Clarion

بھجن bhajan

وٹھیفہ، خدا کی تعریف کا راگ، A hymn

دھوم dhūm

شور و غل، شہرت، Fame, pomp

رت rut

موسم، سال، Season, weather

بھگوان bhagwān

خدا، تعالیٰ، پرہیزگار، ایشر، God, supreme being

ملن milan

ملاقات، میل جول، Meeting of lovers

درشن darshan

دیدار، نظارہ، To look at, interview

گوتم بدھا gotam buddhā

بدھ مذہب کے بانی کا نام

The name of the founder of Budhism

درس daras

نظارا، درشن، دیدار، Seeing, showing, displaying

بدھی buddhi

دانائی، عقل، سمجھ، فہم، ایمان، Wisdom

ریشیوں rishion

خدا پرست، سادھو، Sainly people

منظر mazhar

ظاہر ہونے کی جگہ، تماشا گاہ، Manifestation, spectacle

عیسیٰ isā

حضرت عیسیٰ ابن مریم، اللہ تعالیٰ کے نبی، Jesus

نور نظر noor - e - nazar

آنکھ کی روشنی، Apple of the eye

منظور نظر manzoor - e - nazar

پسندیدہ، مقبول، A favourite

دلدار dildār

تسلی دینے والا، معشوق، Charming, beloved

کبھی اذن ہو تو عاشق دریاں تک تو پہنچے
kabhi izn ho to āshiq

اذن izn

Permission

داریار dare yār

Threshold of one's beloved محبوب دروازہ

نگارش nigārish

Plea, humble request تحریر، لکھا ہوا

نگار nigār

Beloved تصویر، بت، خوبصورت

شراب ناب sharāb'e'nāb

Grape liquor خالص شراب

نسیم naseem

پچھلی رات کی نرم و معطر ہوا، صبح کی ٹھنڈی ہوا

Let the breeze of my sigh reach the blossoming of flowers.

چاہ chāh

خواہش، آرزو، محبت، مزہ، ضرورت، مانگ

حلاوت halāwat

sweetness مٹھاس، لذت

رگ خار rag'e'khār

The lifeline of the thorn رگ خار کی لائن

(Let the sweetness of my love, reach the lifeline of the thorn.)

بغض bughz

نفرت، عداوت، دشمنی ill - will

حصار hisār

حاصلہ، قلعہ، گمراہ Fortification

نفع روح nafkh'e'rūh

Breath of life روح کا پھونکنا

دل زار dil - e - zār

The lamenting heart پریشان دل، تکلیف میں

روپ نگر rūp nagar

Land of the beloved خوبصورتی کا مرکز

وسے wasse

The love of God dwells on their faces ظاہر ہو

اکھین akhiyan

Eyes آنکھیں

مے mai

شراب Wine, spirit

پیت peet

محبت، عشق، دوستی love

دیدہ ور deedah war

دانا، ہوش مند One who has vision

ہجر higr

جدائی، مفارقت، علیحدگی Separation, absence

دوبھر dūbhar

دشوار، مشکل hard to bear

آس ās

امید، خواہش، آرزو Desire

مصلح muslih

اصلاح کرنے والا، درست کرنے والا Reformer

سہاگن suhāgan

وہ عورت جس کا خاوند زندہ ہو

A woman whose husband is alive

ہستی hasti

وجود، قیام، موجودگی Existence

سوتے saute

پانی نکلنے کی جگہ، سرچشمہ Spring, fountain

سہاگر sāgar

سمندر Sea, ocean

واہے گرد wāhe gurū

ایک خدا One and only God

نقد جان، نقد دل *naqde jan, naqde dil*

I will shower the treasures of my life, دل اور جان
but at least it should pass by my house.

نچھاور *nichhāwar*

نثار، offering، sacrifice

دار *dār*

گھر، جگہ، مقام، House، place، country

برق پا *barq pā*

تیز قدموں والا، With the speed of lightening

دلربا *dil rubā*

دل بھانے والا، Steeler of hearts

جمیل *jameel*

حسین، خوبصورت، Beautiful، elegant

غبار نالہ *ghubāre nālah*

گرد، رنج، ملال، Let my lamentation reach the dust

نہ وہ تم بدلے نہ ہم، طور ہمارے ہیں وہی
na wuh tum badle na ham

طور *taur*

حالت، طرز، قسم، Habits

قرب *qurb*

پاس، نزدیکی، مرتبہ، Close

بزم جہاں *bazm -e- jahān*

دنیا کی محفل، The universe

جھپٹوں *jhutpaton*

صبح یا شام کی سیاہی، Twilight

چوہارا *chaubārā*

کوٹھا، مکان کے اوپر کا وہ کمرہ جس کے چار دروازے ہوں یا چار کھڑکیاں

ہوں

A room on the housetop with four doors or windows, a summer house

غراب *ghurāb*

کو، Crow

شکستہ *shikastah*

ٹوٹا ہوا، خراب (bird with) broken wing

نڈا *nidā*

آواز، Call

نوید *naveed*

خوشخبری، بشارت، Glad tidings

چاکر *chākar*

نوکر، خادم، اہل کار، Servant

شجر خزاں رسیدہ *shajar khizān rasīdah*

درخت، جس پر خزاں آئی ہو

The tree which has not seen the desolation of another autumn.

وصل *wasl*

ملاقات، عشق سے ملنا، Meeting between lovers

جل *habl*

سی، سونٹا، دھاگا، Rope، cord

انا *anā*

شعور، خودی، خودداری، Ego

بت نار *but -e- nār*

آگ کا پتلا، Idol shaped of fire

عاقبت *āqibat*

آخر، انجام، نتیجہ، Destination، fate، final outcome

رہین مرگ *raheen -e- marg*

مرنے والا، Prisoner of death

داتا مراد حضرت داتا گنج بخش *datā*

دینے والا، سنی، The idolised saint Data Gang Baksh

حمار *himār*

گدھا، خر، احمق، Donkey، ass

سوار خواہد آمد *sawār khāhad āmad*

سوار آنا چاہتا ہے، a rider is about to arrive

علاج، تدبیر، Remedy, cure

چارہ *chārah*

علاج، تدبیر، medicine، Cure, remedy,

آنگن *āngan*

گھر کے اندر کا محن Courtyard

قضا *qazā*

عقلم خدا، فرمان الہی، Destiny, decree, death

گہر، گوہر *gohar*

موتی، جوہر، مادہ Pearl

لب ساحل *lab -e- sāhil*

کنارا River bank

ناؤ *nā'o*

کشتی Boat

ثبات *sabāt*

قرار پائیداری، Steadfastness, stability

کٹھن *kathan*

سخت، دشوار، Difficult, hard

تری بقا کا سفر تھا قدم قدم اعجاز

tiri baqā kā safar thā

بقا *baqā*

قیام، باقی رہنا، زندہ رہنا Eternity

اعجاز *i'jāz*

معجزہ Miracle

فتا *fanā*

موت، ہلاکت Mortality, death

دوش *dosh*

کندھا، شانہ Shoulder

بزم آرائی *bazm ārai*

مخمل آراستہ کرنا To arrange a meeting

شفق *shafaq*

سرخی جو طلوع آفتاب سے پیشتر صبح اور غروب آفتاب کے بعد شام کو

نمودار ہوتی ہے Twilight

گلشن *gulshan*

باغ، پھولواری Flower garden

جھرنوں *jharnon*

پانی کی چادر، آبشار Cascade, waterfalls

مدھر *madhur*

شیریں، میٹھا، سیریل Sweet, melodious

مدہوش *madhosh*

بدست، متوالا، حیران Astonished, drunk, senseless

نیلگون *nilgun*

نیلے رنگ کا، آسمانی رنگ کا Azure

رود *rūd*

ندی، سنہرٹالا، Creek, stream

گل پوش *gul posh*

پھولوں کا لباس پہنے ہوئے Covered with flowers

مے *mai*

شراب Wine, liquor

ساتی *sāqi*

شراب یا حقہ پلانے والا A cup bearer, the beloved one

رنجش *ranjish*

غم، آزر دگی، بگاڑ، Grief, unpleasantness

مداوا *mudāwā*

شامات shamātat

کسی کے نقصان پر خوش ہونا، خندہ زنی

Rejoicing over an enemy's misery or misfortune

اعداء a' dā

دشمن، مخالف Enemies

ستم sitam

ظلم، زیادتی، غضب، قہارت Tyranny, outrage, injustice

سم samm

زہر Poison

بہم baham

اکٹھے (ایک دوسرے کے ساتھ) باہم کا مخفف Together

استغفار istighfār

بخشش چاہنا، توبہ کرنا begging for forgiveness

نوا nawā

آواز، صدا، راگ، نغمہ Call, sound, voice

ملکوتی malakuti

فرشتوں کے متعلق، فرشتوں جیسی Angelic

ضبط zabt

نہمسانی، حفاظت

Self - control, control of one's sorrow, suppress sorrow

امر amr

حکم، فرمان Command

امر amar

Eternal, immortal, imperishable نہ مرنے والا، لازوال

عدم adam

نہ ہونا، نیستی، غیر حاضری، نقصان Non-existence

احیائے نو ihyā-e-nau

دوبارہ زندہ کرنا Revival of the dead

زیر و بم zer -o- bam

نچا اور اونچا سر۔ طبلے یا تارے کا دایاں بایاں رخ

Ebb and tide

کرشمہ karishmah

کرامت Wonder, miracle

پہیم paiham

لگاتار، متواتر، بے درپے Incessantly, repeatedly

نحیف naheef

دبلا، پتلا، کمزور، لاغر، ناتواں، ضعیف Weak

مرتسم murtasam

نشان کیا گیا، مہر لگا یا گیا To be etched on

نم nam

گیلا پن، رطوبت Moist

غنا ghanā

تو نگری، دولت مندی Indifferent / independant

عرفان :fān

شناخت، اللہ تعالیٰ کی معرفت، خدا شناسی

knowing the underlying

بندگی bandagi

عبادت، عجز، worship Humility,

جو دو عطا jūd - o - atā

انعام، بخشش، سخاوت Generosity, charity

پہچشم نم bachashm - e - nam

آنسو بھری آنکھوں کے ساتھ With tearful eyes

خم کرنا kham karnā

جھکانا، موڑنا، تھمنا To bend, to twist

وسیلہ *wasilah*

ذریعہ واسطہ سارا

Who intercedes, intercessor, link between the two

دم توڑنا *dam tornā*

نزع کی حالت میں ہونا سانس اکھڑنا

To breathe one's last

اشک *ashk*

آنسو، نساوا A tear, tears

دھارا *dhārā*

چشمہ سوتا Stream, current

نگہدار *nigahdār*

نگہبان، پاسان، محافظ Guardian, keeper

راس آنا *rās ānā*

موافق آنا، ٹھیک ہونا To agree with

دلا سے *dilāse*

تسلی، تشفی، تسکین

Comfort, encouragement, consolers, commiserators

نگار *nigār*

تصویر، نبت، خوبصورت زیبائش Painting, picture

دست تہی *dast - e - tihi*

خالی ہاتھ The empty hand

یہ پراسرار دھند لکوں میں سمویا ہوا غم
ye pur asrār dhundalkon

مبہم *mubham*

مشکوک، گول مول بات، غیر واضح Undefinable

الم *alam*

رنج، غم، دکھ Grief

ز *ze*

(از کا مخفف) سے With

راہ گزار *rāhguzār*

راہ گزر، راستہ Path

ہے حسن میں ضو غم کے شراروں کے سہارے

he husn main zau gham

ضو *zau*

روشنی، چمک Light

شرارے *shārāre*

چنگاری Sparks of fire

معلق *mu'allaq*

لٹکا ہوا، آویزاں Suspended, hanging

لرزنا *larzān*

لرزنے والا، ہلنے والا Trembling, fearing

سرگور *sar - e - gor*

قبر کے کنارے By the graveside

مزار *mazār*

زیارت کرنے کی جگہ A tomb

امتیگیں *umangain*

جوش، دلولے، شوق Longing, excessive desire

ناداری *nādāri*

مفلسی، تنگی Poverty

بخشش *bakhshish*

معافی، درگزر Forgiveness

بے چارگی *be chārgi*

بے بسی، مجبوری Helplessness

نگہبان *nigahbān*

چوکیدار، محافظ Guard, keeper, watchman

دلارے *dulāre*

پیارے، لاڈلے، عزیز Dear, darling, beloved

ناؤ *nā'o*

کشتی Boat

کھویا *khiwayyā*

ملاح، کشتی چلانے والا A boatsman, a sailor

محسن *mohsin*

A benefactor, generous کرنے والا

قشقہ *qashqah*

تک، نیکا جو ہندو ماتھے پر لگاتے ہیں

Mark on forehead indicating a Hindu sect

عمامہ *imamah*

پگڑی، دستار *A turban*

صلیب *saleeb*

وہ لکڑی جس پر رومی عیسائیوں کو لٹکاتے تھے

A cross

عرفان *'irfān*

شناخت، insight

رسوائی *ruswāi*

بدنامی، ذلت

Disgrace, dishonour

مدوا *mudāwā*

علاج، چارہ، تدمیر

Cure

وابستہ *wābastah*

بندھا ہوا، متعلق

Bound, attached

ملاج *maljā*

وہ مقام جہاں پناہ ملے

Place of refuge

ماوی، ماوا، *māwā*

جائے پناہ، گھر، ٹھکانہ

Refuge

ہمار آئی ہے دل وقف یار کر دیکھو

bahār a'i he dil waqfē yār

جاء المسیح *jā al masih*

The Promised Masiah has come آگیا

وقف یار *waqf -e- yār*

صرف خدا تعالیٰ کے لئے

Dedicated to God

خرد *khirad*

عقل

Wisdom, intelligence

نذر *Nazr*

پیش کرنا

An offering

مسلمان سرا *mihmān srā*

مسلمانوں کے ٹھہرنے کی جگہ

Roadside inn

حزن *huzn*

رنج، ملال، غم

Grief, sorrow

زیارت گہ *ziyāratgah*

زیارت گاہ۔ ایسی جگہ یا شخص جس کی زیارت کی جائے

A place of pilgrimage

صد قافلہ ہائے *sad qā'ilah hā'e*

سو قافلے، مراد ان گت قافلے

Hundreds of caravans

جوگن *jogan*

جوگی کی مونٹ، جوگی وہ مرد جس نے دنیا ترک کر کے فقیری

اختیار کر لی ہو

Female ascetic

آزار *āzār*

بیماری، تکلیف

Pain and sorrow personified

راہب *rāhib*

زاہد یا عابد، دنیا چھوڑ دینے والا

Hermit

چراغ *chirāgh 'charāgh*

دیا، شمع

A lamp, a light

سراغ *surāgh*

کھوج، پتہ، نشان

Search, tracks

ستانا *sastānā*

آرام کرنا

To repose a little

اوٹ *ot*

روک، پردہ، نقاب

From behind a cover

تیرگی *tirgi*

تاریکی

Darkness, obscurity

یاس *yās*

مایوسی

Despair

سحر *sahar*

صبح، فجر

Morning

نالہ شب *nāla -e- shab*

رات کے وقت رونا

Lamentation of night

شرف *sharaf*

بزرگی، برتری، عزت

Mark of honour

bichār بچار
 Consideration , thinking فکر - غور - سوچ

zuhoor ظہور
 Appearance ظاہر ہونا

firāsāt فراست
 Preception , understanding تیز فہمی

lā - jaram لا جرم - بے شک
 Undoubtedly یقیناً

aqeedat عقیدت
 Faith, firm belief, a creed اعتقاد مذہبی اصول پر مجروسا

nizām نظام
 Order, arrangement, system سلسلہ، ترتیب، انتظام

Shams شمس
 The sun سورج، آفتاب

gardish گردش
 Revolution, circulation چکر

lail لیل
 Night رات شب

nahār نهار
 Day دن

khirām خرام
 Stately gait, walk چال

hiṣāb -e- charkh حساب چرخ
 Calender of solar system آسمان کا حساب، نظام شمسی

be - i'tebār بے اعتبار
 Untrustworthy, Unreliable جس پر اعتبار نہ ہو، ناقابل اعتبار

chārah چارہ
 Remedy, cure تدریس، علاج

peyāde پیادے
 Infantry پیادے والے فوجی

charh daurnā چڑھ دوڑنا
 To attack حملہ کرنا

pa'e پے
 For واسطے، وسیلہ سے۔

junūn جنون
 دیوانگی، پاگل پن، دھن میں مراد ہے جو بن، کھار
 Full bloom, Madness, insanity

ghazab غضب
 Violence, oppression, anger شدید غصہ

ham kinār ہم کنار
 گلے لگانا Embrace

ta as subāt تعصبات
 Prejudice, religious persecution مذہبی جانبداری

barchi برجھی
 A small spear چھوٹا بھالا، بلیم، نیزہ

nuhūsāt نحوست
 Bad presage, omitune, evil, misfortune منوس ہونا، بد نصیبی

bhagandar بھگندر
 Fistula in rectum, a boil in or close to anus. ایک قسم کا پھوڑا

peer -e- tasma pā پیر تسمہ پا
 To stick, to cling, to dog, to be pasted. چسپا نہ چھوڑنا

manār -e- baizā منار بیضا
 White minaret روشن سفید منار

jā -e- adab جائے ادب
 Place of respect or courtesy ادب کی جگہ

āngan آنگن
 Courtyard صحن

mā'idah مائدہ
 Food کھانا، نعت

lillāh للہ
 For God sake, in the name of God اللہ کے لیے

bus -o- kinār بوس و کنار
 Kissing, embracing گلے لگانا

ہیں آسمان کے تارے گواہ سورج چاند
hain āsmān ke tāre gavāh. . . .

mānd narnā ماند پڑنا
 Aclipsed, faded, dull, fair' دم دم ہو جا۔۔۔۔۔

تو خوں میں نہائے ہوئے ٹیلوں کا وطن ہے

Too k̄hoon main nahāe hue

بوسنیا ہرزگووینا۔

Bosnia Herzegovina is a sovereign state which came into existence in 1992 after the collapse of Soviet Union. Yugoslavia, which was a communist country (outside the Soviet Union) broke up into three parts Serbia, Croatia and Bosnia Herzegovina - along ethnic lines. Bosnia has a mix of the three races with Muslims in majority.

شفق *shafaq*

شام کی سرخ روشنی Twilight in the evening

خون بار *Khūn bār*

خون بہانا Shedding blood

جھرنّا *gharnā*

چشمہ، آبشار، آبیاری A spring, a water fall

نویز *nau khez*

نوجوان Newly risen, youngsters

قتیل *qateel*

قتل کیا گیا Killed, murdered

مقتل *maqtal*

قتل کرنے کی جگہ A place of slaughter or of execution

دم *dam*

خون Blood

پاؤں *pā*

پاؤں Foot

بستہ *bastah*

بندھا ہوا Tied, bound, helpless

صیاد *sayyād*

شکاری Hunter

دختر *dukhtar*

بٹی Daughter

عرش نشین *'arsh nasheen*

ممتاز جگہ پر بیٹھے والا Heavenly

کارزار *cārzār*

لڑائی، جنگ Combat, battle, war

اتل *atal*

نہ نکلنے والا Firm inevitable

غل غپاڑا *ghul ghapāra*

مید شورو غوغا، حد سے زیادہ چیخ و پکار

Disturbance, brawl, shouts

چھاتیاں پیٹنا *chātiaṅ pēetnā*

ہاتم کرنا

To lament, to beat the breast in sorrow

کسوف *kusūf*

سورج گرہن Solar eclips

بھراس نکلتا *bhrās nikalnā*

جی کا بخار لگنا (غبار کینہ عداوت)

To vent one's rage or spleen

قفص *qafas*

بجرا، جال، پھندا A cage

دو دو ہاتھ کرنا *do do hāth karnā*

لڑائی کرنا، آزمائش کے لئے تھوڑی سی لڑائی کرنا

To be at war, to make a quarrel

ببر *babar*

بڑا شیر جس کی گردن پر بال ہوتے ہیں A lion

بن *ban*

جنگل، بیابان، صحرا A forest, jungle, a wood

آنکھیں چار کرنا *ānkhaiṅ chār karnā*

روبرو ہونا To come face to face

عجز *'ijz*

کنوری، ہکلت، مسکینی Humility, submission

اختیار *ikhtiyār*

پسند کرنا، قبول کرنا Adopt, choose

Called back بلایا
pan sutti پن سٹی
 Broke loose توڑ پھینکی۔
arshān tāeen عرشاں تاہیں
 Upto the heavens عرش تک، آسمانوں تک
lāi tāri لائی تاری
 Jumped
mār udāri مارا ڈاری
 Flew, moved very fast اڑنا۔ اڑان
kalle کلے
 All alone اکیلے
Umar haṇḍāee عمر ہنڈائی
 Throughout the life عمر گزارا
sevak سیوک
 Servant خادم۔
Pā'i پائی
 Brother - friendly
nit نت
 Always ہمیشہ
kam کم
 Works , deeds
bandā see بنداسی
 Used to sit
thal le تھلے
 Down نیچے
chāti dā'i چھاتی ڈائی
 To charge head on تابعداری کی، فرمائندہ داری کی
pāpar welay پا پڑ ویلے
 Toiled, laboured بہت مشکلات، برداشت کیں
jhameele جھمیلے
 Hazards مشکلات
jhalle جھلے
 Faced,, Tolerated کے برداشت کئے

رولنا **rolnā**
 To roll, to pick up برتنا، چھاننا، آ
dafeenah دافینہ
 Hidden treasure خزانہ
āngan آنگن
 Courtyard صحن
gulrang گل رنگ
 Red, rosy پھولوں کے رنگ والا
raqam رقم
 To write, to note تحریر خط
satwat سطوت
 Power, authority دبدبہ، رعب
tanwir تنویر
 Enligh tenment روشنی، نور، چمک
seena -e- shamsheer سینہ شمشیر
 Blade of sword تلوار کا پھل
hāmi حامی
 حمایت کرنے والا، مددگار
ilhād الحاد
 Atheism, Apostasy ہمت سے ہٹ جانا

آؤ بجنو مل بیئے.....
ao sajnō mil ba'iy

sajnon ساجنون
 Friends, companions دوستو، ساتھیو۔
mil bai ay مل بیئے
 Let us sit together
turdey ٹردے
 On the way, while travelling
dāne muk gaey دانے مک گئے
 زندگی کے دن گنے گئے۔ یا دنیا سے اسکا رزق اٹھ گیا۔ وفات پا گیا۔
 Expression meaning days that were numbered
sad māri صدماری

کوڑے *Koore*

جھوٹے *False*

لا الہ الا اللہ *La ila ha il lal lah*

There is no God but Allah کے سوا کوئی معبود نہیں

اللہم صلے *Alla humma salle*

Blessings upon the Holy Prophet

مرے درد کی جو دوا کرے۔ کوئی ایسا شخص ہوا کرے
merey dard ke jo dawa karey

آہ و بکا *āho bukā*

رونا، نالہ و فریاد کرنا *Groan, cry*

قرار *qrār*

آرام، سکون *Rest Tranquillity*

قصص *qesas*

قصہ کی (ج) کہانیاں، داستانیں *Fiction, narration, stories*

فراق *ferāq*

جدائی *Separation*

موندنا *mūndnā*

بند کرنا، ڈھانپنا *Shut, close cover*

نزول *nuzūl*

ارتنا *Decent*

جنون *junūn*

دیوانگی، دھن، سودا *Madness. have a zeal*

قضا *qazā*

حکم، حکم خدا، فرمان الہی *Divine decree*

رفیق *rafeeq*

ساتھی، دوست *Friend*

خلوت *.khalwat*

تنہائی، علیحدگی، گوشہ نشینی *Privacy*

ایم ٹی اے *M. T. A*

Mulsim Television Ahmadiyya

گھبرو *ghabroo*

جوانی *Youth*

چار چغیرے *chār chaferey*

چاروں طرف *All around*

پونیا *po'eyā*

پیدل چلا *Walked, on foot*

منڈے، کڑیاں *munḍe kuryān*

Boys & girls

چونویں چونویں *chonvain chonvain*

چنیدہ - منتخب *Selected*

ولے *walle*

Collected, brought together

ماڑے موٹے *māre mote*

معمولی *Simple, unexpensive worthless, ordinary*

ٹلے *talle*

کپڑے *Clothes*

باروں *baron*

اوپر اوپر سے *Apparently*

دڑوٹ رکھی *dar vat rakh khi*

خاموش رہے *Kept quite*

کچھ نہ ہودے پلے *kakh nā hove palle*

کچھ بھی پاس نہ ہوتا۔ *Divested of every thing.*

نبھاون *nebhāwan*

نباننا، نبھانا

To be constant in relation. To be faithful

دساں *dassan*

To Express. To tell *تاؤں*

تمتھوں *tethon*

تم سے *From you*

آسودہ āsoodah
Contented, Satisfied خوشحال مطمئن

نہال nehāl
Happy, Prosperous خوش، مطمئن، مسرور

مکول malool
Dejected, depress اُداس، رنجیدہ، غمگین

خستہ khasta
In a miserable state خراب، بدحال، مفلس

سوچا بھی کبھی تم نے کہ کیا بھید ہے مٹاں
socha bhi kabhi tum ne ke kia bhaid
he mullan

بلا ریب belā reib
No doubt بیشک، بے شبہ، قطعی درست

عیاری 'ayyāri
Craftiness, cunningness فریب، دغا، دھوکہ بازی

جلادی jallādi
Cruelty, butchery سخت ظلم، سندن، بے رحمی

سفاکی saffāki
Mercilessness بے رحمی، سنگری، ظلم، خون ریزی

اوصاف حمیدہ ausāf-e-hameedah
Praiseworthy qualities وصف کی جمع خوبیاں

جھوٹو تم نے ٹھیک الزام دھرا ہوگا
ghooto tum ne theek ilzām dharā
hogā

بک بک جھک جھک bak bak ghak ghak

بکواس کرنا Babble gabble
عدالت 'adālat

A court of justice

اک برگد کی چھاؤں کے نیچے
ik bargad ki chāon ke neeche

مُدعا mudda'ā
Objective, goal مقصد

حاجات hājāt
Needs ضرورتیں

مضطرب muztarib
Agitated, Uneasy بے چین، بے قرار

خدا کرے کہ میرے اک بھی ہم وطن کے لئے
Khuda kre ke mire ik bhee
ham watan ke lie

وَبال wabāl
Clamity عذاب، آفت، مصیبت

رگیدنا ragaidnā
To pursue, To chase پیچھا کرنا، تعاقب کرنا

پانمال pā-e-māl (پائے مال)

Ruined, tampered پامال، روندنا ہوا، کچلا ہوا

گل رعنا gule ra'nā
A beautiful delicate rose سرخ و زرد پھول، محبوب

اندمال indemāl
Healing of a wound زخم بھرنا

اوج auj
Highest, summit اونچائی، بلندی، شان

غازیء گفتار و قیل و قال (غازی اے گفتار و قیل و قال)
ghāzi-e-guftāro qeeloqāl

غازی - لڑنے والا، گفتار - گفتگو، قیل و قال - جھڑا فضول بحث
Champion of vain talk

ثبث sabt

تحریر، نقش An impression

Presence, Presence of a superior authority میں سانسے، مجلس

āh-o-bukā آہ و بکاہ

Wailing فریاد کرنا

fughān فُغَاں

Cry of pain or distress رونا

tuyoor طُیُور

Birds طائر کی جمع، پرندے

tābe deed تاب دید

Endurance of sight دیکھنے کی طاقت

tajalli تجلّی

Manifestation ظاہر ہونا

toor طُور

Mount Sinai کوہ سینا، وہ پہاڑ جہاں حضرت موسیٰ پر اللہ تعالیٰ کی تجلّی ہوئی

imshab اِمْشَب

Tonight آج کی رات

na suboor نا صُور

Devoid of patience, impatient, restless بے صبر، کم حوصلہ

laelā-e-shab لیلائے شب

Night of darkness اندھیری رات

seemāb سیماب

Mercurial بے قرار

zeib-e-tan زیب تن

To adorn one's body پہننا

kawakeb کواکب

Stars کوکب کی جمع، ستارے

tahoor طُهور

Pure, Purifying انہٹائی پاک، پاک کرنے والا

razā-e-bāri رضائے باری

Pleasure of Allah اللہ تعالیٰ کی خوشنودی

توحید کے پرچارک مرے مرشد کا نام محمد ہے

tauheed ke parchārak mere murshid
ka nām Mohammad he

parchārak پرچارک

Preacher مبلغ، پرچار کرنے والا

murshid مُرشد

Spiritual guide ہدایت دینے والا، پیشوا، رہنما۔ پیر

japnā جپنا

To repeat the بار بار ایک ہی نام لینا، خاموشی سے ذکر الہی کرنا، پوجا کرنا
name of God

idrāk ادراک

Perception, Comprehension سمجھ بوجھ، عقل، فہم، رسائی

kheinā کھینا

To row کشتی چلانا

دن آج کب ڈھلے گا کب ہوگا ظہورِ شب

din āj kab dhalay ga kab hoga
zuhoor-e-shab

zuhoor ظُہور

To appear, To become visible ظاہر ہونا

greibān گریباں

The opening or breast لباس کا وہ حصہ جو گلے کے نیچے رہتا ہے
of a garment

chāke greibān چاک گریباں

Slit of a garment گریباں کا کھلا حصہ

huzoor حُضُور

ناگاہ nāgāh

All of a sudden اچانک یکدم

کوزہ koozah

A small earthen pot for water, Pitcher, goblet مٹی کا برتن

تہ نجوم tahi-nūjoom

Under the stars, at night ستاروں کے نیچے یعنی رات کے وقت

صُور پھونکنا soor phoonkna

To blow a horn اعلان کرنا

سُرور suroor

Slight intoxication, Pleasure ہلکا ہلکا نشہ، خمار

پر بت parbat

پہاڑ Mountain

کٹناپا kutnāpā

چالپوسی، مداحنت Cunning

سَمے samay

Weather, time, season, state وقت، مدت، موسم، رُت

تان اڑانا tān urānā

To strike up a tune. گانوں میں سُردوں کو خوبصورت انداز سے ادا کرنا۔
To sing

تم نے بھی مجھ سے تعلق کوئی رکھا ہوتا

tum ne bhee mujh say ta'alluq ko'i
rakhā hotā

شوریدہ shoridah

Desperately in love محبت میں دیوانہ

خونابہ khoon-nābah

Tears of blood خون کے آنسو

سیلاب بلا sailāb-e-balā

Flood of calamities مصائب کا ریلہ

عارضِ عارض 'ariz

The cheek گال

روٹھ کے پانی ساگر سے جب بادل بن اڑ جائے

rooth ke pāni sāgar se jab
bādal ban ur jāe

ساگر sāgar

Ocean, Sea سمندر

بدیس badais

دیس سے باہر Abroad, foreignland

Someone expected back home but seeming to
be settled elsewhere.

ہردے hirdey

دل، قلب، ضمیر Heart

نیر neer

آنسو Tears

برہا Birhā

ہجر، جدائی، فراق Separation

آگنی agni

آگ Fire

جو الاکھی jawālāmukhi

ack of harmony بے ترتیبی

tahleel تحلیل

Dissolve گھل جانا

aflāk افلاک

The heavens آسمان

neelgoon نیلگوں

Azure or blue coloured نیلے رنگ کا، آسمانی رنگ کا

moujetarab موجِ طرب

A wave of pleasure خوشی کی لہر

mehrab محراب

Dome of prayer. Curvature of feet توس کی شکل میں یا خمدار

ma'bad معبد

Place of worship عبادت گاہ

منصورہ لے کر آئی ہے

Mansoorā ley kar ai he

houl ہول

Horror, fear, fright ڈر، خوف، اندیشہ، گھبراہٹ

lam dheengi لم ڈھینگی

Long legged قد آور

ہارٹلے پول میں کل ایک کنول ڈوب گیا

Hartleypool main kal aik kanwal doob gia

najeeb نجیب

Person of noble birth, gentle, honourable شریف، بزرگ

geeti گیتی

The earth جہاں، دنیا، عالم، زمانہ

āfaq آفاق

Horizons افلاک، آسمان

be sood بے سود

Unprofitable, Useless بے فائدہ

maljā ملجا

Place to refuge وہ مقام جہاں پناہ ملے

māwā ماوی

Resort, refuge, shelter جانے پناہ گھر، ٹھکانہ

mudāwā مداوا

Cure, remedy علاج، چارہ، تدبیر

اذنِ نغمہ مجھے تو دے تو میں کیوں نہ گاؤں

izne nagma mujhe too de to main kioon na ga oon

kaunomakān کون و مکان

The universe عالمِ موجودات، دنیا، جہاں

bun-nā بُنا

Slaying a song کی مدد سے اُون سے سویٹر وغیرہ بنانا، معنوی طور پر کوئی گیت بنانا
To spin a song

kasāfat کسافت

Impurity, filth گندگی، بوجھ، غلاظت

jamood جمود

Staleness ٹھہراؤ

berabtgi بے ربطگی

mudām مُدَام

Ever, always ہمیشہ

ghulāme khairul ambiyā غلامِ خیرِ الانبیاء

The servant of the رسول اللہ ﷺ کا غلام
Best Prophet of Allah

naqueeb نقیب

A proclaimer تشہیر کرنے والا

sulhoāshti صلح و آشتی

Peace & Harmony امن

roodbār رُودبَار

Creek, stream, gulf, strait area نہر، نالہ، نہر

وہ روز آتا ہے گھر پر ہمارے ٹی وی پر
wo roz āta he ghar par hamāre
T.V. par

peishwā-i-karnā پیشوا کی کرنا

Going out to receive, To welcome استقبال کرنا، خوش آمدید کہنا

ballion_ochalnā بلیوں اُچھلنا

Leaping high, high leap دل بہت دھڑکنا

qālib قالب

Frame, A mould, A model سانچہ

dabal دَبَل

Excessive (Punjabi expression) خوب، زیادہ

gouth گوثھ

A village (Sindhi expression) گاؤں، دیہہ

thal تھل

A desert area in Pakistan پاکستان کا ایک صحرائی علاقہ

garweedah گرویدہ

Captivated دلدادہ، فریفتہ

boobās بُوبَاس

Smell, fragrance خوشبو

jagrātā جگر اتا

Sleepless night جاگتے ہوئے رات گزارنا

اے عظیم انڈونیشیا

ae azim Indonesia

chashmhā-e-tar چشم ہائے تر

Eyes full of tears بھیگی ہوئی آنکھیں

bahrawar بہرہ ور

Prosperous, fortunate فائدہ اٹھانے والا، خوش قسمت

nargis نرگس

Narcissus پھول کا نام جسے شعراء آنکھ سے تشبیہ دیتے ہیں

khisāl کھسال

Habits, Ostentation عادتیں

beriyā بے ریا

Without any show or formality دکھاوے کے بغیر

tasal lut تسلط

Domination, Command حکومت، غلبہ، قابو

sarmadi سرمادی

Eternal, Everlasting ہمیشہ رہنے والا

quboor قبور

Graves قبر کی جمع

بے نشان *be nishān*

Without name بے نام و نشان

چہین جبین *cheene jabeen*

Frown پیشانی کے بل

اہل جہاں *ehle jahān*

People of the world دنیا والے

بدگمان *bad gumān*

Suspicious, mistrustful بے اعتبار شک کرنا

سوز دروں *soz - e - drūn*

Hidden fire دل کی جلن

بزم طرب *bazm -e- tarab*

A joyful assembly خوشی کی محفل

تبسم کناں *tabassum kanān*

Smiling مسکراتے ہوئے

مقاصد *maqāsid*

Objects, aims مقصد کی جمع

اےں و آں *een - o - ān*

This and that یہ اور وہ

ضعف *zu'f*

Weakness, feebleness کمزوری

شادمان *shādmān*

Happy خوش

پاسبان *pasbān*

Guard, watchman محافظ

نامرادی *nā murādi*

Frustration, disappointment مایوسی، ناکامی

جاں بلب *jān balab*

Dying, at the point of death مرنے کے قریب

آتش بجائ *atish bajān*

The soul is aflame جس کے بدن میں آگ لگی ہو

گھل *khal*

Khal means standing according to the usage of Thal کھڑے ہو کر

تیرے لیے ہے آنکھ کوئی اشکبار دیکھ

Tere liye he ānkh ko'i ashkbār daiqh

اشکبار *ashkbar*

Weeping, Shedding tears. آنسو برسانے والا، رونے والا

زار و نزار *zāro nezār*

weak کمزور

نوائے جگر خراش *nawā'e jigar Kharāsh*

جگر کاٹ دینے والی آواز، انتہائی دکھ بھری آواز

A heart rending voice

مربط *barbat*

A kind of harp ایک قسم کا ساز

وعدہ ضبطِ اَلَم *wa'dah-e zabte alam*

غم برداشت کرنے کا وعدہ

Assurance to control anguish, severe misery.

بند شکیب *bande shakaib*

Tie of endurance. Bounds of endurance صبر کی قید

لالہ زار *lālah zār*

A bed of tulips سرخ پھولوں والا باغ

لوح جہاں پہ حرف نمایاں نہ بن سکے

lohe jahān pe harfe

لوح جہاں *loh -e- jahān*

Face of the earth سطحِ زمین پر

حسن صنعت *husne san'at*

کارگیری Creative skills

معجزہ *mu'jizah*

A miracle وہ کام جو انسانی طاقت سے باہر ہو

زرگس چشم *nargis -e- chashm*

زرگس کے پھول کی طرح حسین آنکھیں

Beautiful eyes like narcissus flower

نیم باز *neem bāz*

آرمی کھلی Half open, intoxicated

برگ *barg*

پتہ Leaf

دہن *dahan*

(دبان کا مخفف) منہ Mouth

نیم وا *neem wā*

آرمی کھلی Half open

تابندہ *tabindah*

روشن Bright, luminous

تکلم *takallum*

بات کرنا گفتگو Conversation

خوش ادا *khush adā*

خوبصورت انداز Graceful, charming

بے ریا *be riyā*

Without ostentation سیدھا، صاف، بے تکلف

کرشمہ *karishmah*

انوکھی بات کرامات A miracle

فسوں *fusūn*

افسوں، جادو Fascination

پراسرار *purasrār*

سر، بھید، پوشیدہ باتیں Mysterious

مجسمہ *mujassamah*

بت Personification

سرود *surūd*

نغمہ راگ A melody

بہیں اشک کیوں تمہارے انہیں روک لو...

bahain ashk kiyon.....

دل شکستگی *dil shikastagi*

نوٹ پھوٹ At the breaking of my heart, the scenario is like a boat capsizing the only hope which I cherished, deserted me.

غرق *gharq*

ڈوبا ہوا Drown, sink

کنارہ کرنا *kinārā karnā*

Headed for the shore

شع رخ *shama' rukh*

چہرہ کی چمک radiant face, the reflection of the lamp- of the beauty

پرتو *partau*

عکس Reflection

یارا *yārā*

طاقت، بہت Strength, courage, power

کبھی اپنا بھی اک شناسا تھا

kabhi apnā bhee ik.....

آسرا *āsra*

سارا Support

مطلوب *Matlūb*

The desired one, beloved محبوب کیا گیا،

سراپا *sarāpā*

سر سے پاؤں تک Personification

جمال *jamāl*

خوبصورتی، حسن Beauty

سرتاپا *sar ta pā*

سر سے پاؤں تک From head to foot, totally

میرے بھائی آپ کی ہیں سخت چنچل سالیاں

Mearye Bhai ap ki haen sakht.....

چنچل *chanchal*

شوخی کھلنڈری playful, naughty

شعلہ بڑا *shu'lah-ejawwalah*

گرداگرد پھرنے والا شعلہ مراد ہے شوخی، بے قرار

An encircling flame. mischievous

پرکالہ *parkalah*

چنگاری A spark

برگد *bar'gad*

بڑا درخت، اس درخت کے ریشے شاخوں سے لٹک کر زمین تک پہنچتے ہیں۔

A banyan tree

ڈالیاں *daliān*

شہنیاں۔ شاخیں۔ Branches

منتظر میں ترے آنے کا رہا ہوں برسوں
muntazir main tere āne ka rhā hoon
barsoon

فرقت *furqat*

جبر، جدائی Separation

زبوں حال *zaboon hāl*

بڑا حال، خراب حال Miserable condition, pitiable

کلفت *kulfat*

رنج، تکلیف، مصیبت Affliction, trouble, distress

مجبوب *mahjoob*

عجاب میں، پوشیدہ، مخفی Bashful, modest, veiled

غزل سرا *ghazal sarā*

ترنم سے غزل پڑھنے والا Singer of an ode

دائم *dā'im*

بیشہ، سدا Perpetual, permanent

فراق *firaq*

جدائی Separation

وصل *wasl*

ملاقات Meeting, union

سرمدی *sarmādi*

دائمی Eternal

نغمہ سرا *nagmah sarā*

گیت سنانے والا One who sings a melody

ٹائفہ *tā'ifah*

گروہ Troupe

کنگال *kangāl*

مغسل، محتاج Penniless

اماشہ *asāshah*

جمع کیا ہوا سرمایہ Wealth

واہمہ *wahimah*

وہ طاقت جس سے ایسی باریکیاں معلوم ہوتی ہیں جن کا تعلق محسوسات

سے ہے۔ Illusion, fancy, imagination

ہیولی *hayūlā*

خاکہ Aethereal image, outline

دم دلاسا *dam dilāsa*

بسلوا Consolation

دیدہ *deedah*

آنکھ The eye

ناراسا *nārasā*

نہ پہنچ سکے والا Unfulfilled love

مئے *ma'e*

شراب Wine

زیست zeest

زندگی، عمر Life, Existence

مرقد marqad

قبر Grave, Tomb

ہیں لوگ وہ بھی چاہتے ہیں دولت جہاں ملے

Hain log wo bhi chahtey hain.....

بت کدے butkade

مندر Idol temples

درک وحدتِ خدا darse wahdate khuda

خدا تعالیٰ کے ایک ہونے کا سبق A lesson of oneness of God

خوش نصیب khushā naseeb

خوشا، خوشی کا کلمہ ہے۔ بہت خوب قسمت، خوش قسمت
How fortunate. Extremely fortunate

امیر کارواں ameere kārwān

سالار قافلہ The leader of the caravan

عمر جاوداں umre jāwedān

ہمیشہ کی زندگی Eternal life

طفل tiftl

بچہ An infant. A child

پیر peer

بوڑھا، عمر رسیدہ An old man

اف یہ تنہائی تری الفت کے مٹ جانے کے بعد

ūf yeh tanhā'i teree ulfat ke

اف ūf

آہ، اوہو، درد یا رنج کے اظہار کیلئے کہا جاتا ہے

O, woe (a sad sigh)

اظوارِ نظر atwār-e-nazar

دیکھنے کے طریق، طرز، ڈھنگ Manners of looking at

بام و در bām o dar

چھت اور دروازے یعنی رہائش گاہیں
Roof, terrace, balcony and doors mean residences

ہم و غم hamogham

دکھ، تکلیف، غم Anxiety, Grief, sadness, worry and grief

اک پیسہ پیسہ جوڑ کر بھائیوں نے شوق سے

Ik pesa pesa jorr kar.....

بُدھو buddhoo

بے دتوف A fool, devoid of sense

ٹھٹھرنا thitharnā

کیچکانا، سردی سے لرزنا

To shiver. To be numb. to be chilled

کمند kamand

ری کی سیڑھی، پھندا A rope ladder for scaling

دہن dahan

منہ mouth

بت کدہ butkadah

An idol temple

یہ دو آنکھیں ہیں شعلہ زرا یا جلتے ہیں پروانے دو
ye do ānkhaiṅ hain shola za ya jalte
hain parwāne do

شعلہ زرا sholah zā

جلتی ہوئی Blazing, flashing

sharindah شرمندہ

Ashamed شرم سار، نادم

ā'eenah آئینہ

A looking glass, mirror شیشہ

tanhā'i تنہائی

Lonliness اکیلا پن

ulfat الفت

Love, friendship محبت، چاہت

fūrqať فرقت

The days of parting. A separation دوری، فراق، جدائی

umr bitānā عمر بتانا

Span of life, spending time عمر گزارنا

hosh ہوش

To come to one's senses آنا میں آنا

uqđah عقدہ

A question unsolved, entanglement گرہ، معما، پیچیدہ بات

A riddle,

saudā'i سودائی

Melancholic, crazy, mad. دیوانہ، پاگل

alislam.org/urdu

pardah dār پردہ دار

Covers of coyness حجاب، شرم رکھنا

ma'soom معصوم

Modest. Simple. Pure. Innocent بے گناہ، بے قصور

ruswā'i رسوائی

بدنامی، بے عزتی

Blame, dishonour, reputation, disgrace

wā'ay واے

ظلمہ، افسوس، جو اظہار مصیبت یا رنج و الم کے موقع پر زبان پر آتا ہے

Oh (an expression of torment) Alas, Woe

peeri پیری

Old age بڑھاپا

pashemāni پشیمانی

Regret, Repentance شرمندگی، ندامت، افسوس

junoon جنون

Craze, madnese دیوانگی